فہرست مضامین تاریخ ہند حصہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

(۱) ہندوستان کی وسعت (۲) ہندوستان کے دو بڑے قدرتی حصے
(۳) ہندوستان خاص کے حدود (۴) ہندوستان خاص کی پانچ تقسیمین
(۵) دکھن کے حدود (۶) دکھن کی چار قدرتی تقسیمین (۷) ہندوستان کا
دروازہ (۸) اس ملک کا اثر اہل ملک پر

(۱) ہندوستان کے شمال مین کوہ ہمالیہ ہے اور مشرق مین کوہ آسام اور خلیج بنگالہ اور جنوب مین بحر ہند اور مغرب مین بحر عرب اور کوہ ہالہ اور کوہ سلیمان ہے عرض ہندوستان جنوب کی طرف سے کراچی سے لیکر چٹ گانو تک سمندر سے اور شمال کے جانب مین چٹ گانو سے لیکر کراچی تک پہاڑون سے گھرا ہوا ہے اس پہاڑ اور سمندر نے اوسکو دنیا سے علیحدہ کر دیا ہے۔ غایت مغرب مین کراچی ہے اور غایت مشرق مین آسام کے مشرقی حدود ہین۔ ان دونون مین فاصلہ اٹھارہ سو میل کا ہے یعنے عرض ہندوستان کا زیادہ سے زیادہ اٹھارہ سو میل ہے۔ غایت جنوب مین راس کماری ہے۔ اور غایت شمال مین حد پنجاب کی ہے ان دونو مین اونیس (۱۹) سو میل کا فاصلہ ہے۔ یعنے طول زیادہ سے زیادہ اونیس (۱۹) سو میل ہے۔

ہندوستان کا رقبہ چودہ لاکھ پینسٹھ (۱۴۶۵۰۰۰) ہزار مربع میل ہے یعنے ۱۲۱۰ میل کا مربع ہے وہ جزائر برطانیہ سے وسعت مین بارہ گنا ہے مگر تمام انگریزی عملداری کا ایک

ثلث ہے ـ
شمالی عرض بلد اسکا ۸ درجہ سے ۳۶ درجہ تک اور مشرقی طول بلد اوسکا ۶۲ درجہ ۴۸ دقیقہ سے ۹۹ درجہ ۳۰ دقیقہ تک ہے ـ نصف النہار اول لنڈن کے رصد خانہ گرنیچ سے لیا گیا ہے ـ

(۲) بندھیاچل پہاڑ کا سلسلہ ہندوستان کے درمیان پٹکے کی طرح پڑا ہے اور دو حصے ہندوستان کے کرتا ہے ـ شمالی حصہ کو ہندوستان یا ہندوستان خاص بولتے ہین اور جنوبی حصہ کو دکھن کہتے ہین ـ اس جنوبی حصہ کی شکل جزیرہ نما ہے اسلئے اوسکا نام جزیرہ نما ہند بھی ہے ـ ان دونو حصون کے سرحدون کے نشان قدرتی ہی سے ایسے مستحکم بنے ہین کہ مٹ نہین سکتے ـ

(۳) ہندوستان خاص کے شمال مین کوہ ہمالیہ ہے جسکے برابر کوئی اونچا پہاڑ دنیا مین نہین ـ وہ تبت اور وسط ایشیا کی مرتفع زمین سے ہندوستان کو جدا کرتا ہے ـ مغرب مین دریا سندھ اور وہ کوہستان ہین جو اس دریا کے مغربی کنارہ سے بلند ہوتے ہین ـ ان پہاڑونکا نام کوہ سلیمان کا سلسلہ ہے اور وہ پنجاب کو افغانستان سے علیحدہ کرتے ہین ـ اور اونکے نام مختلف مقامات مین جدا جدا ہین ـ جنوب مین آگے بڑھکر جہان وہ سندھ اور بلوچستان مین حد فاصل ہوتے ہین کوہ ہالا اور اور نام اونکے لئے جاتے ہین ـ

جنوبی سرحد اور مغربی سرحد بحر عرب پر (جسمین خلیج کھمبایت اور کچھ دونو شامل ہین) ملتے ہین ـ مشرقی سرحد پر خلیج بنگالہ ہے ـ ہندوستان خاص اور دکھن کے درمیان جو حد فاصل ہے وہ بندھیاچل کے پہاڑ اور اونکے سلسلے

ہین جو چھوٹے ناگ پور اور گنگ مین چلے گئے ہین - ہندوستان کی سرحد شرقی
شمال اور حدود کے صاف اور عیان نہین - اوسپر آسام کو مشرقی سرحد کے اوس
منی پور کے پہاڑون کے سلسلے واقع ہین - یہہ سلسلے کوہ ہمالیہ کی مشرقی انتہا سے
شروع ہوتے ہین اور اونپر ایراوتی اور برہم پوتر کا پانی بہکر نیچے اترتا ہے -

(۴) ہندوستان خاص کے پانچ چھوٹے بڑے حصے قدرت سے ہوے ہین -
تفصیل اونکی یہہ ہے کہ

پہلا حصہ اسمین وہ قطعات مغرب ہین جنمین دریاے سندھ بہتا ہے - یہہ
دریا ہندوستان کے گوشہ شمال مغرب مین داخل ہوتا ہے اور پھر سیدھا جنوب کو
بہتا ہے - اس دریا مین پنجاب کے مشہور پانچ دریا ستلج بیاسا راوی چناب
جہلم ملتے ہین - ان دریاؤن کے سبب سے اس ملک کا نام پنجاب ہے - پنجاب
کا ملک اکثر سطح اور ہموار اور زرخیز و شاداب ہے - چنانچہ دریاے جہلم کے مشرق تک
نہایت سیرحاصل اور زرخیز اور آباد اور شاداب ہے - لیکن مغرب کی طرف ناہموار
ہے اور جہان یہہ پانچون دریا ملتے ہین وہان ریگستان ہے - اور جب یہہ سب دریا
ایک پاٹ ہو کر آگے چلتے ہین تو ایک طرف پہاڑ اور ایک طرف ریگستان برابر
چلا جاتا ہے - اوسمین وہی مقامات بارآور اور زرخیز ہین جو دریا کے کنارہ کنارہ
ہین یا جہان حکمت اور ترکیب سے آبپاشی کیجاتی ہے - باقی سب جگہہ خشک ہیر
ہے کہین نمی کا نام نہین -

دوسرا حصہ اس حصے مین وہ اضلاع ہین جنمین دریاے گنگا بہتی ہے - یہہ دریا
کوہ ہمالیہ سے نکلا ہے - اوسکے منبع اور دریاے سندھ کے منبع مین تھوڑا فاصلہ ہے

ہی۔ گنگا اول جنوب مشرق کی طرف بہتی ہی اور پھر مشرق کی طرف مڑ جاتی ہی اور کوہ ہمالیہ کے ڈھلاؤ کے اضلاع جنوبی کو اور بندھیاچل اور اوسکے سلسلون کے ڈھلاؤ کے شمالی اضلاع کو اپنے پانی سے سیراب اور شاداب کرتی ہی۔ اضلاع زیرین گنگا کے یعنے ملک بنگال اور ڈلٹا اوسکا پانی کی کثرت اور ہوا کی رطوبت کے سبب سے دنیا کے بڑے زرخیز قطعات مین شمار ہوتے ہین۔ گنگا کے اضلاع بالا کی آب و ہوا مین کبھی رطوبت کبھی یبوست غرض دونو پرلے درجہ کی ہوتی ہین۔ اکثر اوسکے قطعات زرخیز مین سوا اور پیداوار کے اناج او کھانے کی چیزین بکثرت پیدا ہوتی ہین۔ گنگا مین جمنا داہنی طرف ملتی ہی اور جمنا مین چنبل گرتی ہی۔ چنبل بجائی خود جمنا سے کم نہین۔ سوا انکے ایک اور دریا سون اوسمین داہنی طرف ملتا ہی اور بائین طرف اوسمین گومتی گھاگرا گنڈک کوسی آنکر ملتے ہین۔ گنگا کی سیکڑون دھارین ہوکر اسمین ڈلٹا بناتی ہوئی سمندر مین ملتی ہین۔ اوسکی ایک دھار مغرب مین ہگلی جہازرانی کے قابل ہی۔ گنگا مین دخانی جہاز کلکتہ سے الہ آباد تک جہان گنگا جمنا ملتی ہین چل سکتی ہین اور کشتیان تو اوسمین وہان تک جاسکتی ہین جہان سے وہ پہاڑ پر اوترکر نیچے آتی ہی۔

تیسرا حصہ۔ اس حصہ مین وہ وادی ہی جسمین کہ دریا برہم پتر کا حصہ زیرین بہتا ہی اور برہما کے شمالی اضلاع کوہستانی کو اور ہمالیہ کے جنوبی مشرقی ڈھلاؤ کو پانی پہونچاتا ہی۔ برہم پتر سے جو ڈلٹا بنتا ہی وہ گنگا کے ڈلٹا سے ایسا متصل ہی کہ صاف صاف اوس سے جدا معلوم نہین ہوتا بلکہ ایک دہانہ مین دونو دریاؤنکی شاخین گرتی ہین۔

چوتھا حصہ ـ اس حصہ مین ریگستان عظیم ہی ـ ایک دریاء سندھ کا وادی زیرین ہی اور دوسرا گنگا کا وادی بالا ہی جو جمنا سے سیراب ہوتا ہی ـ یہہ حصہ ان دونون وادیون کو جدا کرتا ہی اور آپ اوسکے بیچمین واقع ہوتا ہی ـ اسمین بہت سا ریگستان ہی کہین کہین زرخیز اوسمین زرخیز قطعات ہین ـ جنوب مشرق کی طرف جودھپور کا ملک زرخیز اور ایک اور قطعہ جیسلمیر زرخیز ہی ـ یہہ ریگستانی حصہ آراولی پربت اور دریاء سندھ کے درمیان واقع ہی ـ جنوبی حد اوسکی سمندر ہی اور شمالی حد ستلج ہی ـ اسکو جنگل دیش بھی کہتے ہین ـ

پانچوان حصہ اس حصہ کا نام وسط ہند ہی وہ ایک قطعہ مرتفع ہی جسکے مغربی حد پر آراولی پربت کا سلسلہ اور جنوب مین بندھیاچل کا سلسلہ اور مشرق مین بندیل کھنڈ کے پہاڑون کا سلسلہ لگا کھڑا ہی ـ بندھیاچل سے اوسکی زمین ڈھلوان ہوتے ہوتے اون اضلاع سے جا ملتی ہی جنمین گنگا بہتی ہی ـ

دکھن کی تقسیم

(۵) ہندوستان خاص اور دکھن کے درمیان حد فاصل بندھیاچل ہی مگر خاندان مغلیہ کے عہد مین یہہ حد فاصل دریاء نربدا مقرر ہوئی تھی ـ پہاڑ کو چھوڑ کر دریا کو قدرتی ٹھرانا مناسب نہین ـ دریا کو مصنوعی حد مقرر کرنے کا مضایقہ نہین ـ اوسمین کام نکلتا ہی ـ دریا کے داہین باہین اکثر ایک ہی قومین آباد ہوتی ہین ـ دریا کے حائل ہونے سے قومون مین فرق نہین پڑتا مگر پہاڑون کے درمیان مین آجانے سے قومون کا فرق شروع ہوتا ہی ـ آگے اسکا بیان مفصل کرینگے ـ بندھیاچل کے دونو طرف غیر قومین آباد ہین اسوجہ سے اس پہاڑ ہی کو حد فاصل ٹھیرانا مناسب

ہے۔ دکھن کی صورت مثلث کی سی ہے۔ اس مثلث کا قاعدہ بندھیاچل کے
پہاڑ اور راس اوسکا راس کماری اور اضلاع سمندر کے ساحل اور خلیج بنگالہ کا کنارہ
سمندر کا کنارہ جو مغرب کی طرف ہے اوسکو ساحل ملیبار کہتے ہین اور جو مشرق کیطرف
ہے اوسکو کارومنڈل بولتے ہین۔ دکھن کے جنوب مین جزیرہ سیلون ہے اسکو
ہندو لنکا اور مسلمان سراندیپ کہتے ہین مگر اوس سے کچھ غرض تاریخ ہند مین
نہین ہے۔ اسلئی کچھ ذکر اوسکا نکرین گے۔

(۲) دکھن کے قدرت سے چار حصے ہوئے ہین۔

پہلا حصہ۔ اس حصہ مین وہ وسیع قطعات داخل ہین جنمین دریا نربدا
اور تاپتی بہتے ہین۔ یہہ دونو دریا بندھیاچل کے جنوب مین مشرق سے
مغرب کو بہتے ہین۔ یہہ حصہ مہادیو اور ست پڑا کے پہاڑون جابجا ہوا ہے
وسط ہند کے پہاڑی اضلاع سے یہہ دریا نکلتے ہین اور یہہ پہاڑی اضلاع تاپتی
اور نربدا اور بالائی گنگا اور مہاندی کے اضلاع کے درمیان واقع ہین اور ان
مین سے دو دو دریاؤن کا بہاؤ مخالف جانبون مین پہوا ہے۔ مہاندی کا وادی
بالا اس حصے مین داخل ہے۔ مگر اوسکا وادی زیرین حصہ سوم مین دکھن کے
داخل ہے۔ اور اوسکے شمالی حد گنگا کے وادی زیرین کے متصل ہے۔

دوسرا حصہ۔ جس قطعہ زمین مین تاپتی بہتی ہے اوسکے جنوب مین زمین بلند
ہوتی ہے اور ایک قطعہ زمین مرتفع کا اس طرح محدود ہوتا ہے کہ اوسکے مغرب
مین مغربی گھاٹ کا سلسلہ بلند اور مشرق مین مشرقی گھاٹ کا سلسلہ پست جو
کہین کہین اچھی طرح مسلسل نہین ہے واقع ہین۔ یہہ مغربی گھاٹ جنوب

مغرب مین متوازی ساحل متصل کے اور مشرقی گھاٹ جنوب مشرق مین متوازی اپنے
ساحل کے متصل چلا گیا ہی — وہ اس مرتفع زمین کے جنوب مین جاکر دونون گرے
ہین اسطرح یہہ ایک قطعہ وسط دکھن مین دکھن کی مثلثی شکل کا سا بناتا ہی — یہہ
دونو سلسلے پہاڑون کے ملکر اور ایک ہوکر راس کماری تک چلے گئے ہین — مغربی
گھاٹ جسکو سہادری بھی کہتے ہین اسی سے سارے دریا جیسے گوداوری اور کرشنا
اور کاویری ہین نکلکر اور اون پر بہتے ہوئے تاپتی کے جنوب مین سارے ملک کے
اندر بہتے ہین اور اس مرتفع زمین کے وادیون مین راہ پاکر مشرق کی طرف بہتی
ہوئے مشرقی گھاٹ کے اون مقامون سے جہان سلسلا اونکا ٹوٹ گیا ہی نکلکر خلیج
بنگالہ مین جا ملتے ہین — یہہ زمین مرتفع وادی کرشنا سے دو اور چھوٹے مرتفع
قطعون مین تقسیم ہوتی ہی — اوسکو خاص دکھن کہتے ہین اور جو چھوٹا حصہ جنوبی ہے
اوسکو میسور بولتے ہین — میسور کا جنوبی حصہ ایک پہاڑی ملک مغربی اور مشرقی
گھاٹون کے ملنے سے ہوگیا ہی — ان پہاڑون کے جمگھٹ کو کوہستان نیلگری کہتے
ہین — اور سطح سمندر سے اوسکا ارتفاع ایسا مناسب واقع ہوا ہی کہ فرانس کی آب ہوا
کا لطف اور مزہ وہان آتا ہے ہندوستان مین اہل یورپ کے واسطے یہہ مقام بھی اون
مقامون مین سے ہی جہان وہ زیادہ تندرست اور صحیح المزاج رہ سکتے ہین —
حصہ سوم اس حصہ مین وہ پست قطعات زمین ہین جو مشرقی گھاٹ اور خلیج بنگالہ
کے درمیان واقع ہین — بہت سے قطعات اونمین نہایت کشادہ اور فراخ اور
وسیع ہین مہاندی سے وہ شروع ہوتے ہین اور دکھن کی جنوبی نوک تک چلے
جاتے ہین اور اونمین وہ قطعات زمین سب شامل ہین جنمین مہاندی اور گوداوری

اور کرشنا اور کاویری بہتے ہین - اونمین بعض قطعات مین گرمی اس شدت سے
پڑتی ہی - کہ کہین ہندوستان مین نہین پڑتی مگر پیداوار کا حال بھی گرمی کا سا ہی
کہ اوسکی حد نہین - اس حصہ مین کوئی بندرگاہ نہین

حصہ چہارم اس حصہ مین وہ خطہ زمین راس کماری سے لیکر تاپتی ندی کے
دہانہ تک واقع ہی جو مغربی گہاٹ اور بحر ہند کے درمیان حائل ہی - وہ بہ نسبت حصہ
سوم کے از بس تنگ اور ناہموار اور کٹا کٹا ہی - مگر اوسمین قدرتی بندرگاہ بکثرت ہین
اور معلوم نہین کہ کس زمانہ سے وہان جہازون کی آمد و رفت ہی اور باب تجارت کھلا
ہی - گبن صاحب روم کی تاریخ مین لکھتے ہین کہ سترہ سو برس کا عرصہ گذرتا ہی کہ اوس
زمانہ مین جب دن بڑے سے بڑا ہوتا تھا تو ہوا موافق ہوتی تھی چالیس دن مین
ایکسو بیس جہاز بحر قلزم کی راہ سے مصر سے چلکر ساحل ملیبار یا لنکا مین آ اوترتے
تھے - ایشیا کے دور دور کے سوداگر یہان آنکر اہل ہند کے ساتھہ معاملے کرتے تھے
یہہ جہازونکا بیڑا پہر دسمبر یا جنوری مین مصر مین جا پہونچتا تھا اور وہان سے یورپ
کی دار السلطنت روما مین جاتا -

(۷) جو کچھہ اوپر بیان ہوا اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہندوستان کے اندر آنے کی باہر
دو راہین ہین ایک سمندر دوم اونچے اونچے پہاڑ - پہاڑونکی یہہ کیفیت ہی کہ وہ
شمال مین مسلسل اور نہایت بلند اور بغایت مرتفع ہین اون پر آدمی کا تو کیا گذر
ہوگا پرندہ بھی پر نہین مار سکتا اور جہان وہ نیچے بھی ہین او آدمی گذر بھی سکتے ہین تو
اونکے پیرون کے نیچے ایک دریا ایسا غضب کا زور شور سے بہتا ہی کہ اوس سے عبور
کرنا پہاڑ کاٹنے سے زیادہ مشکل ہی - غرض اگر کہین سلسلہ کوہستان سے پاون باہر

نکلتا ہی تو موج دریا نجیر یا ہوتی ہی — یہہ صورت مغرب اور مشرق مین سندھ اور برہم پتر کے نیچے کو حصونکی دیکھہ لو — یہہ دونو دریا سرحد مغربی کے سمت مین واقع ہین اونھون نے اس سرحد کو پہاڑ سے زیادہ مستحکم کر دیا ہی — مگر ہان ایک دروازہ کھلا ہوا ہی اوس سے سب حملہ کرنے والے پہلے یہان گھس آئے — یہہ دروازہ چھوٹا سا شمالی مغربی سرحد پر پنجاب کے ہی اور وہ غایت شمال پنجاب کے ہی — ہمالی اور سلیمان کو جو پہاڑ آپسمین ملتے ہین اون پر بہت سے درے افغانستان مین ہین — اور اون درون سے بہت دور نہین بلکہ پاس ہی بعض موسمون مین دریا سندھ بھی پایاب ہو جاتا ہی — پس یہہ ایک سڑک ہندوستان مین آنے کی ہی جسپر سے لوگ لگئے اور کیا کیا کچھہ لیگئے —

(۸) پس یہی ایک خشکی کی راہ ہندوستان مین آنے کی ہی — سو اوسکی حفاظت اس سبب سے ہو سکتی ہی کہ گھاٹے پہاڑون کے نہایت تنگ ہین اور سبکو معلوم ہین اور پہاڑی راہین دراز ہین — سوا اسکے متصل کے پہار ایسے وحشی اور اکثر اوجنگجو قومون سے آباد ہین کہ وہ حملہ کرنے والون کی ہوا کو کب اپنے پاس آنے دینے ہین الحاصل یہہ سب اسباب ایسے مجتمع ہین کہ اچھے اچھے الوالعزم اور بڑے بڑے صاحب حشم حملہ کرتے ہوئے جھجکے اور ڈر گئے — اور کیفیت سنئے کہ آج کل قواعد جنگ اور قوانین رزم مین بڑی بڑی ترقیان ہو رہی ہین — مگر اونکے لوازمات ایسے ہین کہ جسکے سبب سے وسط ایشیا یا افغانستان سے حملہ کرنا ہندوستان آسان نہین بلکہ پہلے سے زیادہ دشوار اور مشکل ہو گیا ہی — اب یہہ ایک امر ضروری معرکہ آرائی مین ہی کہ سپاہ حملہ آور کے ساتھہ بھاری بھاری توپین اور گھوڑون کے توپخانے بھی ہون —

اب بتائی کہ وہ ان پہاڑون ہین کہان کھینچین اور لاد کر لائے جائین - پہلے زمانہ مین تو یہہ تھا کہ سپاہیون نے اپنے ملکے ہتیار بالا دوش رکھے اور خانہ بدوش ہوکر یہان گھس آئے - اب یہہ کہان ہوسکتا ہی سارا لڑائی کا مدار توپ پر ہی - اوسکا یہان آنا دشوار ہی - جو لوگ روسیون کے آنے کا خیال اس طرف رکھتے ہین وہ سمجھہ لین کہ اب خشکی کی راہ سے تو ہندوستان پر حملہ دشوار کیا بلکہ ناممکن معلوم ہوتا ہی - خشکی کی طرف سی تو حملہ کی یہہ کیفیت سن لی اب سمندر کی سنئے کہ اوسکا حال یہہ ہی کہ جب کوئی قوم یا پادشاہ ایسا قوی اور غالب اور شاندار ہو کہ بحری حکومت اور سمندری قوت مین کوئی اوسکا ہمسر برسر مقابلہ نہ آسکے اور وہ سب پر غالب ہو - اور اس ہندوستان کی تین ہزار میل سمندری کنارہ کو ایک کھلا ہوا دروازہ بنالے اور اوسکے سامنے سارا سامان جنگ آزمائی مہیا کرلے - البتہ اوسوقت اس ملک مین قدم رکھنے کا نام لے -

(۲۹) صانع قدرت نے ہندوستان کو ایک حصار بنایا ہی - ایک طرف اوسکے اونچی اونچی دیوارین کوہ ہمالی کے کھڑی کین - ایک طرف گہری خندق سمندر کی بنادی - اب اس حصار کا اثر ان حصار نشینون پر یہہ ہوا کہ اول دنیا سے علیحدہ ہوئے اس علیحدگی نے قومی عادت اور طبیعت پر اثر نمایان کیا - اونکی آمد و شد شد و مد کے ساتھہ اون قومون کے ساتھہ نہ ہوئے جو اونسے شائستگی اور تہذیب مین بڑھے ہوئے تھے - مدتون تک وہ اس حصار مین قیدیون کی طرح پڑے رہے نہ اون پاس کوئی آیا نہ کسیکے پاس گئے - اس عزلت نشینی کا یہہ ثمرہ پایا کہ اونکو اور قومون کی اقوال اور افعال سے خبر نہ ہوئی - اونھون نے یہہ جانا کہ اور قومون مین طریقہ تمدن

اور طور معاشرت کا کیا ہے - کیا اونکا علم و ہنر ہے - اخلاق و عادت کا کیا حال ہے -
یہان کے باشندون نے کوئی استفادہ کسی غیر قوم سے نہین اوٹھایا - اوسکا یہہ طریقہ
کبھی نہین ہوا کہ وہ اور قومونکو ڈھونڈتے پھرین اور اونکی اچھی اچھی باتین علم و ہنر کی اوٹھا
لائین - جو کچھہ کیا اپنے ہی قوت بازو اور جودت طبع سے کیا - اگر کوئی علم ہے تو اونکے
اپنے ہی فکر کا نتیجہ ہے - اگر کوئی ہنر اور فن ہے تو وہ اونکے اپنے خیال اور تصور کا ثمرہ
ہے - یہی سبب تھا کہ وہ ایک حد تلک ترقی کرتے چلے گئے اور پھر اوس حد سے آگے
قدم نہ بڑھا سکے - ہندون کے سارے علوم اور اخلاق اور آلہیات اور طبعیات
و ریاضیات اور فنون اور ہنر کا حال ایسا ہے جیسے کہ عطر کے شیشون مین مکھیان چپکی
ہوئی ہون - اگر علم ہندسہ او ہیئت کو دیکھئے تو بہت سے مسائل دشوار کا حل
او اثبات موجود ہے - مگر اوسکے ساتھہ علم جوتش بھی لگا ہوا ہے - جس سے کہ مطلب اعلی
او مقصد اقصی اونکا ان دونو علمون سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی تقدیر اور قسمت
کا حساب ستارون کی گردش سے کرین او آیندہ کا حال جان جائین اور غیب دان
بن جائین - اگر قواعد جنگ عمدہ بیان کئے ہین تو اوسکے ساتھہ دو چار ٹوٹکے
بھی مندرج ہین - غرض یہی کیفیت اونکے علم حکمت اور طبعیات او آلہیات وغیرہ
کا ہے جسکا مفصل حال آگے بیان کرینگے - فقط عالمون اور پنڈتون ہی نے اپنا اوقات
خیالات مصنوعی اور اختراعات تصوری مین صرف کیا - بلکہ اور لوگون نے بھی جو
اونسے کم رتبہ تھے اسی طرح اپنی اوقات کو خرچ کیا - نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ وہ اون ہنر وان
او کمالات سے محروم رہے جو فی زماننا علم و عمل کے موافق ہونے سے پیدا ہوتے
ہین - ہزارون برس تک ایک ہی حالت مین پڑے رہے - نہ اونکی رسم و رواج مین

تغیر ہوا نہ اونکے کسی اور کام مین ترقی ہوئی - بلکہ ترقی کی جگہہ تنزل شروع ہوگیا -
اب دوسرا اثر اس حصار کا یہہ ہوا کہ اوسکے قدرتی حدود کے مستحکم ہونے سے گو حملے شاذ
و نادر ہوے مگر جو ہوئے اومین حملہ آور کامگار اور فتحیاب ہوے - شاید اس کامیابی کے
اسباب یہہ تھے کہ ہندوستان کے پاس آنا ایسا اندیشہ ناک اور ہولناک تھا کہ کوئی دانشمند
فرمانروا جوانمرد مردانہ ملک کی طرف رخ نکرتا جب تک کہ وہ اپنی قوت کا پلہ سب دشواریون
کے مقابلہ مین بھاری نہ دیکھہ لیتا - اب حملہ آور کی کیفیت تھی - یہان کا حال یہہ
تھا کہ ملک گرم - اوسکی حرارت ہی جسم کو ضعیف و ناتوان کئے دیتی ہے - دوسرے
پیداوار کی یہہ کیفیت کہ تھوڑی محنت سے اسقدر حاصل ہوتا ہے - کہ وہ بسر اوقات
کے لئے کافی ہوتا ہے - اسلئے محنت کی عادت نہین - پھر کوئی انقلاب ملک کے اندر
ایسا صدہا برس تک نہ واقع ہوا تھا جسمین ہاتھہ پیر ہلانے پڑین - باہر سے جو حملے
ہوے وہ ہزارون برسون مین - اب ایسی حالت مین یہان کے باشندونکو عادت
جنگ و رزم اور محنت کی کیونکر پیدا ہو - سوا اسکے جو کوئی حملہ آور ہندوستان پر ہوا -
اول اوسکو معاملہ سرحد کی زبردست قزاق لڑاکی قومون سے پڑا جب اوسنے اپنے قوت
سے ان زبردست قومونکو زیر کرلیا تو پھر یہان کے ضعیف و ناتوان کاہل باشندونکو
کیا حقیقت تھی - بھنگونکی طرح مسل ڈالا -

فصل دوم

جغرافیہ مدنی

(۱۰) ہندوستان کی تقسیم (۱۱) برٹش انڈیا یعنی جو ملک ہندوستان مین انگریزی عملداری
مین ہے - (۱۲) ہندوستانی ریاستین (۱۳) خود مختار ریاستین (۱۴) سوار

انگریزون کے اہل یورپ کے قبضہ مین جو ملک ہین (۱۵) ہندوستان کے جوار
مین جو ملکون مین انگریزی عملداری ہی —

(۱۰) ہندوستان کی تقسیم ممالک مقبوضہ محروسہ وغیر تابع مین ہوئی ہی — وہ اس ملک
کی تاریخ مین چندان بکار آمد نہین اسلیئے کہ تقسیم ان آخر سو برسون ہی مین ہوئی —
ایک جو تقسیم انگریزی عملداری کے صوبون اور اضلاع مین ہوئی وہ بقیۂ زمانہ سابقہ کا ہی اور
اکثر اوسکا ذکر آگے آئیگا — اسلیئے اوسکی وسعت اور مقامات کا جاننا تاریخ ہند کے سمجھنے
کی ایک ضروری امر ہی اسلیئے ہم اوسکا حال کچھہ لکھتے ہین —

(۱۱) ہندوستان کے حدود کا بیان فصل اول مین ہوا — اوسکا رقبہ پندرہ لاکھہ مربع
میل ہی اور بائیس کروڑ آدمی اوسمین آباد ہین اوسمین سے نو لاکھہ مربع میل کے قریب خاص انگریزی
عملداری مین ہین اور اس عملداری مین سترہ اٹھرہ کروڑ آدمی بستے ہین — اس ساری عملداری
پر گورنر جنرل وائس روئی فرمان روائی کرتا ہی — وہ جناب ملکۂ معظمہ کا قائم مقام اس
ملک مین ہی اور اوسکا لقب وائس روئی ہی جسکے معنے نائب سلطان کے ہین —
انتظام مدنی کے واسطے اسطرح ملک کو احاطون اور ضلعون مین تقسیم کر دیا ہی —

پہلا بنگال

اسمین سوا خاص بنگال کے آسام اڑیسہ بہار چھوٹا ناگپور داخل ہین یہہ سب ملک
ایک لفٹنٹ گورنر کے ماتحت ہین — گنگا اور برہم پوتر کے حصص زیرین کے درمیان
خاص بنگال واقع ہی اور اوسی مین وہ بڑا ڈیلٹا بھی شامل ہی جو ان دونون دریاؤن سی
پیدا ہوتا ہی — اوسکے بڑے مشہور شہر کلکتہ ڈھاکہ ہگلی مرشدآباد ہین آسام مین
وادی برہم پوتر واقع ہی اوسمین بڑا شہر گوہاٹی ہی اڑیسہ بنگال خاص کے جنوب

و مغرب مین خلیج بنگالہ کے کنارہ پر واقع ہی اوسمین وہ قطعات داخل ہین جنمین بہانندی
اور اور ندیان بہتی ہین - جو اضلاع اوسکے ساحل بحر سے دور دور واقع ہین وہ کوہستانی
او جنگل سے بھرے پڑے ہین اور اومین مشرقی گہاٹ کے شمالی سلسلے اور ممالک وسط
ہند کے پہاڑون کے مشرقی سلسلے آنکر ملتے ہین - اوسمین بڑے شہر پوری اور کٹک ہین -
صوبہ بہار گنگا پر بنگال کے شمال مغرب مین ہی اوسمین بڑا شہر پٹنہ ہی - چھوٹا ناگ پور
ساحل بحر سے دور کوہستانی ضلع ہی - او آسام کے برابر وسیع ہی - اوسکی شمال مین پہاڑ
ہی جنوب مین اڑیسہ اور مغرب مین وسط ہند اور ریاست ریوان ہی - اوسمین بڑا
شہر رانچی ہی -

آسام کے جنوب مین مشرق کیطرف بنگالہ کے کچھ کوہستانی اضلاع اوسمین داخل
ہین - سوا ان ملکون کے جو انگریزی عملداری مین ہین اور باج گذار ریاستین ہمالی
پہاڑ مین او مشرقی وادیون اور اڑیسہ او چھوٹے ناگ پور مین موجود ہین -
بنگال سے جو ملک علاقہ رکھتے ہین اون سب کا رقبہ بلکہ تین لاکھ مربع میل ہی اور
اوسمین آبادی چہہ کروڑ ستر لاکھ آدمیون کی ہی - سپریم گورنمنٹ کے ماتحت پہلے ملک
تھا سنہ ۱۸۵۴ع مین اوس سے جدا ہوا اور سنہ ۱۸۵۴ع مین یہان لفٹنٹ گورنری قایم ہوئی -

دوم ممالک شمالی مغربی

اسمین بنارس الہ آباد آگرہ روہیلکھنڈ کمایون میرٹھ جہانسی کی کمشنریان
ہین - پہاڑ کے مغرب او گوشہ شمال مغرب مین جو قطعات ایسے ہین کہ جنمین گنگا
بہتی ہی وہ کمشنری بنارس مین ہین الہ آباد آگرہ میرٹھ کی کمشنریون مین گنگا جمنا
بہتی ہین اور دوآبہ ان دونون دریاؤن کا اونھین کے اندر ہی - گنگا کے مشرق مین

اگرہ ہی اور میرٹھ کے شمال مین رہیل کھنڈ ہی - اور یہہ ملک ہمالی پہاڑ تک پھیلتا ہی - اور
کماؤن جسمین گڑہوال بھی داخل ہی ہمالی پر رہیل کھنڈ کے شمال مین ہی - جھانسی
جمنا کے جنوب مین ہے اور بندیل کھنڈ کی ریاستون کے مغرب مین ممالک شمالی مغربی
لفٹننٹ گورنر کے ماتحت ۱۸۳۵ع سے ہوا ہی - اوسکا رقبہ بیاسی ہزار چہہ سو تریسٹھ مربع
میل ہی اور تین کروڑ آدمی اوسمین آباد ہین - اوسمین بڑے بڑے بہت سے شہر ہین
منجملہ اونکے اگرہ الہ آباد بنارس ہین -

سوم پنجاب

پنجاب اور اوسکے مضافات اور متعلقات بھی ایک لفٹننٹ گورنر کے ماتحت ہین -
دو لاکھہ مربع میل اوسکا رقبہ ہی - اوسمین سے آدھی رقبہ پر خاص انگریزی عملداری ہی
اور اوسمین یہہ ملک ہین اول ملک جسمین دریا سندھ اور پانچ ملنے والے دریا بہتے ہین
دوم وادی کوہستانی جو اول ملک کے شمال مشرق اور شمال مغرب مین واقع ہین جیسے
کانگڑہ پشاور ہین - سوم دہلی جو ہندوستان کی دل وجان ہی - ابھی ممالک مغربی
سے نکلکر پنجاب مین ملی ہی - اور پنجاب کے جنوب مشرق مین واقع ہی - اور آب اوسکو
دریا جمنا ممالک مغربی سے جدا کرتی ہے - اوسمین آبادی ایک کروڑ نوے لاکھہ
آدمیون کی ہی - اوسکے بڑے بڑے شہر لاہور ملتان امرتسر دہلی ہین -
۱۸۴۹ع مین جب پنجاب انگریزی عملداری مین شامل ہوا تو اول اول انتظام ملک کا
بورڈ آف ایڈمنسٹریشن کے سپرد ہوا اور ۱۸۵۳ع مین وہان حاکم اعلی چیف کمشنر مقرر ہوا
اور پھر ۱۸۵۹ع مین وہان لفٹننٹ گورنر مقرر ہوا

چہارم اودہ

یہہ زرخیز اور وسیع صوبہ مشرق اور جنوب اور مغرب کیطرف سے ممالک مغربی شمالی
سے اور شمال کی جانب مین خودمختار ریاست نیپال سے کہ دامن کوہ ہمالیہ مین واقع
ہی گھرا ہوا ہی - گھاگرا اور گومتی اور دریا گنگا سے ملنے والے اوسکو سیراب کرتے ہین
انتظام سارے ملک کا چیف کمشنر کے ہاتھہ مین ہی - اوسمین چوبیس ہزار میل قطعہ
زمین کا ہی - اور ایک کروڑ بیس لاکھہ باشندے رہتے ہین - لکھنؤ اور فیض آباد بڑے
بڑے شہر ہین اور فیض آباد وہان آباد ہوا ہی جہان پہلے قدیمی شہر اجودھیا کا آباد تھا
سنہ ۱۸۰۱ء لکھنؤ مین رزیڈنٹ رہتا تھا سنہ ۱۸۵۶ء مین یہہ ملک عملداری انگریزی مین
شامل ہوا اوسوقت سے یہان چیف کمشنر مقرر ہونے لگا -

پنجم ممالک متوسطہ ہند

اسمین ۱۲۸۴۰ مربع میل قطعہ ہی اور اسی لاکھہ سے کچھہ زیادہ باشندے آباد ہین -
سنہ ۱۸۶۱ء مین اس چیف کمشنری کا تقرر ہوا ہی اور اوسمین یہہ تین ملک علیحدہ علیحدہ شامل ہوے
اول ساگر اور نربدا کے ملک یہہ زمین مرتفع پر واقع ہین اور بندھیاچل اور مہادیو کے
پہاڑون کے سلسلے کا ایک حصہ اوسمین واقع ہوتا ہی - دریاے نربدا کا منبع یہین ہی - اور
اوسکا پانی یہان کے پہاڑون پر مغرب کی طرف پھیلتا ہی - اور گنگا جمنا مین ملنے والے
دریا جو شمال کی طرف بہتے ہین اونکے مخرج بھی اسی ملک مین ہین - یہہ ملک انگریزون
کو مرہٹون نے سنہ ۱۸۱۸ء مین دیا تھا - وہ الہ آباد کے جنوب مین واقع ہی -
دوم ناگپور ہی یہہ ساگر نربدا کے ملکون کے جنوب مین واقع ہی - اور مہاندی اور بان گنگا
کا اوسکا پانی جن قطعات مین بہتا ہی وہ اوسمین داخل ہین - سنہ ۱۸۵۳ء مین راجہ
ناگپور کے مرنے کے بعد یہہ ملک انگریزون کے ہاتھہ آیا تھا -

سوم ناج گڈارصحال ہی یہہ ملک ناگپور کے مشرق مین واقع ہی -

ممالک متوسطہ ہند چار کمشنریان ہین اونکے نام یہہ ہین ناگپور جبلپور نربدا چھتیس گڈہ -

ششم ملک برار

سرکار کمپنی کا قرض جب نظام حیدرآباد سے نہ ادا ہو سکا تو اوس قرضہ کے عوض مین یہہ ملک انگریزی گورنمنٹ کو موافق عہد نامہ ۱۸۵۳ء و ۱۸۶۱ء کے تفویض کیا -

(باب سوم دفعہ ۱۷۳ دیکھو) - یہہ ملک ممالک متوسطہ کے جنوب مین واقع ہی - مشرق مین کھانڈیس بمبئی حاطہ مین ہی - جنوب مین نظام کی عملداری سے لگی ہوئی ہی رقبہ ۱۷۰۰۰ مربع میل ہی - آبادی پندرہ لاکھ آدمیون کی - دو کمشنریان ہین ایک مشرقی برار دوسرا مغربی برار - پہلے کمشنری کا مقام ایلچ پور - اور دوسری کمشنری کا صدر مقام آکولا ہی -

ہفتم احاطہ بمبئی

اس احاطہ کا سارا انتظام ملکی گورنر اور اوسکی کونسل کو سپرد ہی - یہہ احاطہ بالکل ہندوستان کے مغرب مین واقع ہی - اوسمین بحر ہند کا مغربی ساحل آدھا اوپر کا اور دکھن کی زمین مرتفع واقع ہی - ملک سندھ جسمین دریاے سندھ کا نیچا حصہ بہتا ہی اوسمین داخل ہی - سوا اسکے اوسمین یہہ دو ملک داخل ہین -

قدیمی صوبہ گجرات کا کچھہ حصہ جو خلیج کھمبات کے سرے پر واقع ہی

کھانڈیس کا وہ حصہ جو دریاے تاپتی اور دریاے نربدا کے نیچے کے حصے کے پاس ہی -

کوکن کے شمالی اور جنوبی اضلاع جو مغربی گھاٹ اور سمندر کے درمیان واقع ہین

اضلاع احمد نگر اور پونا اور ستارا جو مغربی گھاٹ کے مشرق مین ہین - دکھن کی زمین مرتفع کے ایک حصہ پر یہہ اضلاع واقع ہین -
ان سب اضلاع مین مع سندھ کے زمین ایک لاکھہ چوبیس ہزار مربع میل ہی - اور خاص انگریزی عملداری مین اس احاطہ کے اندر ایک کروڑ چالیس لاکھہ باشندے رہتے ہین -

ہشتم مندراج احاطہ

یہہ احاطہ مع ہندوستانی ریاستونکے جو اوس سے متعلق ہین جزیرہ نما ہند کے سارے جنوبی حصہ مین راس کماری سے لیکر ساحل مشرقی پر سرحد بنگال تک اور ساحل مغربی پر سرحد بمبئی تک پھیلتا ہی - اسمین سے ملک گوا کو مستثنی کرنا چاہیے - کیونکہ وہان عملدخل پرتگیزونکا ہی - رقبہ اوسکا ایک لاکھہ چوراسی ہزار میل ہی اور تین کروڑ سے زیادہ آدمی بستے ہین - اوسمین یہہ اضلاع داخل ہین -
شمالی سرکار جسکی شمالی حد پر گنگ ملک اڑیسہ مین ہی - مشرقی حد پر مشرقی گھاٹ ہی - یہہ ضلع ایک تنگ قطعہ سمندر کے کنارہ پر ہی جسمین کرشنا بہتی ہی - کرشنا کے دہانہ کے قریب مسلی پٹن بڑا شہر ہی -
کرناٹک کا بڑا ضلع اوسمین دکھن کا بڑا حصہ داخل ہی - اوسکے دو حصے ہین ایک ساحل مشرقی پر مشرقی گھاٹ کے نیچے اس حصہ کو کرناٹک زیرین بھی کہتے ہین - دوسرا حصہ ان پہاڑون کے بیچ اونچی زمین پر ساحل سمندر سے فاصلہ پر واقع ہی اوسکو کرناٹک بالا کہتے ہین - اسی ضلع مین مندراج اور ارکاٹ جسکو انگریز ارکاٹ کہتے ہین اور بڑے بڑے شہر ہین -
کوئمبٹور ایک چھوٹا سا ملک ساحل بحر سے دور کرناٹک کے مغرب مین ہی -

مالابار یہہ ضلع ساحل مغربی پر ہندوستانی ریاست کوچین کے شمال مین ہے۔ کانرا ملیبار کے شمال مین ہے اور مغربی کنارہ پر پرتگیزونکی عملداری تک چلا گیا ہے۔

(۱۲) ہندوستان مین چھہ لاکھہ مربع میل پر ہندوستانی راجہ اور نواب خان اب بھی حکمرانی کرتے ہین۔ اور انگریز اونکے محافظ اور نگہبان ہین۔ ان ریاستون کے ملک کو ملک محروسہ یا محفوظہ کہتے ہین۔ ان ریاستونکے رئیسون اور انگریزون کے درمیان عہود اور مواثیق ہین۔ اور اونمین سب شرائط لکھی ہوئی ہین کہ یہہ ریاستین بعوض اون خدمات کے دی گئین۔ جسوقت سرکار انگریزی کو ضرورت پڑے تو اوسوقت لڑائی کے واسطے اسقدر فوج دینی پڑیگی۔ یا اسقدر سالیانہ خراج دینا ہوگا۔ سرکار انگریزی ہمیشہ اونکے ملک کی حفاظت رکھیگی۔ یہہ ریاستین پانچ نوع کی ہین اول ریاستین دکھن اور جنوبی ہندوستان کی۔ دوم مرہٹونکی ریاستین جو باقی رہ گئی ہین۔ سوم رجپوتون کی ریاستین چہارم پنجاب اور کوہ ہمالہ کی ریاستین اور جاگیرین جو سپاہ سے امداد کرنے کے عوض مین دی گئی ہین پنجم بندیل کھنڈ اور ممالک متوسطہ کی ریاستین۔

اول قسم کی ریاستونکا بیان

دکھن کی ہندوستانی ریاستون مین نظام حیدرآباد کی بڑی ریاست ہے ایک لاکھ مربع میل زمین اس ریاست مین ہے۔ جزیرہ نمائے دکھن کی وہ زمین مرتفع کہ عین وسط اوسکا ہے اس ریاست مین داخل ہے۔ گوداوری اور کرشنا اور اور ندیان ان دو دریاؤن سے ملنے والے اس ملک کو سیراب کرتی ہین۔ سوا حیدرآباد کے اور بڑے بڑے شہر مثل اورنگ آباد کے اوسمین موجود ہین

میسور کی ریاست اسمین جزیرہ نما دکھن کی زمین مرتفع داخل ہے - یہہ ریاست

ریاست نظام کے جنوب مین واقع ہے - ان دونون ریاستون کے درمیان ایک قطعہ احاطہ

مدراس کا حائل ہے -

کوچی کی ریاست جسکو انگریز کوچین کی ریاست کہتے ہین - یہہ ایک چھوٹی سی ریاست

ساحل ملیبار کے گوشہ جنوب غرب اور جنوب مین واقع ہے - اور اوسکے جنوب مین

راس کماری تک ریاست ٹراونکور کی واقع ہے -

دوم مرہٹون کی ریاستین - ان سب مین بڑی ریاست مہاراجہ سیندھیہ کی

اوسکی دارالریاست گوالیر ہے - اسلیے اوسکو ریاست گوالیر بھی کہتے ہین - اس ریاست

کی صورت بڑی بیڈول ہے - ایک سرا خلیج کھمبات تک چلا گیا ہے - دوسرا سرا

جمنا پر پہونچتا ہے - مالوہ کی ساری زمین مرتفع اسی ریاست مین ہے -

رقبہ اوسکا تینتیس ۳۳ ہزار مربع میل سے بھی زاید ہے -

گایکواڑ کی ریاست - اسمین گجرات کا بڑا حصہ اور جزیرہ نما کاٹھیاواڑ داخل ہین

دارالریاست اوسکا بڑودہ خلیج کھمبات کے قریب ہے - چار پانچہزار میل اوسکا رقبہ ہے -

اندور کی ریاست - جسکو ہلکر کی ریاست بھی کہتے ہین - اس ریاست کی شکل

بڑی ٹیڑھی بیڑھی ہے الگ الگ ٹکرے اوسکے ہین - کوئی ٹکڑا بندھیاچل کے شمال

مین واقع ہے - کوئی اوسکے جنوب مین - پہلا حصہ دریا چنبل سے سیراب ہوتا ہے

دوسرا دریا نربدا سے شاداب ہوتا ہے - دارالریاست اندور ہے وہ مالوہ مین واقع ہے

وسعت اوسکی نو ہزار مربع میل ہے -

بمبئی احاطہ کے جنوبی حصہ مین دو اور چھوٹی ریاستین ہین ساونت واڑی اور

کوٹلا پوتر ہین ۔

سوم راجپوتانہ کی ریاستین ۔ راجپوتانہ کو راجستان اور رجواڑہ اور راج تھان بھی کہتے ہین اوسمین قریب بیس کے ریاستین ہین ۔ دو جگھہ میواڑ اور اجمیر مین تو انگریزی عملداری ہی ۔ باقی سب جگھہ ہندوستانیونکا راج ہی ۔ پندرہ ریاستون مین تو راجپوت راج کرتے ہین اور ادنمین عظیم الشان ریاستین یہہ ہین ۔

میواڑ یعنے اودے پور اور جی پور جسکو امبر بھی کہتے ہین ۔ اور ماڑواڑ یعنے جودھپور ریاست اودی پور کا دار الخلافہ اودے پور ہی مگر پہلے زمانہ مین چتوڑ تھا جسکا قلعہ تاریخ ہند مین مشہور و معروف ہی ۔ راجپوتانہ مین دو جاٹون کی بھی ریاستین ہین ایک بھرت پور ۔ دوسرا دھول پور جسکو گوہد بھی کہتے ہین ۔ اور ایک مسلمانون کی ریاست ٹونک کی ہی ۔

راجپوتانہ مین اراولی کے پہاڑونکا ملک داخل ہی ۔ اور سندھ کے مشرقی طرف سے شروع ہوتا ہی اور وادی جمن پر ختم ہوتا ہی ۔ ایک لاکھہ بیس ہزار مربع میل رقبہ ہی اور ایک کروڑ آدمیون کی بستی ہی ۔

چہارم پنجاب کی ریاستین ۔ اس پنجاب مین ہندوستانیونکی ریاستین بڑی شان و شوکت کی ہین ۔ اور اون سب کے ساتھہ گورنمنٹ کی یہہ شرط ہی کہ لڑائی اور ضرورت کے وقت سرکار انگریزی کی معاونت سپاہ سے کرین ۔ اوسمین بڑی بڑی ریاستین یہہ ہین ۔ اول سکھونکی ریاست ۔ کپورتھلہ اور جالندھر کے دوابہ مین بیاس اور ستلج کے درمیان ۔ دوم سس ستلج کی ریاستین ۔ یعنے جو ریاستین اسطرف ستلج کے ہین ۔ اور وہ اوسکے جنوب اور جنوب مشرق کے کنارہ پر واقع

ہین – اونمین بڑی ریاستین پٹیالہ دھینڈ و نابھہ ہین – ان تینون ریاستون کے
راجہ ذات کے جاٹ ہین – اور راجہ پھول کی اولاد ہین اسلئے ان ریاستونکا نام پھول
کی ریاستین بھی ہین – ہمالی کی گھاٹیون مین پہاڑی ریاستین واقع ہین –
اونمین بڑی ریاستین یہہ ہین سرمور – بلاس پور – بوشہر – نل گڈھ – انمین
سکم کی ریاست کو بھی داخل کرلو – یہہ ایک چھوٹی سی پہاڑی ریاست نیپال اور
بھوٹان کے درمیان مشرق کیطرف واقع ہے – یہین کے راجہ سے سرکار نے دارجلنگ
خریدا تھا جہان بنگال کے انگریز موسم گرما مین تفریح طبع کے لئے جایا کرتے ہین –
(پنجم بندیل کھنڈ کی ریاستین) – ان سب مین شان کی ریاست بھوپال کی ہے –
مالوہ کے جنوبی مشرقی گوشہ مین واقع ہے – شمال کی جانب نربدا سے شروع ہوتی
ہے – اور بندھیاچل پر جاکر ختم ہوتی ہے – بندیل کھنڈ مشرق مین ریاست ریوان
ہے – ایک ریاست کچھہ کی ہے – وہ گجرات کے شمال مغرب مین بشکل جزیرہ نما
واقع ہے – اوراوسمین جو راجہ عملداری کرتا ہے اوسکا راو خطاب ہے – سوا اسکے اور بہت
سی چھوٹی چھوٹی ریاستین مالوہ اور گجرات اور اقطاع ہند مین واقع ہین –
(۳) خود مختار ریاستون مین ایک ریاست کشمیر کی ہے اوسکی دارالسلطنت سری نگر
ہے پنجاب کے شمال مین کوہ ہمالی کے نہایت عمدہ وادی مین واقع ہے – دریاء جہلم سے
وہ سیراب ہوتا ہے – پہلے وہ سکھون کی عملداری مین تھا اب ۱۸۴۶ء مین سرکار
نے مہاراج گلاب سنگہ کو دیکر خود مختار کردیا –
دوسری خود مختار ریاست نیپال کی ہے – دامن کوہ ہمالی مین ایک تنگ سا ملک
پانچ سو میل لمبا ہے – دارالسلطنت اوسکی کاٹھمانڈو ہے – اور گورکھون کی عملداری ہے

بھوٹان کی ریاست ـ یہہ نیپال کے مشرق مین ہی ـ جنوب اور گوشہ جنوب مشرق مین دریاے برہمپترسے گھرا ہوا ہی ـ اور شمال مین اوسکے کوہ ہمالیہ ہی ـ

(۱۴) جاننا چاہیے کہ سواے انگریزی اور ہندوستانی عملداریون کے جسکا اوپر بیان ہو چکا کچھہ تھوڑا سا ملک اور اہل یورپ کے قبضہ مین ہی ـ فرانسیس کے عمل مین پانڈیچری جسکو انگریز پونڈیچری کہتے ہین چندرنگر اور کاریکال اور ماہی اور یانائون ہین اور پرتگال والون کے قبضہ مین گوا ڈیو دامان ہین ـ

(۱۵) یہان اب اوس سے زیادہ بیان کرنا فضول ہی کہ ہندوستان کے باہر اوسکے جوار مین جزیرہ لنکا مین جنوب ہند مین اور برٹش برہما یعنے آراکان اور پیگو اور تناسیرم مین انگریزی عملداری ہی ـ

فصل سوم
ہندوستان کی قومین اور اونکی زبانین

(۱۶) اقوام مختلفہ کا اجتماع (۱۷) پردیسی قومین ـ (۱۸) مسلمان جو یہان کے نہین ـ (۱۹) تاریخی زمانہ سے جو قومین آباد ہوئین ـ (۲۰) فتوحات متواترہ ـ (۲۱) آریا قومین (۲۲) اناری قومین ـ یعنی جو آریا نہین ہین ـ (۲۳) دراوڑ کی قومین (۲۴) ہندوستان کے اصلی باشندے (۲۵) ہمالیہ پہاڑ کی اناری قومین (۲۶) ممالک متوسطہ کی اناریا قومین (۲۷) جنوبی ہند کے اصلی باشندے =

(۱۶) اگر براعظم یورپ مین سے ملک روس اور بحر بالٹک کے شمالی ملک کو مستثنی کیجئے تو باقی حصہ یورپ کا ہندوستان خاص اور دکھن کے برابر رہجاتا ہی ـ جیسے یورپ کے اس حصہ مین سب قومین آپسمین زبان اور رنگ روپ اور چال چلن اور رسم و رواج

کا اختلاف رکھتے ہین - ایسی ہی ہندوستان کی قومین رنگ روپ رسم و رواج و مذہب ملت چال ڈھال رنگ ڈھنگ مین ایک دوسرے سے الگ ہین مگر باوجود فرق فراوان کے اونمین ایک مشابہت بھی ایسی ہی کہ دفعۃً اجنبی آدمی کو فرق نہین معلوم ہوتا - جیسے کہ ہندوستانکا آدمی انگلستان اور اٹلی کے باشندون مین فرق نہین جان سکتا ایسا ہی یہان کی مختلف قومون مین انگریز تمیز نہین کرسکتا - آج کل کے زمانہ مین اقوام مختلفہ کا جو اجتماع ہو رہا ہی اوسکا مفصل حال لکھتے ہین - آگے چل کر یہہ بات کھل جائیگی کہ زمانہ قدیم کی تاریخ کا ایک بڑا مسئلہ ان قومون اور نسلون کا اختلاف ہی - اور اوسکا سمجھنا زمانۂ حال کی تاریخ کے واسطے ایک ضروری امر ہی - بہر حال اوسکا جاننا تاریخ ہند کے مطالعہ کے واسطے بکار آمد اور سودمند ہی -

(۱۷) بہتر یون معلوم ہوتا ہی کہ قومون کے اختلافات بیان کرنے مین اون پردیسی قومونکو خارج کردین جنکا خمیر یہان کی مٹی سے نہین ہی - بلکہ وہ کسی سبب سے اور ملکون سے عارضی طور پر یہان آن بسے ہین تفصیل ایسی قومونکی یہہ ہی -

یورپ کی قومین - فرانسیس پرتگیز انگریز اطلی اور روسی - بہت سی قومین ایشیا کی جنکی اصل نسل اس خطہ کی نہین ہی جیسے چینی اور بعض اور قومین جنہون نے تھوڑے دنون سے یہان اقامت اختیار کی ہی اور تعداد مین بھی کثیر نہین ہین جیسے ارمنی - یہودی - پارسی - یہودی کوچین مین اور بعض مقامات مین رہتے ہین پارسی بمبئی مین کثرت سے رہتے - اونکے یہان آباد ہونے کا سبب یہہ ہی کہ ساتوین صدی مین جب ایران مین اہل اسلام کا تسلط ہوا - اور ساسانیونکا خاندان تہ و بالا ہوا - تو یہہ خوف کے مارے ادھر بھاگ آئے - اتنی مدت سے گو اس ملک مین رہتے

ہین مگر نہ تو اسقدر ہین کہ تعداد اونکی معتدبہ شمار کیجائے - نہ کوئی اونھون نے ایسا کار نمایان کیا کہ وہ تاریخ کے دفتر مین لکھا جائے اور ایسے الگ تھلگ وہ رہتے ہین کہ یہان کے مذہب اور رسم و رواج اور خصلت اور عادت کا چھاپا ابھی اونپر نہین پڑا - وہ اپنے ہی رسم و آئین کے پابند بدستور سابق چلے جاتے ہین -

(۱۸) ہندوستان مین سب جگہہ تھوڑے یا بہت ہندو یا مسلمان آباد ہین مگر ہم کو صرف ہندوؤنکی قومونکا اختلاف اور تفاوت تبلانا منظور ہے - اسلئے ہم اصلی مسلمانونکو (جو اور ملکون سے یہان آئے اور سید مغل پٹھان شیخ کہلاتے ہین اور اپنے نامونکے ساتھ میر و مرزا و سید و شیخ و خان لگاتے ہین) خارج کرتے ہین - ایسے مسلمان اکثر شمالی ہندوستان مین رہتے ہین - ابتک اونمین بعض گروہ ایسے نظر آجاتے ہین کہ جنکے بشرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکا خمیر یہانکا نہین ہے - وہ سب اردو زبان بولتے ہین اور اپنے اباؤ اجداد کے علم کو عربی فارسی زبان مین بڑے شوق سے سیکھتے ہین - یہہ اصلی مسلمان کل مسلمانون سے جو اس ملک مین آباد ہین آدھے ہونگے - باقی آدھے ایسے ہی مسلمان ہین جو ہندوون سے مسلمان ہوئے ہین

(۱۹) پس جب یہہ سب قومین خارج کردی جائین تو وہ قومین رہجاتی ہین جو تاریخی زمانہ سے آباد ہین - انھین قومونکا بڑا جمگھٹ ہندوستان مین ہے - مگر یہہ قومین جیسی بیگانہ قومون سے جنکا اوپر ذکر ہوا مذہب ملت رنگ روپ چال ڈھال مین اختلاف رکھتے ہین ایسی ہی وہ آپسمین بھی نہ نسل مین متحد ہین - نہ مذہب و مشرب مین ملتے ہین - نہ صورت شکل مین ایک ہی سے ہین - غرض سب باتون مین اختلاف ہے -

(۲۰) جن ملکون کے تاریخی حالات اور واقعات اچھی طرح معلوم ہوئے ہین اونسے
یہہ امر پایۂ تحقیق کو پہونچ گیا ہے کہ ہر ایک ملک اسطرح آباد ہوا ہے کہ اوسپر باہر سے حملے پر حملے
ہوئے اور حملہ آور ظفریاب ہوئے - اونھون نے اصلی باشندونکو مار ہٹایا - زرخیز زمین پر
اپنا قبضہ کیا اور اوسپر آباد ہوگئے - بیچارے اصلی باشندے کہین بھاگ کر دور دراز
خراب ویران زمینون پر آباد ہوئے - یہہ ایک آئین اور دستور ہوگیا ہے کہ جو کوئی حملہ آور
فتحیاب ہوتا ہے وہ بارآور اور شاداب زمین اپنے ساتھیونکو بانٹ دیتا ہے - خصوصًا وہ
زمین جنمین دریا بہتے ہین - وہ تو ضرور اونھون نے اپنے دوست آشناؤن کے حوالہ
کی - اب اصلی باشندونکی دو حالتین ہوئین یا تو فتح کرنے والونکی ساتھہ ہی رہے
سہے سو وہ غلام اور خدمتی بنے اور سب رذیل اور ذلیل کام اونکے سپرد ہوئے - یا دور
دور کے اضلاع مین جا بسے - اب ان ظفریاب اور منصور حملہ آورونکی خبر لینے والے
اور زبردست حملہ آور ہوئے - اور فتح نصیب ہوئے - اب اونھون نے اونکا وہی حال
کیا جو اونھون نے اپنے پہلون کا حال کیا تھا - اب عمدہ زمینین اونکو خالی کرنی پڑین
یہہ بھاگ کر پھر اصلی باشندون کی ستانے کے واسطے آمادہ ہوئے اور اونکو اور پرے
دھکیلا اور آپ اونکی جگہہ بسے - یہہ بیچارے اصلی متوطن کہین پہاڑ کی گھاٹیون
مین چلے گئے کہین بن اور جنگل مین رات دن کاٹنے لگے - اسی طرح یہہ دور
چلا جاتا ہے - جس ملک مین سب سے زیادہ ذلیل اور خوار اور وحشی جنگلی قومین نظر آتی
ہین - وہی اصلی باشندے اوس ملک کے ہین - غرض تلوار عجب چیز ہے جسکے ہاتھہ
مین یہہ ہے اوسیکو سب کچھہ ہے - مثل مشہور ہے جسکی لاٹھی اوسکی بھینس - مدت
سے یہہ امر تحقیق ہوگیا کہ اس کلیہ قاعدے سے ہندوستان بھی مستثنی نہین ہے

طرح طرح سے تفتیش اور تجسس اور تحقیق وتفحص نہایت محنت کے ساتھ اس امر
مین ہوا ہی اور سب کا بالاتفاق یہی نتیجہ نکلا ہو کہ قدیم زمانہ مین اس ملک پر باہر سے
حملہ ہوا۔ اور حملہ آورون کی ظفر وفتح کا حال بھی بخوبی معلوم ہوگیا ہی۔ اسکا بیان
آگے بابلے مین کیا جاوے گا۔

آج کل اہل فرنگ نے ایک طریقہ حکیمانہ تحقیقات کا توافق لسان کا ایسا نکالا ہی کہ اوسکے
ذریعہ سے کتنے ہی تاریخی واقعات جنکا کسی طور سے پتا نہ لگتا تھا منکشف ہوگئے۔
اسطرح تاریخی واقعات کا تحقیق کرنا صرف زمانہ حال کا ایجاد ہی۔ گو قدیم زمانہ سے
علم زبان کی تحقیق ہوتی رہی ہی۔ مگر یہہ اصول جو فی زماننا قایم ہوئی ہین کبھی
پہلے نہ دیکھے نہ سنے۔ اس علم کی بینے پرانے علم ادب کی شہادت سے اور حال
کی زبانون کے اطوار سے یہہ ثابت ہوگیا ہی اور کچھہ شک باقی نہین رہا کہ اول
اول اس ملک پر ہندؤن کے بزرگون نے جنکا اریا نام تھا چڑھائی کی۔ اریا کے
معنے معزز وممتاز اور برگزیدہ کے ہین۔ اریا قومون کی اصل اور نسل اور زبانونکا
بیان متعاقب ہوگا۔ آریا سنسکرت زبان بولتے تھے۔ آج کل کے زمانہ مین
بہت سی زبانین اور بولیان ہندوستان مین مروج ہین۔ جنکا ماخذ سنسکرت
معلوم ہوتا ہی۔ جسقدر اونمین اس زبان کا دخل ہی۔ اوس سے ہم کو یہہ خوب
معلوم ہوگیا ہی کہ آریا کی قومونکا حملہ پورا پورا اثر اپنا اس ملک پر کر گیا۔

(۲۱) شمالی مغربی درون سے ہندوستان مین آریا آئے اور اول وادی سندھ
مین قدم اونھون نے جمایا اور پھر آگے بڑھتے بڑھتے گنگا کی وادی تک پہونچے
یہان پہونچ کر اپنی معراج پر پہونچا اور اونکے پورے جوہر کھل گئے۔

پرانون مین لکھا ہی کہ یہان دس راج تھے ـ پانچ ہندوستان خاص مین ـ پانچ دکھن مین ـ ہندوستان خاص کے راجون کے نام ہین اول سرسوتی جسمین پنجاب داخل ہی ـ دوم قنوج جسمین دہلی آگرہ اودہ شامل ہین سوم ترہت دریای کوسی سے لیکر دریای گنڈک تک چہارم گور یا بنگالہ اور ایک حصہ بہار کا ـ پنجم گجرات جسمین کچھ اور حصہ مالوہ کا داخل ہی ـ دکھن کے راجونکا نام یہہ ہی ـ اول مہاراشٹر جسمین مرہٹے رہتے ہین اور مغربی ساحل پر واقع ہی ـ دوم اڑیسہ مشرقی ساحل پر سوم تلنگانہ گوداوری اور کرشنا کے درمیان چہارم دراوڑ یعنے ملک تامل جو راس کماری تک پھیلتا چلا گیا ہی ـ پنجم کرناٹک جو مغرب مین جزیرہ نمای ہند کے واقع ہی ـ جیسے ان راجون اور ملکون کے نام ہین ویسے ہی اونہین جو زبانین بولی جاتی ہین اونکے نام ہین ـ جو زبانین ہندوستان خاص کی پانچون سلطنتون مین بولی جاتی ہین وہ سب شاخین اور فروع زبان سنسکرت کی ہین ـ گو اس اصل زبان مین غیر زبان کے الفاظ مخلوط ہوگئے ہون اور تصریفات جدیدہ کا تصرف ہوا ہو مگر سب کا انشعاب آریا لوگون کی زبان سے ہوا ہے ـ

(۲۲) ان زبانون کے اختلاط سے معلوم ہوتا ہی کہ جو قومین اونکو بولتی ہین وہ ضرور تھوڑی یا بہت آریا کی نسل مین سے ہین ـ بنگالے مین الفاظ غیر سنسکرت کا کثرت سے شامل ہونا شہادت دیتا ہی کہ مشرقی سرحد پر پہلے آریا جو وہان گئے مفتوحہ قومون سے خوب مل جل اور گھل مل گئے ـ مغربی سرحد پر سندھ مین بھی کیفیت زبان سے معلوم ہوتی ہی کہ وہان کے لوگون مین بلوچستان کا خون ملا ہوا ہی ـ اس خون کے ملاپ سے ظاہر ہوتا ہی کہ کبھی وہان بلوچی قابض

تھے - مرہٹی اور آریا بھی سرحدی زبانین ہین اونسے معلوم ہوتا ہی کہ اناری قومین خوب آپسمین مل جل گئی تھین

(۲۲) جب ہم نے لکھا کہ ہندوستان مین آریا مغرب و شمال سے یہان آئے تو اوسکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ یہہ ملک خالی پڑا تھا کوئی آباد نتھا - پہلے یہان لوگ رہتے تھے اونکا نام ہم اناری رکھتی ہین یعنے جو آریا نہون - ان اناریون مین اکثر محققان تحقیق طلب اوس مشابہت کے قائل ہین جو ایک خاندان کی اولادون مین ہوتی ہی مگر اونمین اختلافات از حد ہین سب سے بڑا اختلاف یہہ ہی جو ہم بیان کرتے ہین -

(۲۳) ہندوستان کی اصلی قومون مین جو باقی رہین اونمین بہت سی قومین ایسی ہین کہ وہ آریا قومون سے کسی طرح شائستگی اور تہذیب مین کم نہین - قصبون اور شہرون اور گاؤن اور میدانون مین رہتے ہین اور دریا جن قطعونمین بہتے ہین آباد ہین - اونکی آبادی کے مقامات اوس پہاڑ کے جنوب مین واقع ہوئے جو دکھن کو خاص ہندوستان سے جدا کرتا ہی - اسواسطے وہ شمال کی سبز حاصل اور زرخیز زمین سے کو فاصلہ پر رہتے تھے مگر جس زمین کو وہ بوتتے اور جوتتے ہین اکثر اچھی ہے - اونکا مذہب ایسا ہی جیسا کہ اونکے ہمسایہ آریا برہنون کا مذہب ہی - دونو مذہب ملتے جلتے ہین - اور اونکے رسم و رواج بھی کچھہ ایسا مختلف آریا سے نہین ہے علاوہ برین اونکی زبانین نہایت میٹھی منجھائی اور شائستہ ہین خصوصا تامل زبان مین تو علم ادب نہایت ہی عمدہ ہی - اگرچہ یہہ سب باتین ہین مگر اونکی صورتون مین آریا سے ایسا اختلاف ہی اور زبانین اونکی ایسی جدا ہین کہ یقینی یہہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ اور ہی نسل کے آدمی ہین - آریا کشیدہ قامت خوب صورت ہین اور وہ پست

قد اور سیاہ فام ہین ۔ سنسکرت کی زبانکا بیان اوپر ہوچکا ہی ۔ جو حال اوسکا ہندوستان
خاص مین ہی وہی کیفیت تامل زبان کی دکھن مین ہی ۔ اوسکو کچھہ تعلق زبان
سنسکرت سے نہین ہی ۔ اوسکی شاخین تیلگو ۔ کانڑی ۔ ملیالی ۔ تلو وغیرہ ہین
اونمین جو کچھہ سنسکرت کے الفاظ ملے ہوئے ہین وہ پچھلے زمانہ مین ملے ہین ۔ غرض ہر
زبان کے اختلاف سے ذرا شک نہین رہا کہ اونکی نسل آریا سے بالکل نہین ملتی ۔
اس نسل کو ڈرِوڑ کہتے ہین ۔ یہہ نام اونکا اس سبب سے ہی کہ ڈرِوڑ مین رہتی ہین
ڈرِوڑ ایک دکھن کے وسیع قطعہ کا نام تھا ۔ جو شاخین تامل زبان کی اوپر بیان
ہوئین اونمین سے تیلگو زبان ہی دکھن مین عموماً بہت سے آدمی اور خصوصاً شائستہ
قومین بولتی ہین ۔ یہہ قومین سارے اوس ملک مین پھیلی ہوئی ہین جو دکھن
کی مشرقی جانب مین واقع ہی ۔ اور اوسکے حدود بعض لحاظون سے قدیمی تلنگانہ
کے حدود پر منطبق ہوتے ہین ۔ اور اوسکے شمال مغرب مین مرہٹی بولنے والی قومونکا
اور شمال مین اوریا بولنے والی قومونکا دیس ہی ۔ کانڑی زبان اوس زمین مرتفعہ
اور وادیون مین بولی جاتی ہی کہ مغربی مشرقی گھاٹ کے درمیان واقع ہی اور آدہی
سارا جنوبی حصہ بھی داخل ہی ۔ غرض اوس ملک مین بولی جاتی ہی جسکو ہمنے
دوسرا حصہ دکھن کا لکھا ۔ اس زبانکا نام قدیمی کرناٹک سے مشتق ہی اور اسی
دیس کے نام سے اضلاع کنڑی اور کرناٹک کے نام بنتے ہین مگر طالب علم اس مغالطہ
مین نہ پڑے کہ زبان اور اضلاع کا مادہ اشتقاق ایک ہی ہی ۔ اسلئے اون اضلاع
مین کنڑی بولی جاتی ہوگی ۔ تامل زبان کو ملبی زبان بھی کہتے ہین اس نام سے
طالب علم غلطی مین نہ پڑے اور یہہ نسمجھے کہ وہ ملیبار کے کنارہ پر بولی جاتی ہوگی ۔

ہهین وہ ساحل کورومنڈل پر بولی جاتی ہے - اور ساحل ملیبار پر صرف اوسکے نیچے
کے حصے مین تامل زبان اور اوسکی کچھہ صورت بدل کر ملیالم زبان پیدا ہوتی ہے -
یہی دو زبانین ہندوستان کے جنوبی حصہ مین جو ہم نے تیسرے اور چوتھے حصہ مین
دکھن کے بیان کیا ہے بولی جاتی ہین -

تامل زبان اصل زبان ہے - کمال مہذب او شایستہ اور پاکیزہ ہے - علم ادب اوسمین
بہت کچھہ ہے (باب اول دفعہ ۹ دیکھو) - عمارتین اور آثار صنادید باقی ہین
اور یہہ زبان شایستہ اون روایات کی تصدیق کرتی ہے کہ تامل دیس بہت پہلے
اریا قومون کے حملے سے مہذب اور تربیت یافتہ اور شایستہ ہو گیا تھا -

(۲۴) اب اریون مین ایک شاخ تو یہہ تھی جسکا بیان ہوا - ایک اور شاخ قومون
کی ہے جو جنگل اور پہاڑی اور وحشی قومین ہندوستان کی کہلاتی ہین اونکی بود
و باش کی جگہہ مقامات مفصلہ ذیل ہین - شمال مشرق بہار - دامن کوہستان
ہمالی - اور ترائی انکے اضلاع - ممالک متوسطہ کے پہاڑ - مشرقی گھاٹ کے سلسلے
او متصل کے پہاڑ اضلاع جہان آدمی کی رسائی مشکل سے ہوتی ہے - سوا انکے وہ
نیچ ذات ہندوستان خاص ہین جنھون نے جلاوطنی پر خدمت اور علاقے کو ترجیح
دی - اور انھین قومون کے ساتھہ رہے سہے - اور برہمنون نے اونکا نام شودر
یعنے ذلیل رکھا - (باب اول دفعہ ۳۱ دیکھو)

آن شودرونکو خارج کر ڈالو تو پھر جنگلی قومین تین نوع کی رہ جاتی ہین -
تفصیل دفعات ذیل مین دیکھو -

(۲۵) اول ہمالی کے درون اور گھاٹیون اور پہاڑیون مین جو قومین آباد ہین وہ بہت

سی نگرا علی اونمین یہہ ہین جو بنگال کے شمالی مشرقی سرحد پر آباد ہی ۔ بوڈو کوچ
دِمِصَل جنبگا رُد کچاری بھی داخل ہین گارو اور کچاری کو بعض لوگ یہہ یقین کرتے
ہین پہلی تین قومون مین سے کسی ایک قوم کے فریق ہین ۔ سکم مین لیپچا ۔
بھوٹان مین لہوپا اور نیپال مین کرانتی اور بہت سی قومین

(۲۶) دوم وسط ہند کے پہاڑون اور جنگلون مین ایسی بہت سی قومین آباد ہین ۔ مشرق مین اڑیسہ کے جنگلون سے اونکی آبادی کا آغاز ہی اور مغرب مین گجرات کے جنگلون پر خاتمہ ہی ۔ او شمال مین بنگال کے جنوبی مغربی پہاڑون مین اور چھوٹا کے پہاڑون مین اور ان پہاڑون کے درمیان کے میدانون مین اور ہندوستان کے بہت سے حصون مین آباد ہین ۔ ملک اڑیسہ مین کھونڈ یہہ قوم نربدا کے آس پاس اور ساگر کی گونڈ قوم بھائی بند معلوم ہوتے ہین ۔ چھوٹے ناگ پور مین کول کی قوم ہی اور اوسکے دو فریق ہین ایک کا نام منڈا اور اوراؤن ہین اور انھین کے بھائی بند سنتال بھومج اور بہت سی قومین بنگال اور بہار کی ہین ۔ مغرب مین گجرات مین کولی مارواڑ مین بھیل اور بیج ہین اور قومین چواڑ اور میر اور بہت سے اور قومین جنگلی آباد ہین ۔

(۲۷) سوم جنوبی ہند کے اصلی قومین گھاٹون کے گھاٹیون اور پہاڑیون اور درون اور نیل گری کی پہاڑیون مین جہان گھاٹون کے سلسلہ کا خاتمہ ہوتا ہی آباد ہین ۔ نیل گری کی قوم ٹوڈا مشہور و معروف ہی ۔ اور کوٹا اور کورمبا اور بہت سی قومین آباد ہین ۔

کے مرنے پر اوسکو بہت افسوس ہوا اور دنیا کو ناپایدار اور کائنات کو بے ثبات جانکر راج ارجن کے پوتے پرچھت کو دیکر اپنی راہ لی درو پدی سمیت کوہ ہمالی پر چلگئے اور وہان سے اندر اونکو سرگ مین لیگئے۔

(۱۱) مہابھارت مین ایک قصہ کے اندر دوسرا قصہ شروع ہوتا ہی اور اسطرح قصہ کے اندر قصہ کا پیوند لگتا چلا جاتا ہی۔ بھاگوت گیتا بھی اسی مہابھارت مین ہی۔ اوسمین کروچھیتر کی لڑائی ہونے کو تھی کہ ارجن اور سری کرشن کی باہم ایک حکیمانہ گفتگو لکھی ہی۔ آخر زمانہ کی تصنیف یہہ کتاب معلوم ہوتی ہی۔ وہ ہندوؤن کے علم جوگ کے مسائل کی شاعرانہ تفسیر ہی۔ (دفعہ ۳۷ دیکھو)
سلاست زبان اور فصاحت بیان اور تشبیہات اور تمثیلات کی خوبیون کے سبب سے اوسکی بہت تعریف ہوتی ہی۔ سو ان خوبیون کے سب سے بڑھکر وہ خوبی ہی جسکے سبب سے اوسکا نظم زرسینہ مین داخل ہوکر ناموزون ہوگیا ہی۔ ایک اور قصہ ساوتری کا ہی۔ ساوتری نہایت حسین عورت تھی اور اپنے شوہر ستیاون پر عاشق زار تھی۔ اس عشق کا بیان اوسمین نہایت لطف کے ساتھہ کیا گیا ہی۔ اور آخر کو اس عورت نے اپنے شوہر کو موت کے پنجہ سے نکالا اور جم دوت موت کے دیوتا کی منت اور التجا کرکے زندگی اوسکے واسطے حاصل کی۔ یہہ قصہ ایک زوجہ وفادار کا بھی عجب پر لطف ہی۔ نل دمن کا قصہ مہابھارت کے سب قصون مین اچھا ہی۔ کیا کچھہ یہہ قصہ مشہور ہی۔ اور کس خوبی سے اوسکو لکھا ہی۔ عجب مزہ اور لطف اوسکے پڑھنے سے آتا ہی۔ وہ ہیرا اپنے بہار (دفعہ ۱۱ دیباچہ کی دیکھو) کے راجہ بھیم کی بیٹی دمن تھی۔ حسن وجمال مین بے مثال تھی۔ اسی کے پاس کا ایک نشدہ کا راج

تھا اوسکا نو عمر راجہ نل تھا - ایک دوسریکا عاشق و معشوق تھا - چار اور دیوتا بھی
دمن پر فدا تھے - یہہ دیوتا اور نل ایک سوئمبر مین جمع ہوے - اوسمین دمن نل
کے ہاتھ آئی - اور وہ سب دیوتا منہہ تکتے رہ گئے - کالی دیو کو رشک اور حسد پیدا
ہوا - وہ اس سے دغا کی نرد کھیل گیا - کہ نل سب کچھہ جوئے مین ہار گیا - اور کچھہ
پاس نرہا - ناچار جنگل کی راہ لی - اس بادیہ پیمائی اور مصیبت اور آفت مین
یہہ وفادار عاشق زار ہمراہ تھے - مگر دیو نے نل کو وہ اغوا کیا کہ اس معشوقہ نازنین کو
اوس صحرای لق و دق مین تنہا چھوڑ کر چلا گیا - پھر اپنے خاوند کی تلاش مین ہر جگا
جنگلون مین مدتون تک پھرنا اور اپنے باپ کے گھر پہونچنا اور پھر نل کا ملنا - اور
دونو کا عیش اور نشاط کے ساتھ زندگی بسر کرنا ان سب باتونکا ذکر قصہ مین زیادہ
تر بیان کیا ہی اور وہ نہایت پر تاثیر ہے - اور نہایت لطف آمیز ہی -

ہری بنس یعنے وشنو کا خاندان - اسکو ایک ضمیمہ مہابھارت کا سمجھنا چاہئے
اوسمین سری کرشن کے مہمات کا حال مفصل بیان کیا ہی - اور اونکی خاندان
کی سرگذشت لکھی ہی - پھر گھرانون کا اور خاندان شاہی کا بیان ہی -

ایک اور قصہ طوفان کا ہی جسکو منو نے بیان کیا ہی - وہ حضرت نوح کے
طوفان سے بہت مشابہت رکھتا ہی - مہابھارت کے قصون مین ایک اور قصہ
بھی لکھا ہی - جسکا مضمون ایسا ہی جیسا کالے داس نے سکنتلا ناٹک
کے اندر بیان کیا ہی - غرض ساری مہابھارت مین یہی قصہ چلا جاتا ہی کہ
ایک قصہ کے اندر دوسرا قصہ موجود ہی - تین چوتھائی مہابھارت ان قصون
اور افسانون ہی سے بھری پڑی ہے -

فصل چہارم
رامائن

(۱۲) رامائن کے واقعات کے مقامات (۱۳) رامائن کا مصنف (۱۴) رامچندرجی کا لڑکپن (۱۵) رام چندرجی کا بنوباس (۱۶) اونکی آوارہ گردی (۱۷) راون کا سیتاجی کو لیجانا (۱۸) لنکا پر حملہ

(۱۲) مہابھارت کے معرکے اور واقعات جہان جہان وقوع مین آگئے وہ مقامات ہندوستان کے شمال مغرب مین تھے۔ مگر رامائن کے معاملات اور واقعات جن جن مقامون مین ظہور پذیر ہوے ہین وہ دور دور پھیلے ہین اس کتاب مین لکھا ہی کہ آریا ہندؤنکا قبضہ اور تصرف سوا اجودھیا یعنی اَوَدْھ اور ترھلا یعنی سیتا کے زرخیز اور شاداب زمینون کے گونڈوانہ کے جنگلون پر اور دکھن پر بھی تھا اور لنکا کو بھی فتح کر لیا تھا۔ یہہ دلیل ایسی ہی کہ جس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ مہابھارت کے معرکے اور ہنگامے پہلے رامائن کے معرکون اور ہنگامون سے وقوع مین آئے ہیں۔ (اس بات پر بڑے مباحثے ہین اوسکو کسی ضمیمہ مین لکھینگے۔)

(۱۳) رامائن کے مصنف بالمیک ہین۔ بعض شخص یہہ خیال کرتے ہین کہ وہ رامچندرجی کے زمانہ مین موجود تھے۔ مگر یہہ امر ہرگز قرین قیاس نہین کہ جو شاعر اوسوقت مین موجود ہو وہ اپنے زمانہ کے سپاہیون کو نفوس قدسیہ بتلاے اور قوائے الٰہیہ سے منسوب کرے۔ او سپاہیون کو بندر اور ریچھہ بتاے۔ ایسے بڑے مبالغون اور مصنوعی نمایشون سے معلوم ہوتا ہی کہ اس واقعہ کے لئے پیچھے مصنف پیدا ہوا ہے کہ لوگ اصل واقعہ کو بھول گئے ہونگے۔ مگر اس حجت سے کتاب

کی قدامت پر کچھہ اعتراض نہین ہوتا - بالیک بڑا شاعر گذرا ہی جیسی کتاب رامائن اوسنے لکھی ہی اب تک دوسری کتاب اوسکے برابر نہین لکھی گئی -

(۱۴۱) رامچندر جی کو ہندو وشنو کا اوتار مانکر پرستش کرتے ہین - وہ راجہ دسرتھہ کے بڑے بیٹے تھے - یہہ راجہ سورج بنسی راجہ تھا - پہلا راجہ سورج بنسیون مین اکشواکو ہوا ہی - وہی اس خاندانکا بانی مبانی گنا جاتا ہی - اور یہہ سمجھا جاتا ہی کہ وہ سورج سے پیدا ہوا تھا - اس خاندانکا راج جس ملک مین تھا وہ کوسل کے نام سے مشہور تھا اَجُودھیا اوسکا پایہ تخت تھا - اوسوقت اجودھیا اپنے عروج پر تھا - نہایت آباد تھا - سب خوبیان جو بڑے بڑے شہرون مین ہوتی ہین وہ موجود تھین - مگر اب تو اوسکے کھنڈر فیض آباد کے قریب دریا گھاگرا کے کنارہ پر نظر آتے ہین - اس راجہ کی چھبیسوین پیڑھی مین راجہ دسرتھہ کو راج پہونچا - اونکے گھر مین یہہ آفتاب سورج بنسیونکا طلوع ہوا - راجہ دسرتھہ کی تین رانیان تھین - رانی کوشلیا سے رامچندر جی رانی کیکئی سے بھرت جی - رانی سُمِترا سے ستر گھن جی پیدا ہوئے رامچندر جی نے ایک دوست کی کمان کھینچکر توڑ ڈالی - اوسوقت اوس دوست نے کہا کہ آپ ایسے ہی زبردست ہین کہ لوگون کی کمانین توڑتے ہین تو جاکر ذرا راجہ جنک کی کمان توڑیے رامچندر سب نشان و پتا اس کمانکا پوچھہ گچھہ کر متھلا مین پہونچے - اور وہان جاکر اوس سخت کمان کو توڑ ڈالا - وہانکے راجہ نے یہہ شرط ٹھیرا رکھی تھی - کہ جو اس کمان کے دو ٹکڑے کرے - مین اوسسے اپنی بیٹی سیتا جی کی شادی کرون - جب راجہ دسرتھہ کو اپنے بیٹے کی اس شجاعت اور مردانگی کی خبر پہونچی تو بڑے خوش ہوئے اور رامچندر جی کی شادی بڑی دھوم دھام سے متھلا مین آنکر راجہ جنک

کی بیٹی سیتا جی سے کی ۔ اور اپنے اور تینون بیٹونکی بھی شادیان اسی راجہ کی
اور بیٹیون سے کر دی ۔ اب راجہ دسرتھہ نے رامچندر کی عقل اور فرزانگی اور جوانمردی
اور مردانگی کو دیکھہ کر یہہ ارادہ کیا ۔ کہ اونکو یوراج اپنے ملک کے دستور کے موافق بنائین
پہلے دستور تھا کہ جب راجہ بوڑھا ہو جاتا تھا تو وہ بڑے بیٹے کو یوراج بنا کر راج کے کاروبار
مین شریک کر لیا کرتا تھا ۔

(۱۵) رامچندر جی کی یوراج ہونے کی خوشیان ہو رہی تھین ۔ کہ وہان غیب سے
اور ہی گولہ آیا ۔ اور ہی گل کھلا ۔ سب شادی اور خوشی کی جگہہ ماتم اور غم ہو گیا ۔
رانی کیکئی کو اوسکی ایک لونڈی نے جا کر رامچندر جی کے یوراج ہونے کی خبر دی ۔ اور
اوسکو ایسا اغوا کیا اور باٹ پر چڑھایا ۔ کہ اوسنے ایک حشر برپا کر دیا ۔ راجہ دسرتھہ نے ہر چند
سمجھایا لاکھ وہ ایسی بپھری کہ ایک نہ سنی ۔ اوسنے کہا کہ اے راجہ تجھکو وہ اپنے دو
بچن بھی یاد ہین اونکو پورا کر ۔ راجہ پہلے اوس سے یہہ اقرار کر چکا تھا کہ مین تیری دو
باتین جو کہیگی مانونگا ۔ اب لاچار راجہ نے کہا کہ وہ دو باتین کہو مین سر آنکھون سے
مانونگا ۔ اسپر رانی نے کہا کہ رامچندر جی کو چودہ برس بن باس یعنے جلا وطنی ہو
اور بھرت کو یوراج ہو ۔

اوسپر راجہ نے رامچندر جی کو بلا کر یہہ اپنی آگیا سنائی ۔ رامچندر جی نے اپنی نیک نہادی
اور خدا پرستی سے باپ کے کہے کو سر آنکھون سے مانا ۔ اپنی کوشلیا اور رانی سیتا کو
نہایت تشفی دی اور تسلی کی ۔ رانی سیتا کہ اپنے خاوند پر دل و جان سے فدا تھی
اور اونکے بھائی لچھمن جی کہ اپنے بھائی پر جان دیتے تھے ۔ اس جلا وطنی مین
اونکے قدمونکے ساتھہ ہوئے ۔ غرض یہہ تینون وطن سے بے وطن ہوئے اوسوقت

حال اجودہیا کا نہ پوچھو کہ ایک کہرام اور ماتم تھا ۔ اودہر راجہ جسرتھ بے کس بے بس
غم کی تصویر بنا کھڑا تھا ۔ ادہر اونکی ماں کوسلیا سکتہ کے عالم مین کھڑی تھی ۔ ادہر
رعایا کا ازدحام و کہرام ۔ غرض یہہ سب بھیڑ بھاڑ اونکو دور تک پہونچانے گئی
(۱۶) اس سفر مین جہان جہان رامچندر جی نے قدم رکھے ہین وہان اب ہزارون
سر سجدہ مین رکھتے ہین ۔ ہر نشان قدم اونکا سجدہ گاہ ہے ۔ جہان جہان وہ چلے
اور جہان وہ گئے وہ سب مقامات مشہور اور معروف ہین اول وہ گھاگرہ کے کنارہ
سے گومتی کے کنارہ پر گئے ۔ پھر گنگا کے کنارہ پر الہ آباد کے قریب پہونچے ۔ راجہ دسرتھ
تو اس صدمہ سے ساتوین ہی روز مر گئے ۔ بھرت جی نے راج سے انکار کیا ۔
بھائی کے تلاش مین نکلے ۔ چترکوٹ مین اونسے ملے ۔ باپ کے مرنے کا حال
سنایا راج قبول کرنے کی درخواست کی ۔ انکی دعا بازیونکا عذر کیا ۔ مگر اونھون
نے جواب دیا کہ جب تک چودہ برس ختم نہون ۔ مجھے اجودہیا جانا قسم ہے ۔ پھر
بھرت جی نے اونسے یہہ اقرار مستحکم کرا لیا کہ چودہ برس بعد اجودہیا مین آئین
اور راج کرین ۔ بعد اس قرارداد کے وہ لپنے گھر اجودہیا مین چلے آئے ۔ اب
یہہ تینون جلاوطن ڈنڈک کے جنگلون مین فقیرونکی ایک منڈھی سے دوسری
منڈھی مین پڑے پھرین ۔ غالباً یہہ جنگل ممالک متوسطہ کے جنگل ہونگے ۔
(۱۷) آخرکار اگستی منی نے (۱۵ دفعہ دیکھو) جو بڑے عارف کامل تھے
او بہت مشہور اور معروف تھے رامچندر جی کو ایک کمان دی اور ہتیار دئے ۔ ان
ہتیارون اور کمان مین معجزہ کی قدرت تھی ۔ اور یہہ نصیحت کی کہ جلاوطنی
کے ایام باقی ماندہ کو جنستھان مین گوداوری کے کنارہ پر رہ کر بسر کرین ۔ وہان

انھون نے پنج دلی مین جسکو اب نسک کہتے ہین استقامت اختیار کی۔
اوسوقت یہہ جنگل راکھشسون اور بندرون سے بھرا ہوا پڑا تھا۔ شاید یہہ راکھشس
اور بندر وہی ہونگے جو یہان ہندوستان کے اصلی متوطن تھے (دفعہ ۳ دیکھو)
اونکو بندر اور ریچھہ اس سبب سے کہدیا کہ وہ معاشرت اور تہذیب انسانی سے ناآشنا
تھے ایک راکھشسنی سرپ نکہیا رامچندر کا حسن دیکھکر فریفتہ ہوگئی۔ مگر اونھون
نے اوسے منہہ نہ لگایا۔ لچھمن جی کو اوسپر ایسا غصہ آیا کہ چہرہ سے ناک اڑا دی
وہ اپنے بھائی راون پاس دوڑی گئی۔ سیتا جی کی تعریف کرکے اوسکے دل
مین ولولہ شوق پیدا کیا۔ راون فقیرانہ لباس پہنکر ایسا وقت تاک کر آیا کہ رامچندر جی
اور لچھمن جی دونو نہ تھے۔ فقط تنہا بے پناہ رانی صاحبہ تھی وہ اونکو زبردستی پکڑ
کر لنکا مین لے گیا۔

(۱۸) جب رامچندر جی کو اس ماجرے کی خبر ہوئی۔ اوسیوقت جنوب کی راہ لی
چلتے چلتے سگریو نام راجہ کے علاقہ مین پہونچے۔ اس راجہ پاس فوج جرار تھی
ہنومان اوسکے سپہ سالار تھے۔ وہی سب کامون مین راجہ کے مشیر تھے اس
راجہ نے ہنومان کو بہت سی فوج کے ساتھہ رامچندر جی کے ہمراہ کر دیا۔
سیتبندھ رامیشور کا پل کچھہ ان ہندونکی اعانت سے کچھہ ان دیوتاونکی استعانت
سے لنکا اور ہندوستان کے درمیانی آبنا پر بندہ گیا۔ اوسپر سے عبور کرکے رامچندر جی
لنکا مین داخل ہوے۔ ادہر سے راون فوج سجا کر مقابلہ مین آیا۔ اٹھارہ
دن تک لڑائی ہوتی رہی۔ آخر کار راون اس کارزار مین کام آئے اوسکے
بھائی بند رشتہ مند لڑائی مین مارے گئے۔ سیتا جی جب راون پاس تقدیر

تو اوسنے لاکھون تدبیرین اپنی رانی بنانے مین کین - مگر اونکی عفت اور عصمت کے آگے ایک پیش نہ گئی - پھر سیتاجی رامچندر کو ہاتھہ لگ گئین - اب اونکی پاک دامنی کا امتحان آگ سے کیا گیا - اگن دیوتا کے حکم کے موافق وہ پھر رانی اپنے شوہر کی ہوئین - پھر یہہ سب قافلہ کا قافلہ اجودھیا کو آیا - بھرت کو خبر ہوئی پھر اوسوقت کی خوشیان اجودھیا مین وہ ہوئین کہ بیان مین نہین آسکتین - راجہ بھرت نے راج جو بطور امانت اون پاس تھا دیدیا - پھر مدت تک شان اور حشمت کے ساتھہ راج کرتے رہے -

فصل پنجم

مہابھارت اور رامائن سے تاریخی واقعات کیا کیا معلوم ہوتے ہین

(۱۹) ان قصے کہانیونکی بنا واقعات پر ہے (۲۰) مہابھارت اور رامائن کے زمانونکا مقابلہ (۲۱) مہابھارت کے زمانہ کے اطوار اور اوضاع - مہابھارت اور رامائن کے درمیان کا زمانہ (۲۲) رامائن کے زمانہ کے اطوار (۲۳) شنوکر آخشوھگک - اشنومیدھ -

(۱۹) فی الحقیقت ہندوستان کے فتح کرنے مین جو جھگڑے آریا قومون مین باہم ہوئے اور جو لڑائیان اونکی یہانکے اصلی باشندون کے ساتھہ ہوئین - اونکا بیان اس مہابھارت مین ضرور ہے - رامائن مین صریح لکھا ہے - کہ آریا لوگون نے بہت پہلے زمانہ مین دکھن اور لنکا پر چڑہائی کی - اور فتح پائی - اگرچہ ان فتوحات سے جو ملک حاصل ہوا - اوسکو وہ مدت تک اپنے تحت و تصرف مین نہ رکھ سکے سنہ ۵۴۳ پیشتر حضرت مسیح کے لنکا مین پھر اکشتریونکی عملداری ہوگئی

یہہ راکھشس غالباً عبارت اون اصلی باشندون سے ہوگی جو آریا کے محکوم
نہین ہوے ۔ لنکا کو دوبارہ راجہ بجے نے فتح کیا ہی ۔ دڑاوڑ کی قومون مین
اب بھی دکھن مین ایک قوم کا لقب اِکشواکو یا اُکاکو ہے ۔ راجہ اکشواکو راجہ
رامچندرجی کے ابا و اجداد مین سے تھا ۔ غرض یہہ باتین تو واقعات ہین یا فقط
حکایات اور افسانے اور شاعرانہ مبالغے ہین ۔

(۲۰) کچھہ اسکا پتا نہین لگتا کہ یہہ واقعات کس سن و سال مین واقع ہوئے
(دفعہ ۹ دیکھو) ۔ مہابھارت کے پرب رامائن سے پیچھے کے تصنیف معلوم ہوتے
ہین مگر یہہ بھی قاعدہ ہی کہ تاریخی واقعات جو کہانیون کے اندر جلوہ گر ہوتے
ہین اونکے زمانہ کی قدامت مین بھی مبالغہ پر مبالغہ ہوتا ہی ۔ جاہل قومین
اپنی قدامت کو بھی اپنا فخر سمجھتے ہین ۔ اور ہر واقعہ کے زمانہ کو ایسا بڑہا کر کہتے ہین
کہ عقل مین کبھی نہ آئے ۔ غرض سنہ و سال واقعی کسی واقعہ کا لکھنا ایک شاعرانہ
مضمون ٹھیر گیا ہی ۔ جیسا کسی کی تعریف مین یہہ کہنا ہی ۔ جہانگیر فلک رفعت
اور جہاندار آسمان شوکت ہو ۔ ایسا ہی یہہ کہنا ہی کہ زمانہ سلطنت ازل پیوند ہی
اور ابد پیوند رہیگا ۔ اکثر پنڈت بالاتفاق یہہ کہتے ہین کہ رامائن مہابھارت سے
پہلے لکھی گئی اور رامائن کے واقعات بہت پہلے مہابھارت کے وقوع مین
آئے ۔ مگر مہابھارت سے یہہ واضح ہوتا ہی کہ اوس وقت مین آریا صرف گنگا جمنا
کے وادیون کے درمیان آباد تھے ۔ اور حکومت رکھتے تھے ۔ مگر رامائن سے
یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ وہ ملک اوذہ کے بالکل مالک تھے ۔ اور یہان کے اصلی
باشندونکو دکھن کی طرف دھکیلتے جاتے تھے اور اونکی جگہہ اپنے قدم جماتے جاتے

تھے - یہہ ایک دلیل مہابھارت کے تقدیم کی رامائن پر ہے - مگر اور بہت سی وجوہات ایسے ہین کہ جنسے رامائن کو مقدم مہابھارت سے سمجھتے ہین -

(۲۱) اب مہابھارت سے اوس زمانہ کے اطوار اور اوضاع اور آدمیونکی خصلت اور عادت یہہ منکشف ہوتے ہین کہ اس زمانہ مین ہندوستان ابتدائی حالت مین تھا برادریون اور خاندانون مین لوگ منقسم تھے - اونھین مین سے ایک بزرگ اپنے قبیلہ کا پادشاہ ہوتا تھا - سارا انتظام خانگی ہندونکا اس زمانہ مین سادہ تکلف سے خالی ہوتا - ان کتابون مین جن شخصونکو راجہ اور پادشاہ لکھا ہے - اونکی سادگی کی کیفیت یہہ تھی - کہ وہ مویشی چراتے تھے - جنگلونکو جلاکر صاف کرتے تھے - چنانچہ پانڈو اور کوروکے بزرگون نے گنگا کے کنارہ کے جنگل کاٹ کر ہستناپور بسایا - پانڈونکو کھانڈوپرستکو کاٹ کر اندرپرست آباد کیا - کشتکاری اور باغبانی اور دہقانی کا کام انجام دیتے تھے - ایک کل کے سبب آدمی ایک ہی جگہہ پرورش اور تربیت اور تعلیم پاتے تھے - اون پر واجب اور فرض تھا کہ وہ اپنی مویشی اور زراعت کو دشمنون اور چورون سے بچائین - اسلئے یہہ کرتب اور ورزشین آتی تھین - کشتی زنی کلائی پھیرنا - تیراندازی - سنگ اندازی - کمند لگانا - اور جو اوس زمانہ کے ہتیار ہونگے اوسکا چلانا - چنانچہ مہابھارت کی لڑائی مین بھی سب کرتب کئے گئے وہان کوئی توپ کو نہ تھوڑی چھوٹتا تھا - ڈھال تلوار - ڈھیلا پتھر سونٹا - گھونسا - دانت ناخون سب کام مین آتے تھے - کوئی دو پہلوانونکی طرح گتھہ گیا - کسی نے کسی کو اٹھا کے پراوڑا کر دے مارا - کسیکے بال پکڑ کر گھسیٹ لئے - کسی نے ناخونون سے منہہ نوچ لیا - کسی نے گلا کاٹ لیا - اور اوسکو خوشی خوشی

ہاتھہ میں سٹکا تا پھرا - کھانا بے تکلف تھا - مچھلی کے کباب اور شراب بڑی تکلف کے کھانوں میں تھے - یہہ ساماں دعوتوں اور ضیافتوں میں ہوتے تھے - ورنہ بی بی یا بانے دال لیا پکا لیا - پہلے مردونکو کھلایا - پھر آپ کھایا - یہہ بات اس زمانہ کی قابل یاد رکھنے کے ہے کہ اسوقت ہندوستان کا شمال مغرب والوں سے ایسا آمد رفت چڑا ہوا تھا کہ کوروپانڈو کے یودھہ میں افغانستان اور ایران اور توران اور تبت اور تاتار وغیرہ سے لوگ آئے - دریودھن کی ماں گندھاری اور مچھی مادری تھی - گندہار اور قندہار ایک ہی ہیں - مدردیس بھی غزنی اور غور کے درمیان میں ہے - اوسکے سبب اوسکا نام مادری تھا - اس لڑائی کی بھیر بھاڑ سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ملک خوب آباد تھا - دستور تھا کہ جس راجہ پر کوئی دوسرا راجہ فتح پاتا اوسکی استریونکو اپنی استری سمجھتا - اب اگر کہیں ایسا ہو تو کیسی نفرت دل میں اس سے پیدا ہوتی ہے جب ایک آدمی دوسرے آدمی کو لڑائی کے لئے ٹوکے تو لڑنا واجب ہو جاتا تھا - پھر ان دونوں میں تیسرا آدمی دخل نہ دیتا تھا - عزت کے مقابلہ میں موت کی کچھہ حقیقت نہیں سمجھی جاتی تھی - انتقام لینا تھوڑا بہت نیکو کاری میں داخل تھا - اس اعتقاد کے سبب سے جو کوئی جوانمرد مرجائے تو اوسکی روح کو اپنی پیاری استری کے پاس ہونے سے چین اور آرام ملتا ہے - ستی ہونے کی رسم جاری تھی چنانچہ جب کوئی مرجاتا ہے - تو اوسکی بی بی کے لئے یہہ کہا جاتا ہے - کہ تیرا پتی تیرے انتظار میں کھڑا ہے - تو پہونچ جائے تو تیرے ساتھہ بوان میں بیٹھہ کر سرگ میں جائے - ہندن یم کے دوت دیر نہ کرینگے - گھسیٹتے ہوئے اوسکو نرک میں لیجائینگے - مہابھارت میں صرف ایک مثال رانی مادری کے ستی ہونے

کی لکھی ہے۔ اور کہین ذکر اس رسم کا نہین آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رسم وحشت انگیز
وعبرت آمیز جسکے سبب سے اب تو بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ کئی سو برس پیچھے
رواج پذیر ہوئی۔ ایک رواج اس زمانہ مین یہہ بھی تھا کہ ایک عورت کے کئی کئی
خاوند کرتے تھے چنانچہ دروپدی اسکی ایک مثال ہے جسنے پانچ پانڈون سے شادی
کی۔ ایک ایسی مثال بھی ہے جسمین ایک شخص نے تین بہنون سے شادی کی
قمار بازیکا رواج تو ایسا تھا کہ لوگ جورو بیٹی تک ہار جاتے تھے۔

(۲۲) مہابھارت اور راماین کے درمیان جو ایک زمانہ دراز سیکڑون برسونکا گذرا
ہے ضرور اس عرصہ مین آریا ہندؤن نے سارے ہندوستان کو فتح کر لیا ہوگا۔
اور بالاستقلال فرمان روائی کی ہوگی۔ اس زمانہ کا کچھہ حال نہین کھلتا کہ کیا
گذرا اور اگر معلوم ہوا ہے تو نہین و کتب منظوم کی کنایون اور اشارون سے۔
مہابھارت مین بہت سے قصے کے اندر قصے ایسے ہین جو غالبا پچھلے زمانہ کے الحاق
کئے ہوے ہین۔ شاید وہ اس زمانہ ہی مین بڑھائے گئے ہون۔ اونمین یہہ ذکر
ہے کہ بہادر او شجاع آریا کے کالے رنگ کے آدمیون سے جو عبارت یہان کے
اصلی باشندون سے ہے لڑتے تھے۔ ان کتابون مین یہان کے اصلی باشندونکا
نام کبھی دیت یا کبھی اسور اور اکثر راکھشس اور ناگ آتا ہے۔

(۲۳) راماین مین جو عادات اور اوضاع اوس زمانہ کے بیان ہوئے ہین
اونسے معلوم ہوتا ہے کہ مہابھارت کے زمانہ سے اسوقت مین شائستگی اور اسباب
معاشرت مین ترقی ہوگئی تھی۔ وہ ایک ابتدائی حالت جو قومون مین ہوتی
ہے کہ ایک بزرگ اپنے اپنے خاندان کے حکمران ہون جاتی رہی تھی۔ راجا اونکے

کے گھر اور محلون کے جو سامان بیان کیے گئے ہین گو اوسمین مبالغہ ہو مگر پھر بھی اونکی دولت اور اسباب معاشرت کی کثرت معلوم ہوتی ہے۔ گو ملک جنگلون سے بھرا پڑا ہو مگر اسمین شک نہین کہ اجودھیا خوب آباد تھی۔ بالمیک اوسکا حال لکھتے ہین کہ سڑک اور گلیان سیدھی قرینے کے ساتھہ بنی ہوئین تھین۔ اونپر چھڑکاؤ اچھا ہوتا تھا۔ باغات نہایت پر فضا اور عمدہ تھے۔ محل کے دروازون پر نوبت خانہ رکھتے تھے۔ نٹ اور کنچنیان ہر طرف ناچنے گانے مین مشغول رہتی تھین۔ گھوڑے گاڑی بیل رتھہ وغیرہ پر لوگ سوار ہوتے تھے۔ ریشمی کپڑون اور موتی اور جواہرات کی کچھہ کمی نہ تھی۔ سوا اونکے اور اسباب معاشرت تھے۔ ایک عورت کے کئی خاوند کرنے کا رواج مٹ گیا تھا۔ یہہ رواج بھوٹیون مین ابتک مروج ہے۔ اوس زمانہ مین سوئمبر کا چلن تھا (دفعہ ۲۳ دیکھو) ایک مرد کئی کئی عورتین کرتا تھا۔ راجاؤنکا اندیہی تھا کہ سیکڑون استریان ہون۔ راجہ دسرتھہ نے جو رانیون کے ہاتھہ صدمہ اوٹھایا اوس سے لوگ سمجھہ جائین کہ اس کثیر الازدواجی مین کیا کیا تکالیف ہین مگر رامچندر جی نے سوا رانی سیتا جی کے کسی اور عورت کو رانی نہین بنایا۔ رامائن کے پڑھنے سے کثیر الازدواجی سے جو خاندانون کی بربادی ہوئی اور فساد کھڑے ہوتے ہین اور جو اونکے انجام بد ہوتے ہین خوب سمجھہ مین آتے ہین۔ بھائی کے مرجانے پر بھاوج کے شادی کرلینے کا رواج تھا۔

(۲۴) ان کتابونکے اندر بار بار ذکر ان تین رسمونکا آتا ہے۔ اسلئے اونکا حال بتفصیل لکھتے ہین۔

شوئمبر پہلے ہندوؤں کے ہان یہہ رواج تھا کہ جب لڑکی بالغ ہوتی تو لڑکی کا باپ جن لوگوں کو اپنی لڑکیوں کے لایق سمجھتا ایک مجلس مین بلاتا۔ اور ان سب کی دعوت کرتا۔ اور جو اونمین سب سے زیادہ ممتاز معلوم ہوتا۔ اوس سے اپنی لڑکی کی شادی کر دیتا۔ غرض اس مجلس شوہر پسند کا رواج وید کے زمانہ سے چلا آیا ہے۔ چنانچہ دو اَشون رتھ دوڑ مین لیاقت دکھا کر اپنی شادیان لڑکیون سے کین۔ دروپدی کا حال پڑھ چکے ہو۔ جسطرح وہ سوئمبر مین پانڈؤں کے ہاتھ لگی۔ دریودھن کو بھانومتی تیراندازی نے دلوائی۔ نل کی دمن سے شادی اسی مجلس نے کرائی۔

راج سوجگ یہہ جگ وہی راجہ کرتا تھا جسکے بہت سے راجا مطیع اور فرمان بردار ہو جاتے تھے۔ یا جو تخت پر بیٹھتا تھا۔ وہ راجاؤن ہی سے باج لیکر کیا جاتا تھا۔ اوسمین سب کو آنا پڑتا تھا۔ اوسمین جانورونکا بلدان ہوتا تھا۔ او نکے کباب لگتے تھے۔ اوسپر منتر پڑھے جاتے تھے۔ دیوتا بلائے جاتے تھے۔ راجاؤن مین تقسیم ہوتا تھا۔

اشومیدھ یعنی گھوڑے کی قربانی۔ یہہ راجسو سے بڑھکر تھی۔ جس راجہ کو یہہ جتلانا منظور ہوتا تھا۔ کہ اب مین سب راجاؤن سے بڑا ہون۔ کوئی میرے پلہ کا نہین۔ وہ اوسکو کیا کرتا تھا۔ ایک گھوڑا بالکل سیاہ رنگ کا پایا جاتا۔ ایسا کہ جسکا رنگ سفید ہوتا گلے سیاہ اور دم زرد اور داہنی طرف کا کان کالا ہو لیا جاتا۔ پھر کچھ رسوم اوسکے ساتھ ادا کیجاتین۔ بعد ازان وہ بے لگام اور باگ چھوڑ دیا جاتا۔ راجہ مع سپاہ اوسکے پیچھے ہوتا۔ جس راجہ کے ملک مین وہ گھوڑا قدم دھرتا۔ گویا

وہ پیغام جنگ اوس راجہ سے تھا۔ غرض جس روز سے وہ چھوٹتا پورے ایک سال تک وہ بے لگام پیغام جنگ بنا ہوا پھرتا۔ اب اگر یہہ راجہ اپنے مقابلہ کرنے والونکو شکست دیتا اور پست پا کرتا۔ اور کوئی زبردست راجہ اس اسپ بے لگام کو اپنے بس مین کبھی نہ لا سکتا۔ تو پھر اوسکی قربانی ہوتی اور راجہ سب راجہ مطیع اور تابعدار اوسمین حاضر ہوتے۔ عجب دھوم دھام کی دعوت ہوتی۔ اول اوسکا گوشت راجہ کھاتا۔ پھر اور ممتاز مہمانون کو کھلاتا۔

فصل ششم

برہمنون کا اختیار بڑھنا اور منو کے قوانین

(٢٥) برہمنون کا اختیار بڑھنا (٢٦) منو کے قوانین (٢٧) قوانین منو کا زمانہ (٢٨) چار برن یعنے ذاتونکا بیان ۔ (٢٩) گورنمنٹ (٣٠) نظم و نسق دہات (٣١) عدالت (٣٢) مذہب (٣٣) منو کے زمانہ کا حال

(٢٥) جن زمانونکا ذکر مہابھارت اور رامائن مین ہی اور اونمین ہندوستان کو آریا قومون نے فتح بھی کرلیا تھا۔ وہ بہت کچھہ گذر چکے تھے۔ جبتک تو برہمنونکو یہہ حیثیت تھی کہ وہ جانورونکی قربانیان چڑھایا کرتے تھے۔ اتبک اونکو معاملات ملکی مین مداخلت نہ تھی۔ مگر جب آریا قومونکی سلطنت اپنی معراج پر پہونچی تو برہمن کبھی کبھی اپنی برتری اور عظمت کے مدعی ہونے لگے اور یہہ چاہنے لگے۔ کہ سب لوگ اونکی بزرگی اور قدوسیت کو تسلیم کرین۔ مگر راجاؤن نے اونکی اس بات کو تسلیم نہ کیا۔ بلکہ مخالفت کی اور سر نہ اوٹھانے دیا۔ اس زمانہ مین راجہ اپنے آپ ہی پجاری ہوتے تھے۔ شادی کی رسمین دلہن کا باپ ادا کرتا تھا۔ مگر

جب ملک پر تسلط بڑھا - کاروبار سلطنت سے انفراغ گھٹا - اور بلدانون کی کثرت سے ضرورت بڑھی - دولت اور اسباب معاشرت نے فرصت ان کاموںکی نہ دی اونکو برہمنون کے سپرد کردیا - وہ پوجا پاٹ کرنے لگے - غرض یون برہمن انسان اور دیوتاؤن کے درمیان واسطہ ہوے - پھر اونھون نے علم نجوم ایجاد کیا - غیب کی باتین بتانے لگے - ہاتف غیبی بن بیٹھے - خرق عادات کے مدعی ہوئے پھر رفتہ رفتہ اپنے ہی تئین دیوتا ٹھیرانے لگے - اور کہنے لگے کہ ہم برہما جی کے منھہ سے پیدا ہوئے ہین - برہما سب کا خالق ہے - اور وید سب دیوتاؤن مین برتر ہے - اب دیوتاؤن مین داخل ہوکر مسائل جدید مذہب کے بنانے لگے - اور نئی نئی رسومات تزکیہ نفس اور تقدس کے تبلانے لگے - پھر تو کوئی تقریب دینی دنیاوی کی باقی نہ رہی جسمین اونکی مداخلت اور مشارکت نہو - دولت حشمت اولاد سلامتی خاندان کی عمر کی درازی برہمنون کی دیا پر موقوف ہوگئی - فصل مین بیج بونے کا وقت کنوئے صاف کرنے کی گھڑی - مکان کے بنیاد رکھنے کی ساعت سب برہمنون کی تجویز پر منحصر رکھی گئین -

اسیطرح رفتہ رفتہ اونھون نے ہندوںکی دلون پر وہ قابو پایا کہ اوسکی نظیر کہین اور تاریخ مین نہین ملتی - ان سب اختیارات کی تفصیل منو کے قانون مین موجود ہین - یہہ سب صحیح کہ برہمنون کو ہندوون پر بڑا اقتدار اور اقتدار حاصل ہوا - مگر وہ پورے پورے اختیار جو منو نے لکھے ہین برہمنونکو کسی زمانہ مین نہین حاصل ہوئے (۲۶) دہرم شاستر مین قوانین منو داخل ہین - (دفعہ ۱۰۶ دیکھو) جب برہمنونکا اقتدار بڑھا ہے اوس سے بہت پیچھے یہہ قوانین تالیف ہوئے ہین -

اونکا بڑا مدعا یہہ ہی کہ برہمنون کی قدر و سمیت اور سب کامون مین اونکے اختیار
ظاہر ہون - اس خاص مطلب کے واسطے اوسمین بڑی کوشش کی گئی ہی -
اس کتاب سے کئی سو برس کا حال بدھ کے زمانہ تک خوب معلوم ہوتا ہی - بدھ کو
یون خیال کرتے ہین کہ تین سو برس پیشتر حضرت عیسیٰ سے پیدا ہوا -

(۲۷) تقریبًا تین سو برس پیشتر حضرت عیسی علیہ السلام سے غالبًا یہہ قوانین تصنیف
ہوئے ہین یا اوس کے پیچھے تالیف ہوئے ہین - کیونکہ اونمین لکھا ہی کہ ہندوستان کا
بہت بڑا حصہ کافرونکے قبضہ مین تھا - یہہ کافر بدھ مذہب والے معلوم ہوتے ہین -
(دفعات ۲۶ - ۲۷ دیکھو) اس زمانہ مین آریا نے تمام ہندوستان گجرات سے
لیکر بنگالہ تک فتح کرلیا تھا - مگر برہمنون نے قنوج سے آگے قدم نہین بڑھایا تھا -
آریا قومین اپنے پوجاری برہمن برہمرشی دیس سے بلاکر مقرر کیا کرتے تھے -
(دفعہ ۲ دیکھو) -

لکھو یاد رہے کہ کوئی مجموعہ قوانین کا ایک زمانہ مین مرتب نہین ہوا کرتا - بلکہ ایک
مجموعہ مین اگلے زمانہ کے بیہودہ خیالات اور نامعقول باتین پچھلی ترقی یافتہ زمانہ
کے عمدہ اور روشن باتونکے ساتھہ مخلوط ہوتے ہین - چنانچہ بعض قوانین ایسے ہین
کہ اونمین نہایت اعلی درجہ کی شائستگی پائی جاتی ہی - مگر اوسکے ساتھہ ہی جہالت
کی باتین بھی موجود ہین - جیسے لڑائی کے قوانین کہ اونکے ساتھہ جادو اور ٹوٹکے
کی باتین بھی داخل ہین - اس قانون مین اوامر ہین تو ایسے ہین جو نہایت
درجہ کی بھلائی پر پہونچے ہین - اور مناہی ہین تو ایسی ہین کہ پرلے درجہ کی برائی
پر پہونچی ہین -

(٢٩) سب سے بڑی بات جو منو مین لکھی ہی وہ تقسیم چارون برنون کی ہی - یہہ ذاتونکا انتظام کس صفائی اور استقلال سے اوسمین قائم کیاگیا ہی - چارون برن یہہ ہین (اول) برہمن یعنے متبرک پوجاری (دوم چھتری) یعنے سپاہی (سوم) ویش یعنے محنتی - چہارم شودر یعنے خدمتی - اول تین فریق کو دوج یعنے دوبارہ پیدا ہو سکتے ہین - سارے قوانین کا منشا یہہ ہی کہ اول تین فریق کی غایت درجہ کی عظمت اور چوتھے فریق کی نہایت مرتبہ کی ذلت ہو - یہی باتین اوسمین بہت سوچ سوچ کر بھری گئی ہین -

ان قوانین کے زمانہ مین ذات کے انتظام مین یہہ تین باتین عجب تعجب خیز اور حیرت آمیز ہین اول برہمن کی ذات سب ذاتون سے زیادہ مقدس سمجھی گئی برہمن تمام خلقت مین اعلی اور برتر قرار دیا گیا - ساری دنیا کا وہ مالک ہے اوسی کا وجو اس دنیا کی ہستی کا سبب ہے - وہ اپنے منتر دن سے جس بڑے راجہ کو چاہے خاک مین ملا دے - اس دنیا جیسی ہزارون دنیا پیدا کردے - چاہے نئی دیوتا بنا دے اوسکی ہتک حرمت ایسا جرم ہی جسکا کوئی کفارہ نہین - اوسکے بڑے بڑے جرمونکا چھوٹا چھوٹا کفارہ ہی - چھتری سلطنت کی حفاظت کرنی اور دشمن کے ہاتھ سے ملک بچانے کا ذمہ رہا اوسکو اپنے سایۂ حمایت مین رکھنے کا کام چھتریونکے سپرد تھا - اس کام کے عوض مین اونکو بڑے بڑے استحقاق حاصل تھے - راجہ اونکی ذات مین سے ہوتا تھا - مگر اوسکو ویدونکا پڑھنا ضرور تھا - یہہ امر سب کے نزدیک مسلم ہی کہ برہمن بغیر چھتریونکے اقبالمند و کامگار نہین ہوسکتے تھے - دونو جہان کی کامیابی ان دونونکے اتفاق پر منحصر تھی -

ولیش اس فرقہ کی بڑی عزت نہین - اوسکو ہوم کرنے اور وید پڑھنے کی اجازت ہی - زراعت تجارت روپیہ سود پر چلانا یہہ سب اوسکے پیشے ہین -
دوم شودر اسکے معنے ذلیل کے ہین - کوئی ذلت اور خواری باقی نہین رہی جو برہمنون نے اسکے واسطے تجویز نہین کی - اوسے دان لینا ایسا پاپ ٹھہرایا جسکا کچھہ علاج نہین یہی لوگ اصلی باشندے ہندوستان کے معلوم ہوتے ہین (دفعہ ۳ دیکھو) ایسی ایسی باتین اس فریق کی نسبت لکھی ہین کہ اونکے پڑھنے سے بے اختیار ہنسی آتی ہی - اگر شودر برہمن کے برابر ہو بیٹھے تو اوسکے چوتڑ کا گوشت کاٹا جائے - برہمن کو اگر وہ دھرم کی بات بتائے تو اوسکے کانون اور منہہ مین کھولتا پانی ڈالا جائے - اگر اپنے سے برتر فرقہ کو گالی دے بیٹھے تو زبان کاٹ لی جائے - اوسکے مار ڈالنے کا کفارہ بھی اتنا ہی جتنا کہ مینڈک چھپکلی کا اور ستر سے جانور ونکے مار ڈالنے کا ہی - اوسکا کام خدمتگاری ہی - اگر یہہ کام نکرے تو دستکاری کرے - گو شودر کو خدمت سے آقا آزاد کرے مگر وہ خادم کا خادم ہی رہیگا - قدرت سے وہ خدمت ہی کے لئے موضوع ہوا ہی - اوسمین تبدل پیدا نہین ہوسکتا - یہہ سب کچھہ سہی مگر شودر کسی کا غلام نتھا - بھیڑ بکری کی طرح اوسکو کوئی بیچ نہین سکتا تھا - بیجا کوئی اوسکو مار پیٹ نہین سکتا تھا - اوسکو تجارت کی بھی اجازت تھی - نقل مکان مین وہ مختار تھا - جہان چاہے رہے سہے - کسی شخص کو حق بازرکھنے کا نہ اوسپر حاصل تھا - غرض اوسکا حال اور ملکون کے غلامون سے اچھا تھا سوم دستکاری کا کام گو شودر کرسکتے تھے - مگر خاص کسی فریق کا ذمہ نہین باندھا گیا تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آخر کار دو غلی

ذات کے لوگونکا کام دستکاری قرار پایا تھا۔ اسسے یہہ نتیجہ نکلتا ہی۔ کہ ذاتونکی تقسیم ایسے زمانہ مین ہوئی کہ جسمین کاریگری اور صنعت کاری مختصر ہوگی۔ جب صنعت اور دستکاری کے کام ایجاد ہوتے گئے اونکے کرنیوالے فریق بھی مخصوص ہوتے گئے۔

ایک ذات کے مرد یا عورت دوسری ذات کے مرد یا عورت سے شادی کرنا اصلی ذات بگاڑ دیتا تھا۔ لیکن اونچی ذات کے مرد کا نیچی ذات کی عورت سے شادی کرنا بہت معیوب نہ تھا۔ مگر جب شودر اونچی ذات کی عورت کو گھر مین ڈال لیتا تو اوسکی اولاد نہایت ذلیل اور خوار اور چنڈال سمجھی جاتی تھی مقنن نے جیسی ذات کی پابندی رکھی تھی وہ چل نہ سکی۔ سوا برہمنونکی ذات کے سب ذاتین بگڑ گئین۔ چھتری اور ویش تونیست و نابود ہوگئے۔ گو راجپوت کی بعض قومین اصلی ہونیکا دعوے کرین یا بعض مختلف قومین اپنا نام ویش دھرین۔ متوسط درجہ کی ذاتین خالص نہین ہین۔ پہلی ذاتونکے میل جول سے پیدا ہوتی ہین زیادہ تر قومین دوغلی ہین۔ گو اسطرح ذاتین خالص نہی ہون اور سب بگڑ گئی ہون مگر ذات کی پابندی جیسی آجکل غضب کی ہی وہ پہلے زمانہ مین ہندوؤنکے ہان نہ تھی۔

(۲۹) منو مین کہین شاعرانہ مبالغہ کرکے راجہ کو آسمان پر چڑھاکر خدا کے برابر کردیا ہی کہ کوئی اوسکے حکم کو روک نہین سکتا۔ کہین اوسکے جرمونکے واسطے سزائین مقرر کین ہین۔ اور دھرم شاستر کے موافق چلنے کی تاکید لکھی ہی۔ اگر اوسکا پانو نہ ہو تو معزولی اور چیطلی کی سزا سے ڈرایا ہی۔ غرض اگلے زمانہ مین ہندوؤنکے ہان

حکومت شخصی تھی ۔ راجہ خودمختار ہوتا تھا ۔ مگر شتر بے مہار نہین ۔ برہمنون سے اپنے کام مین مشورہ لینا اوسپر واجب تھا ۔ غرض برہمنون کے ناجایز اختیارات کا راجہ اور راجہ کے ناجایز اختیارات کا برہمن مانع تھا ۔ تعجب یہہ ہی کہ جسقدر برہمنونکا اقتدار بڑھتا گیا ۔ راجہ زیادہ تر خودمختار ہوتا گیا ۔ راجہ کا تخت پر بٹھیانا ان کاموںکے واسطے ہوتا تھا ۔ کہ ظلم و تعدی کی روک تھام کرے ۔ بدافعالون اور رشت کردارونکو سزا دے ۔ غیر ملکی دشمنونکے ساتھ سخت سزا اور سیاست سے پیش آوے ۔ دوستون کے ساتھ نفاق نہ برتے ۔ برہمنون پر شفقت رکھے ۔ اونکی تعظیم وتکریم کرے تدابیر مملکت اور علم معرفت و الہیات وحکمت و فلسفہ برہمنون سے سیکھے ۔ کاشتکاری تجارت عمدہ فنون رعایا سے یاد کرے ۔ اور حفظ نفس اور غیظ و غضب اور کاہلی سے اپنے تئین بچاوے ۔ انتظام اوقات اسطرح اوسکے واسطے مقرر تھا کہ راجہ پچھلے پہر سے اٹھکر بلدان اور پوجاپاٹ کرے ۔ پھر دیوان عام مین آنکر دربار کرے ۔ پھر گوشہ تنہائی مین جنگل یا پہاڑون مین اپنے مشیرون کو جمع کرے ۔ پھر ورزش اور اشنان کرکے کھانا کھاوے ۔ بعد کھانا کھانے کے اپنے امور خانگی کا انتظام کرے ۔ پھر تفریح طبع کرے ۔ فوج کا ملاحظہ کرے ۔ سنجھا کو سندھیا کہتے تھے ۔ قاصدونکی کیفیات سنے ۔ پھر خلوت خانہ مین جاکر کھانا کھاوے ۔ پھر راج رنگ دیکھے گانا سنے ۔ امور خانگی کا انتظام ادھی رات کو پھر کرے ۔ پھر آرام کرے ۔ نظم و نسق سلطنت کا اسطرح تقسیم ہوتا تھا ۔ کہ راجہ کے ماتحت سردار ایک ایک ہزار دہات کے ہوتے تھے پھر ان سردارون کے ماتحت سو سو دہات کے سردار ہوتے تھے ۔ یہہ سو سو دہات کی تقسیم ایسی ہی جیسے کہ پرگنون کی تقسیم ہی ۔ پھر ان سردارونکے ماتحت دس دس

گانوکے سردار ہوتے تھے۔ جنکا نام منڈل یا پٹیل ہے۔ یہہ سب سردار راجہ کے ملازم سمجھے جاتے تھے۔ سب اپنے اپنے علاقہ کے جرمون اور سزاؤنکی حاکم بالادست کو کرتے تھے۔

(۳۴) دیہات کا انتظام ہزارون برس ایک ہی ساتھہ چلا گیا کہ گانونکا افسر راجہ کی طرف سے مقرر ہوتا تھا۔ وہ زمین کا محصول راجہ کے خزانے مین داخل کرتا۔ یہہ محصول بحساب حصہ رسدی دہاقین سے وصول ہوتا تھا۔ اس ساری مالگذاری کی جوابدہی اوسی کے ذمہ تھی۔ اس خدمت کے عوض مین اوسکو معافی کی زمین ملتی تھی۔ اور دہاقین سے کچھہ دام دلائے جاتے تھے۔ بعض اوقات راجہ کے ہان سے اوسکی تنخواہ بھی ہوا کرتی تھی۔ گانون کے سارے جھگڑون مین وہی سرپنچ ہوتا تھا۔ مدعی اور مدعا علیہ کیطرف سے اونکے مرضی کے موافق پنچ ہوتے تھے اور سرپنچ پنچایت کرکے مقدمات کو فیصل کردیتے تھے۔ اور ملازم سرکاری مثل محاسب دیہات اور چوکیدار اوسکے کام مین معاون ہوتے تھے۔ ان سب نوکرونکو کچھہ زمین معافی کی ملا کرتی تھی۔ یا راجہ کے ہان سے تنخواہ ہوتی تھی۔

(۳۵) منو مین جو قوانین فوجداری و سیاست کے لکھے ہین اونسے عقل اور دانش ہندونکی ایسی ظاہر نہین ہوتی جیسے کہ دیوانی کے قوانین سے آشکارا ہوتی ہے۔ سیاست کی سزائین ایشیا کے ملکون کی طرح مقرر نہین کہ اعضاء بدنی کا کاٹا جانا زندہ جلا دینا۔ کتون سے کٹوانا۔ درندے جانورونکے آگے ڈال دینا۔ اعضاء بدنی کے کاٹنے کی سزا اس زمانہ مین وحشیانہ اور جاہلانہ معلوم ہوتی ہے۔ جان کے عوض مین جان لینی تو بری نہین معلوم ہوتی مگر کوئی شخص کسی کی ناک کاٹ ڈالنے

تو اوسکے عوض مین ناک کاٹنا وحشیانہ حرکت معلوم ہوتی ہی۔ سچ ہی ہر زمانہ را رنگ وبوے دیگر است۔ جرمونکی سزائین اور تعزیرات اونکے مناسب نہ تھین۔ سنگین جرمونکی خفیف سزا۔ خفیف جرمونکی سنگین سزا۔ پھر سزائین بھی ذاتونکے لحاظ سے مقرر کین یعنے اگر کسینے ارتکاب جرم سے اونچے ذات کے آدمی کو نقصان پہونچایا ہی تو زیادہ سزا ہی۔ نہین کم۔ سوا اسکے ایک جرم کے لئے کھین کچھہ سزا لکھی ہے کہین کچھہ۔ قتل کے سوا کہین سولی ہی کہین پانچ پنیے جرمانہ۔ غرض ان اختلافات سے یہہ ایک بات ثابت ہوتی ہی کہ ہندو اپنے قوانین کی ترمیم کرتے رہتے تھے۔ منونے اون سب کو یک جا جمع کرکے لکھدیا۔ جیسے کوئی آج ابتدا انگریزی عملداری سے کوئی قانون جمع کرے تو اوسمین ایک جرم کے واسطے مختلف سزائین نکلینگی۔ بڑے جرم منو کے دھرم شاستر مین یہہ تھے۔ قتل۔ زنا۔ چوری۔ چوریکا مال رکھنا۔ چور کی اعانت کرنا۔ شراب پینی جوا۔ ذات کا چھوڑ دینا۔ مندرون اور باغونکا بگاڑ دینا۔ قزاقی۔ حلف دروغ برہمنون اور عابدون اور کسانون اور عورتون پر سختی کرنی۔ کسی کی مزدوری رکھہ لینی۔ بغیر بہانے مندر مین جانا۔ خفیف جرم یہہ تھے۔ بدزبانی دشنام دہی۔ راہونکا غلیظ کرنا۔ اور بہت سی عقوبات جسمانی کا بدلہ جرمانہ سے ہوسکتا تھا۔ جرمانہ کی مقدار ذات کے اعتبار سے ہوتے تھی۔ پولس کے قاعدہ نہایت سخت تھے۔ راجہ پر لازم تھا کہ جاسوس مقرر کرتا۔ وہ چورون سے سازش کرکے اونکو ایسے مقامات پر لے آتے کہ وہ پھنس جاتے۔ جب کوئی ظاہرا خودی کا سبب نہ ملتا تو انکو اور اونکے کنبے کو قتل کرڈالتے۔

فوجداری کے قوانین سے دیوانی کے آئین انفصال خصومات کے لئے معقول
اور عمدہ تھے۔ فریقین کا اظہار ایک دوسرے کے روبرو ہوتا۔ گواہ شاہد بنے جاتے
تھے۔ جھوٹی گواہی دینے کی عقوبتیں سنائی جاتی تھیں۔ اور عذاب عقبیٰ کا
ڈر دکھایا جاتا تھا۔ اگر گواہ نہوتے تو فریقین کے حلف پر انفصال مقدمہ ہوتا
گواہی ہر کس وناکس کی لی جاتی تھی۔ مگر شہادت کی وثاقت گواہ کے وقعت
پر ہوتی تھی۔ حلف دروغی کی سخت سزا دیجاتی تھی۔ مگر اونکے ہاں کا مسئلہ تھا
کہ سنگین مجرم کی جان بچانے کے واسطے جھوٹی گواہی دینی عذاب الیم نتھا کچھ
کفارہ دیکر اس معصیت سے چھوٹ جاتا۔ دوم بی بی کے خوش کرنے کے لئے
یا کاروبار کے لئے پھل پھول کھا لینے یا کسی برہمن کی جان بچانی پر ہلکی سی قسم کا
کھانے کا کچھ مضائقہ نہ تھا۔ شاید ایسی اجازتوں کا نتیجہ یہی ہے کہ ہندوستان میں
حلف دروغی کا بازار گرم ہے۔ قرضہ۔ کسی چیز کا فروخت کرنا بغیر مالک ہونیکے
سرحد کے جھگڑے۔ زمین کے جھگڑے۔ معاہدہ کے معاملات۔ زوجہ کے فساد
وراثت کے معاملات۔ غرض چھوٹے معاملوں سے لیکر بڑے معاملوں تک سب کے
واسطے قانون تھے۔ فقط برائی اسمین تھی یہہ تھی کہ اونمین خاص برہمنوں کے
واسطے بڑی رعایت تھی۔ اور شودروں کو واسطے بڑی سختی و درشتی۔ ہم پہلے لکھ
آئے ہیں کہ سارا منشا بھی اس قانون کا یہہ تھا۔

(۳۳) مذہب میں بھی برہمنونکی ذات کو ہر بات میں شرف و بزرگی حاصل
ہے۔ ہندوؤں کی سارے مذہب کی بنا وید پر ہے جنکا بیان پہلے کر چکے ہیں۔ وید
میں خدا کی وحدانیت کا ذکر جا بجا موجود ہے۔ اوسکی ذات اور صفات کا بیان

اسطرح ویدون مین آیا ہی کہ – وہ کمال صدق اور عین مسرت ہی – اوسکی ذات بی مثل اور غیر فانی ہی – وہ واحد حقیقی ہی – نہ زبان کو اوسکے بیان کی طاقت ہی – نہ عقل کو اوسکے ادراک کی قدرت – وہ سب مین عیان اور سب پر غالب ہی – اپنے علم بے حد اور حکمت غیر متناہی سے مسرور ہی – زمان اور مکان سے منزہ – اوسکے پانو نہین مگر بہت تیزی سے چلتا ہی – اوسکے ہاتھہ نہین لیکن کل عالم کو اٹھائے ہوے ہی – اوسکی آنکھین نہین پر سب چیزونکو دیکھتا ہی – اوسکے کان نہین پر آواز کو سنتا ہی – سب چیزونکو سمجھتا ہی اور کسی سمجھانے والے کا محتاج نہین – کل اسباب کا سبب اول ہی – اور اوسکا کوئی سبب نہین – وہ سب پر قائم اور سب پر حاکم ہی – سب کا پیدا کرنے والا ہی – سب کا بچانے والا – اور کل اشیا کی صورت پلٹنے والا ہے –

اس قادر بیچون وچرا نے اپنی مخلوقات مین بعض کو انسان سی اشرف پیدا کیا ہی اونکی پرستش بھی کرنی چاہئے – اونسی سلامتی دعاؤن اور منترونکے زور سے ہو سکتی ہی – اونمین سی ہوا پانی اگ خاک ستارے سیارے سوا انکی اور قوا اور صفات قدرت کے ہین – اونکو وہ مجسم سمجھہ کر پرستش کرتے ہین – منو کے قانون کے مسائل بھی وید سے مختلف نہین ہین – اونمین بھی اسی کی پرستش کا ذکر ہی – خدائی واحد کے تین بڑے ظہور برہما وشنو اور شو جو ٹہیرائی گئے ہین اونکا ذکر بہت ہی کم منو مین آیا ہی – نہ اونکو کچھہ فوقیت دی گئی – نہ وہ پرستش کے قابل ٹھہرائے گئے – نہ انکا اوتار ہونا ثابت ہی – وید سے بتونکا رواج اور پرستش کی چیزون کے واسطے ظاہری نشان اور علامتین بنانا ثابت نہین ہوتا – رام اور کرشن کا تو نام بھی اوسمین

موجود نہین - منو مین ستی ہونے کا ذکر نہین - یہہ لکھا ہی کہ برہمن کی بیوہ عورت
اپنی ساری عمر خدا پرستی اور نیک افعالی مین بسر کرے - ہندؤن کے سارے رسوم اور
کھٹراک پچھلے زمانہ کے ایجاد ہین -

(۴۴) جب کسی ملک کی شایستگی اور تہذیب کا امتحان کرتے ہین تو اول توجہ
عورتون کے حالات پر ہوتی ہی - اب منو مین دیکھتے ہین کہ اوسوقت مین بھی
ہندون کے ہان عورت کی ایسی ہی عزت تھی جیسے کہ روم اور یونان کی شائستہ
قومون مین - شادی کے قوانین مین گو بعض ناشایستہ زمانے کے قاعدے بھی
کچھ شامل ہون مگر وہ عورت کے حق مین برے نہین - خاوند بی بی کو اپنا جزو
بدن سمجھے - ہمیشہ اوسکو زیور پوشاک سے خوش رکھے - آمد و خرچ اور امور خانگی کا
انتظام اوسکے سپرد کرے - اور اوسکو اپنا مشیر بنائے - اوسپر اعتبار کرے - بی بی
خاوند پر جان نثار ہو - جو عورتین شوہر نہ رکھتی ہون وہ اپنے ماباپون یا اور عزیزون
کی فرمان بردار ہون - غرض سب باتین عورتون کی بھلائی کے واسطے موجود
تھین - برہمنون کی نسبت حکم تھا کہ وہ اپنی عمر کے چار حصے کرین - ایک حصہ
مین علم حاصل کرین - اور مجرد رہین - دوسرے مین شادی کرین - اور خانہ داری
کے کام سوا اپنی برہمنائی کے کامون کے انجام دین - سوم حصہ مین جنگل
اور پہاڑ مین تپسیا (یعنی عبادت الٰہی) کرین - چہارم حصہ مین دھیان گیان مین مصروف رہین -
اب اوسوقت فنون کی یہہ کیفیت تھی کہ وہ سب صاف اور سیدھے سادے تھے
مگر ایسے بے رونق نہ تھے جیسے کہ جاہل اور اکھڑ قومون مین ہوتے ہین - روئی کا
کپڑا ہندوستان کی مصنوعات مین سے وہ مشہور چیز ہی جسکی خوبی اور نزاکت نہایت

تک ضرب المثل رہی - بناوٹ کی عمدگی مین ابتک بھی کسی اور ملک کے آدمیون نے
اوسکی برابری نہین کی - ریشم ہم پہونچایا - اور ریشمی کپڑے بنانے غالباً وہ قدیم سے جانتے
تھے - سنہری روپہلی کمخواب زربفت گوٹا کناری وغیرہ شاید انھین کا ایجاد ہی رنگت
کی چمک دمک اور پختگی مین ابتک اہل یورپ نے ہندوستانیونکی ہمسری نہین کی -
فن عمارت کو ہندو خوب سمجھتے تھے او بہت سے قاعدے اوُنھون نے ایجاد کئے تھے -
ہاتھی کو بس مین لانا - گھوڑے پر چڑھنا - رتھ پر سوار ہونا - مویشی اور اونٹ پر اسباب
لادنا - گانا - ناچنا یہہ سب کچھ جانتے تھے - غرض ان سب حالات سے یہہ معلوم
ہوتا ہی کہ جو اوس زمانہ کی شایستگی اور تہذیب کے اسباب تھے - وہ اکثر ہندوون کے
پاس موجود تھے - گو اب ترقی کے سبب سے اونکی عمارتین بیڈول اور بیڈھنگی نظر
آتی ہین - اور اونکا الماس تراش انگلستان کے پھاوڑہ سے بُرا اور بد اسلوب معلوم ہو

فصل ہفتم

حکمت نظری ہنود کی

(۳۴) علم حکمت اور فلسفہ کی ترقی (۳۵) اپنشید (۳۶) چھہ درشن یعنے چھہ فرقہ حکما کے - (۳۷) سانکھیا اور جوگ - (۳۸) نیایہ اور ویشیشک (۳۹) پورو میمانسا اور اُتر میمانسا -

(۳۴) ہندونکی ہمیشہ سے حکمت نظری منظور نظر رہی ہی - اس حکمت اور فلسفہ نے اونکی قومی عادات پر اثر نمایان کیا ہی - بعض کا تو یہہ قول ہی کہ ایک حادثہ عظیم جو مذہبی اور ملکی معاملات مین بدھہ کا واقع ہوا اوسکی اصل یہی علم تھا -
(آٹھوین فصل پڑھو)

جب یہہ علم ایسی بڑی بات ہو تو طالب علمونکو لئے ضرور ہو کہ وہ اس علم کی تاریخ سے بھی واقف ہون - منو نے کہین علم حکمت پر مباحثہ نہین کیا - اور نہ اوسکے لکھنے کا ارادہ کیا - مگر اصطلاحات اور مسائل حکمیہ کو ایسا بے تکلف اپنے بیان مین لایا ہے کہ جس سے یہہ مفہوم ہوتا ہو کہ وہ اصطلاحات او مسائل پہلے سے موجود تھے - اور لوگ اونکو خوب سمجھتے تھے - منو کے بعض مقامات سے یہہ ضرور معلوم ہوتا ہی کہ علم حکمت کی چھیڑ چھاڑ اوسکے زمانہ سے پیشتر شروع ہوگئی تھی - اوسکے بعد پھر اوسکی تکمیل ہوئی - کوئی ٹھیک زمانہ ایسا مقرر نہین ہوسکتا کہ جسکو اس علم کی ابتدا کا زمانہ کہین - زمانہ کا قیاس یون کرسکتے ہین کہ جب برہمنون کا بالکل تسلط ہوگیا اور اونکو اختیارات کامل حاصل ہوگئے اوسوقت اونھون نے حکمت نظری پر غور اور فکر کی نظر ڈالی - اور علم الہیات پر بالکل جھک پڑے - اسلیے جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہین اوسی مین اس علم کی بھی بنا رکھی گئی -

(۳۵) وید کے اصل دو حصے ہین اونکے نام سنہتا اور برہمنا ہین اور پیر اخیر زمانہ کی تصنیفات بہت کچھ الحاق ہوگئے ہین منجملہ اونکے اپنشید تھی وہ زیادہ تر غور کے قابل ہین - وہ برہمنا کے ساتھ شامل ہوئے ہین - اومین حکیمانہ خیالات مندرج ہین - پس یہی خیالات ہندونکی تمام فلسفہ اور ساری حکمت کے اصل اصول ہین - اونمین بیان کیا گیا ہی - کہ خدائے عزوجل کی ذات کو ہم کیونکر سمجھین اور پہچانین - اونمین یہہ تسلیم کیا گیا ہی - کہ انسانکا تعلق اس عالم فانی اور اوس عالم جاودانی دونو سے ہی - پس اس تحقیقات کے درپے ہوئے کہ وہ کونسے قوت اور استعداد اور قابلیت اور مادہ انسان مین ہے کہ جنکے کام مین لانے

سے اس عالم فانی سے نجات ہو۔ اور عالم باقی مین رسائی ہو۔

(۲۳۴) اسی مسئلہ کے سوچ بچار مین پنڈتون کے علم حکمت کے چھہ درشن یعنی چھہ فریق ہوگئے۔ ہر ایک فریق نے نئی طرح پر اس مسئلہ کو حل کیا۔ سب کا آواگون یعنے تناسخ کے مسئلہ پر اتفاق ہی۔ گویا یہہ مسئلہ مسلمہ ہر فریق کے اصول مین داخل ہی۔ اور ان سب فرقونکا مدعا اور اصل مطلب وہی ہی۔ جو بدھہ کا تھا۔ کہ اون طریقونکو دریافت کرین جنسے آواگون کے اُلٹ پھیر سے چھٹکارا ہوا اور تمام جسمانی بار اور تکلیفون سے آزادی حاصل ہوکر ایک سکون یعنی سرور اور انبساط سرمدی حاصل ہو۔ سب بالاتفاق یہہ کہتے ہین کہ یہہ نجات صرف گیان یعنی اصلی اور کامل علم سے حاصل ہوسکتی ان چھہ فریق کا نام یہہ ہے اول کپل کا فرقہ سانکھیا کا دوم پتن جلی کا فرقہ جوگ کا۔ سوم نیار یعنی گوتم کا منطقی فرقہ چہارم کناد کا فرقہ ویشیشک پنجم پُروَمی مانسا جسکی بنیاد جیمنی نے ڈالی ششم اُتّرمی مانسا۔ یا ویدانتا اسمین سے ہم دو دو کا حال ساتھہ بیان کرتے ہین۔ اسلئے کہ اوسمین دو دو کا ساتھہ ہی۔ اور مسائل مین اونکے اتحاد بہ نسبت اختلاف کے زیادہ ہے۔

سانکھیا کے مسائل کپل نے لکھے ہین۔ اوسنین وہ خدا کا منکر اور مادہ کا مقر ہی۔ اور اسکو مانتا ہی مگر سب اشیا کا مخرج روح کو قرار دیتا ہی۔ اور فقط روح ہی کی بقا مانتا سوا اوسکے سب کو فنا جانتا ہی۔ اسی کا ساتھی پتن جلی ہی۔ اوسنے جوگ کے مسائل لکھے ہین۔ یہہ مسائل مثل کپل کے مسائل کے ہین۔ جوگ والے خدا کے قائل ہین۔

(۳۳) گوتم کا نیا ر اور کناد کا ویشوشک منطقی فرقی کہلاتے ہین - گوتم نے منطقی الٰہیات پر بڑی توجہ کی ہے - اوسمین انسان کی کل قواء عقلیہ کا بیان لکھا ہے - اور یہہ بتلاتا ہے کہ وہ کس کس کام کے واسطے ہین - وہ اس بات کا قائل ہے - کہ خدا سب سے بڑا ہے - بالکل روح ہے - اور عین علم ہے - سب چیزونکا خالق ہے یہہ الٰہیات کے طرف گیا ہے - کناد محسوسات کیطرف جھکا - وہ ویشوشک مین لکھتا ہے - کہ دنیا اجزاء لایتجزے کی ترکیب سے بنی ہے - یہہ ترکیب اونکی فانی ہے مگر وہ اجزاء خود غیر فانی ہین ہمیشہ اونکو بقا ہے -

(۳۴) پورو می مانسا مین لفظ پورو کا جسکے معنی اول کے ہین اسلئے لگایا گیا ہے کہ اوسکے مسائل کی بنا اون ویدون پر ہے جو اول تصنیف ہوئے - اوسمین مسائل وید کے تائید دلائل عقلی سے کی گئی ہے - اتر می مانسا مین جو لفظ اتر کا جسکے معنی آخر کے ہین اسلئے لگایا گیا ہے کہ اونکے مسائل کی بنیاد پچھلے ویدون پر یعنی اپنشدون پر ہے - اس فرقے کو ویدانتی کہتے ہین - پورو می مانسا کا مصنف جیمنی ہے اور اتر می مانسا کا بیاس - دونو یہہ کہتے ہین کہ خدا عالم الغیب ہے - قادر مطلق ہے - کائنات کی بنا اور بقا اور ہستی کا باعث ہے - مخلوق اوسکی مرضی کا ایک کام ہے - دنیا کا مادی باعث بھی اوسکی ذات ہے - بقول شاعر خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ - بعد تکمیل کے ہر شے اوسکی ذات مین مل جاتی ہے - وہی وجود مطلق موجود اور کل عالم کی روح ہے غرض ہمہ اوست کا مسئلہ انکا ہے -

مفرد روحین خدا کے ذات کے اجزاء ہین اوسسے علیحدہ ہوکر پھر اوسسے جا ملتے ہین جسطرح آگ کے شعلہ مین سے شرارہ نکلکر پھر اوسی مین ملجاتا ہے - یا ٹوٹے ہوئے

برتن کا پانی پھر سمندر مین جا ملتا ہی۔ روح خدا کی ذات کا ایک جزو ہی اس سبب سے
غیر فانی او غیر محدود اور حاذق اور عالم ہی۔ انسان کو نجات کامل آواگون سے
اوسوقت حاصل ہوتی ہی کہ جسوقت اوسکو یہہ گیان ہو جاتا ہی کہ روح اور خدا دونو
ایک ہین۔ یعنے معرفت کا درجہ وہ حاصل ہو جاتا ہی۔ جسمین دوئی کا دخل نہین
ہوتا۔

یہہ چہون فرقے حکما کے ویدونکو مقدس اور متبرک جانتے ہین اور دونو فریق یہی مانتے
کے اوسکو الہام ربانی سمجھتے ہین۔

فصل ششم

بدھہ کا زمانہ اور بدھمت کی ترقی کا حال چارسو ستتر برس پہلے حضرت عیسی علیہ السلام سے

(۴۰) بدھہ کے زمانہ کے تاریخ کے اوصاف (۴۱) بدھہ مذہب کی اصل
(۴۲) اخلاق اور معاشرت انسانی کی اصلاح جو بدھہ مذہب سے ہوئی۔ (۴۳)
مسائل بدھہ مذہب کے (۴۴) بدھہ کا حال (۴۵) بدھہ مذہب کے
سنگہ یعنے سماج اور ترپی ٹیک۔

(۴۰) بُدھہ کے زمانہ سے ہندوستان کی تاریخ اپنا نیا رنگ بدلتی ہی۔ ابتک
جو کچھہ طالب علمون نے ہندونکی تاریخ کو پڑھا ہی۔ اوسکا کچھہ اور ڈھنگ تھا۔
وید کا زمانہ۔ ہندونکی دلیری اور شجاعت کا زمانہ۔ برہمنونکا دور۔ ان سب زمانونکا
حال فقط ہندونکی مذہبی اور نیم مذہبی کتابون مثل رامائن اور مہابھارت سے
دیکھکر لکھا گیا ہی۔ اوسمین یقینی سن وسال کیا احتمالی سن وسال کسی واقعہ کے

ساتھہ منسوب نہین ہوسکتا ۔ وید کا خود اصل مذہب اور اوسکے فروع سب ہندؤنکی
ذات خاص سے مخصوص نہین ۔ اونکے ہان اس بات سے انکار تھا کہ واعظان
دین سے اشاعت مذہب کرائین ۔ اور غیر مذہب والونکو اپنے امت مین ملائین ۔ مذہب
کی اشاعت کے لئے اور جگہہ واعظون کو بھیجنا تو درکنار رہا ۔ شودر جو یہان کے
اصلی باشندے تھے اونکو تو اپنے مین ملایا نہین اور ہمیشہ اونکو دور دور کرتے رہے
اور ذلیل وخوار سمجھتے رہے انکا اصل ہندؤن نے اور سب کو اپنے سے جدا رکھا ۔
اور آپ سب سے الگ رہے ۔ مگر اونکی ضد بالکل بدھہ مذہب تھا ۔ جسکے بانی اول کے
الفاظ بدھہ ہونے پر جو منہہ سے نکلے یہہ تھے کہ دھرم کرو ۔ دھرم کا شنکھہ پھونکو
دھرم کی دُندھچاو ۔ کیسا جھٹ پٹ یہہ مذہب لنکا اور تبت و برہما سیام چین
منگولیا ۔ شمالی ایشیا مین پھیل گیا ۔ اور یورپ کے شمال مین بھی بعض مقامون
پر پرلگا کر اُڑ گیا ۔ آج ساری دنیا مین تہائی بنی نوع انسانکا یہی مذہب ہے ۔
اس اشاعت مذہب کے سبب سے ہندوستان مین سارے ملکون سے آمدورفت
جاری ہوگئی ۔ ہندوستان اونکا معبد اور زیارت گاہ بنگیا ۔ ہزارون جاتری
ہندوستان کو تیرتھہ سمجھہ کر آنے لگے ۔ کیون نہ آتے ۔ اونکے معبود کی جنم بھوم
ہندوستان تھا ۔ (دفعہ ۸۷ دیکھو) غرض ان لوگون نے جو حالات لکھی
اونسے اور ان غیر ملکون کی کتب مقدسہ سے ہندوستانکا حال بہت کچھہ معلوم
ہوسکتا ہے ۔ بدھہ کے زمانہ مین اہل یونان نے ہندوستان پر حملہ کیا ۔ (دفعہ ۸۸
دیکھو) پھر عرصۂ قلیل کے بعد یونانی ایلچی ہندوستان کے راجہ کے دربار مین
رہنے لگا ۔ ان واقعات کا ٹھیک سن وسال یونانی تواریخ سے دریافت

نام اور واقعات کے جو اس واقعہ سے علاقہ رکھتے ہین سن و سال دریافت کر سکتے ہین۔

تاریخ ہند کا یہہ اول زمانہ ہی جسکی پیشانی پر ہم ۵۴۳ ق م پیشتر مسیح لکھہ سکتے ہین اسمین بہت ہی تھوڑا شک باقی ہو کہ بدھہ کی وفات اس سنہ مین واقع ہوئی۔

(۴۱) دفعہ ۴۳ مین لکھہ آئے ہین کہ برہمن فکر اور غور کے بڑے عادی ہین۔ اونکے فکر دقیق کا یہہ نتیجہ تھا کہ مسائل فلسفیہ ایسے ایجاد ہوئے کہ فلسفیت بھی رکھتے تھے اور مذہب مین بھی مداخلت رکھتے تھے۔ مسائل جو ویدسی بیان کیے جاتے تھے وہ سب برہمنون کے اختیار مین رہتے تھے۔ مگر او تحقیقات فلسفہ کے نتائج کچھہ برہمنون ہی پر مقصور نتھی بلکہ اورون کی بھی رسائی اونپر ہوتی تھی۔ غرض ایک دانشمند فرزانہ تمام انسان کا ہمدرد اور ہوا خواہ چھتری بدھہ نام کا ایسا پیدا ہوا کہ وہ ان خیالات فلسفی اور مذہبی پر متوجہ ہوا۔ وید کو اٹھا کر بالائی طاق رکھا۔ پھر وہ عابد اور زاہد اور واعظ ایک مذہب جدید کا ایسا ہوا کہ اوسنے ملکی معاملات مین ہل چل ڈالدی۔ کل ایشیا کے حالات پر اوسکا اثر نمایان ہوا۔ نکلس مگر صاحب جو آج کل کے زمانہ مین سنسکرت کے بڑے محقق ہین وہ لکھتے ہین کہ آج کل کوئی مذہب ایسا جسمین انسانیت اور آدمیت اور ہمدردی بدھہ کی مذہب کی سی ہو نہین شائع ہوا۔

(۴۲) بدھہ مذہب کی اشاعت جو ایسے تیزی پھرتی ہوگئی۔ اوسکے کئی سبب تھے اول اوسکے مسائل عام فہم اور قریب الفہم تھے۔ سیدھے سادے بے تکلف سب کے ساتھہ ہمدردی کرنا اوسکا مسئلہ عظیم تھا۔ اوسمین اپنے مذہب کی خوبیان بیان کرنے کی تاکید تھی۔ مگر اورون کے مذہب کی مذمت کرنے کی ممانعت تھی۔ دوم

سب ذاتین اوسکے ہان ایک ذات بھتین ـ سب کے لئے ایک طریقہ مذہب کا تھا ـ
اور حق بھی ہی کہ جو مذہب سچا ایک آدمی کے واسطے ہی ـ وہ سب آدمیونکے واسطے سچا
ہی ـ برہمنون کی طرح نہین کہ ایک کے واسطے کچھہ دوسرے کے واسطے کچھہ ـ اسوقت
سب لوگ برہمنون کے ہاتھہ سے تنگ آ رہے تھے ـ جب اس مذہب مین سب ذاتین برابر
ایک بھتین تو شودرون اور بگڑی ہوئی ذات کے لوگون اور ذات باہر آدمیون
کو خوب موقع ملا تھا ـ کہ برہمنون کے ہاتھہ سے گلا چھٹائین ـ

الحاصل اس سادگی اور ہمدردی کو دیکھہ تو عوام الناس مختار اس مذہب کے ہوئے
اوسکی فلسفیت اور اقوال حکیمانہ کو دیکھہ کر عالم اور پنڈت اوسکی طرف رجھے ـ
اس سب کا نتیجہ یہہ ہوا کہ برہمنونکی وہ صولت اور سطوت نہ رہی ـ جب بدھہ مذہب
کا تنزل بھی ہندوستان سے ہو گیا اور برہمنونکا ستارہ پھر چمکا تو بھی اونکا وہ طنطنہ
اور حوصلہ نرہا کہ شودرون پر وہ ظلم و تعدی کرین جو پہلے کرتے تھے ـ یہہ ایک
بڑا نفع بدھہ مت سے معاشرت و تمدن انسانی مین ہوا ـ اس مذہب کے مسائل اخلاق
نیک اور پاکیزہ ہین ـ اوسمین یہہ بیان کیا گیا ہی کہ نکث یعنے آواگون کے الٹ پھیر
سے چھٹکارا ہو اور تمام جسمانی تکالیف سے آزادی حاصل ہو ـ اور ایک سکون یعنی ہمیشہ
سرمدی حاصل ہو ـ یون نہین ہاتھہ لگتا جسطرح سانکھیا والون نے لکہا ہی کہ وہ
گیان اور کامل علم کی تفتیش سے ملتا ہی ـ یا جسطرح برہمنون نے بیان کیا ہی کہ
توبہ کرو ـ بلدان دو ـ اور بہت سے کھٹراگ کرو ـ اور رسومات ظاہری بجالاؤ ـ
بلکہ وہ بالکل صداقت سچائی اور نیک عملی اور راست بازی اور صفائی اور دیانت داری
سے اور سب سے زیادہ مترائی اور دیا سب پر کرنے سے ملتا ہی ـ

(۴۳) کچھہ ضرور نہین کہ طالب علم بدھہ مذہب کے کل مسائل فلسفیہ پر علم حاصل
کرنے کے واسطے اپنے اوپر تکلیف اوٹھاوے - ساکیہ بدھہ کی تعلیم کا مختصر حال یہہ ہی کہ
اس زندگی مین سراسر دکھہ اور رنج ہی اور کچھہ نہین - اور یہہ دکھہ ترشنا یعنی
دنیا کی چیزونکی محبت سے پیدا ہوتا ہی - پس اس محبت کو اپنے سے دور کرنا چاہئے -
تاکہ دکھہ کی جڑ کٹے - دنیا کی چیزونکی ہوا و ہوس و تمام خواہشین نفسانی اور عذاب
جسمانی دہیان سے دور ہو سکتے ہین - پس اس دہیان سے آخر کو نروان
حاصل ہو جاتا ہی یعنی شونیہ ہو کر فناء ابدی حاصل ہوتی ہی - یہہ ایک باریک
مسئلہ ہی شاید طالب علمونکی سمجھہ مین اسطرح آئیگا کہ زندگی کی تکالیف عظیم پیرانہ سالی
اور بیماری اور موت ہین - یہہ سب تکالیف اپنی ہستی کے خیال سے پیدا ہوتی
ہین - اور اس ہستی کا خیال اگیانتا یعنی جہالت سے پیدا ہوتا ہی - اور ہستی سے
چھٹکارا موت سے ہوتا نہین - کیونکہ آواگون کا عذاب لگا ہوا ہی - پس سب ان
تکالیف کے دور کرنے کا یہہ علاج ہی جسطرح ہو سکے اس جہالت کو مٹائے یعنی گیان
اور دھیان حاصل کرے - اور یہہ گیان کیا ہی کہ اپنی ہستی کو نیست سمجھنے لگے
اس فناء سے سرور بقا حاصل ہوتا ہی - اس عالم نیستی مین سراسر سرور ہے -

(۴۴) شاکی منی گوتم بدھہ سورج بنسی چھتری راجہ شدھودن کا بیٹا تھا -
پانچ سو ستاون برس پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہوا - شاکی اوسکی
کنیت ہی - گوتم چھتریونکی ایک اعلے ذات کا نام ہی - منی تارک الدنیا کو کہتے
ہین - بدھہ کے معنے عاقل کے ہین - اصلی نام اوسکا سدھارتھہ تھا - دار السلطنت
اوسکی گنگا کے شمال مین کپل بستو تھی - یہہ شہر غالباً کوہ ہمالی کے دامن پر

نیپال کے پاس ضلع بستی کے آس پاس یا اودھ کے شمال مین واقع ہوگا - اوسکی
ماں کا نام مایا تھا - وہ اوسکے بچپنے ہی مین مرگئی تھی - اوسکی خالہ گوتمی نے اوسکو
پالا پوسا تھا - بدھ لڑکپن ہی سے خوبصورت اور عقیل اور ہوشیار تھا - لکھا ہے
کہ اوسنے چونسٹھ ودیا پڑھین - اور اونمین گون یعنے یونانی وہن یعنی پرانی ترکی
زبان بھی داخل تھی - شاید یہہ زبانین بدھ نے سیکھی ہون - آغاز عمر سے ہی
تارک الدنیا ہونے کے آثار اوسکے معلوم ہوتے تھے - باپ کو یہہ اندیشہ پیدا ہوا کہ
کہین خدانخواستہ ایسا نہو کہ وہ گھربار چھوڑکر جنگل پہاڑ کی راہ لے اسلئے اوسکی شادی
نہایت حسین اور خوبصورت یشودھرا سے کردی اور اوسکے سولہ ہی برس کے عمر مین
تین محل تین موسمون کے واسطے بنادیے - غرض جہانتک راجہ کا بس تھا اوسکے
لئے سامان عیش ونشاط جمع کیا کہ کسی طرح اوسکا دل دنیا سے نہ اوٹھے - مگر جسقدر
یہہ سامان ہوتا گیا اوسیقدر اوسکا دل دنیا سے متنفر ہوتا گیا - اس سامان عیش سے
دنیا زیادہ بے اعتبار اوسکی نظر مین ہوتی گئی - غرض اس عیش ونشاط مین بارہ
برس بسر کرنے سے دنیا کی خوب حقیقت اوسپر کھل گئی - اول اوسنے اپنے سر کی
چوٹی کاٹ ڈالی جو ہندوؤنکی ہان بڑی متبرک اور ہندو ہونے کی نشانی گنی جاتی
ہے - ایک دن یہہ شہزادہ اپنے محل سے سوار ہوکر جاتا تھا کہ اوسکی نگاہ ایک بوڑھے پر
جا پڑی - اوسکا حال دیکھکر افسوس ہوا اور دل مین سوچا کہ یہہ جوانی صرف
چار روز کی چاندنی ہے - جس جوانی کا یہہ غرور یہہ گھمنڈ اوسکا حال آخر کو یہہ ہے کہ
نہ بدن مین طاقت ہے - نہ آنکھون مین بینائی - نہ کانون مین شنوائی -
غرض بڑھاپا عجب مصیبت ہے - دوسرے دن ایک بیمار کے دیکھنے کا اتفاق ہوا

اوسے دیکھ کر نہایت افسردہ خاطر ہوا اور سمجھ گیا کہ دنیا مین راحت خواب و خیال
اور مصیبت یقینی ہے۔ سارے جسم کو دکھ درد کھا جاتا ہے۔ تیسرے دن مردہ پر نظر
پڑی۔ اسوقت ایک آہ سرد بھری۔ اور کہا کہ یہہ جسم آخر کو یون خاک مین ملتا ہے
غرض دنیا کچھہ نہین ہے۔ ایک شورے کی تیلی ہے کہ پانی مین گھلتی ہے۔ آج تو
بڑھاپا آیا کل بیماری ہوئی پرسون چلنے کی تیاری ہوئی۔ یہہ تینون چیزین دنیا
مین بڑی مصیبتین اور آفتین ہین۔ ان باتونکو دن مین دیکھہ کر گھر آیا تھا۔ کہ
اوسی رات کو اوسکے ہان لڑکا پیدا ہوا۔ جننے کی مصیبت دیکھہ کر اور رات کو دنیا
سے متنفر ہوا۔ کچھہ جننے کا درد بھی اوسکو بڑھاپے اور بیماری اور موت سے کم نہ معلوم
ہوا۔ پھر شہر کے دروازہ پر ایک فقیر سے ملاقات ہوئی۔ اوسکے چہرہ کی بے پروائی
اور ہوا و ہوس کا ترک کرنا عیش اور آرام سے ہاتھہ اوٹھا لینا۔ لوبھہ لالچ کا چھوڑ دینا
دنیا سے منہہ موڑ لینا۔ اوسکو پسند آیا۔ بیس برس کے عمر مین گھر بار چھوڑ چھاڑ کر
گھوڑے پر سوار ہوکر جنگل کو روانہ ہوا۔ ویشالی ہوکر گنگا پار اترا راج گرہ مین جا کر
بھیک مانگنے لگا۔ اوسوقت راج گرہ مین بمبسار راجہ تھا وہ بدھہ سے ملنے کو آیا
ہرچند اوسنے بودھہ کی منت سماجت کی کہ آپ شہر کے اندر چلکر رہئے۔ مگر اوسنے
انکار کیا۔ اور کہا کہ اب مین نے دنیا کو طلاق دیدی۔ اوسیکو سون بھاگتا ہون
بعد ازان گیا مین پہاڑون کے قریب برہمنون کے پاس گیا۔ رودرک اور
ارنڈ کلم سے چھہون شاستر یعنے ویدانت۔ سانکھیا۔ میمانسا۔ نیا۔ ویشیشک
جوگ۔ پڑھا۔ مگر اونسے بھی اوسکے دل کی تمنا پوری نہوئی۔ تو اپنے ذات کے
پانچ طالب علمونکو لیکر تپسیا شروع کی۔ یہان تک کہ بدن مین فقط پوست

استخوان باقی رہ گیا - پھر بستی مین جاکر بھیک مانگنے لگا - اب اوسکے ساتھیون نے
بھی ساتھہ چھوڑ دیا - اکیلا رہ گیا - ایک دن جنگل مین گیا - رات کو پیپل کے درخت
نیچے لیٹے یہہ یقین ہوگیا کہ مین بدھہ یعنے عاقل کامل ہوگیا - اب مجھے گیان ملگیا
مین گیانی ہوگیا - پھر یہہ گیت گایا جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ سارے سنسار مین اس جسم
انسانی کے بنانے والے کی تلاش مین عبث بھٹکتا رہا - اب مین نے اوس صانع
کو پالیا - اب گناہ کے برتن نہین بنین گے کیونکہ آلات اوسکے بنانے کے ٹوٹ
پھوٹ گئے - روح نے آواگون سے نجات پائی - اور جذبات اور شہوتون کی
سلطنت اور حکومت مٹائی - اب یہہ بدھہ بن گئے - تو اول بنارس مین تشریف
لائے - اور اپنے پہلے پانچ ساتھی بلائے - اونکو اول اپنے بدھہ ہونے کا مژدہ سنایا
پھر یہہ وعظ فرمایا کہ بھائیو دھرم کرو دھرم کرو - دھرم کا سنکھہ پھونکو - دھرم کی
ڈنڈ مچاؤ - اونسے خوب دلیلین بیان کین اور سمجھایا کہ بے گیان مکت نہین -
بلدان مین جانورون کے گلا کاٹنے سے کبھی گیان نہین ہوتا - ساری ریاست
یہان کائی - بہت سے چیلے اوسکے ہوگئے - پھر وہ راج گرہ مین بلوایا گیا - اوس وقت
یہہ شہر بڑی رونق پر تھا - مگدہ کا دار الخلافہ تھا - وہانکا راجہ بمبسار بدھہ کا
دلی دوست تھا - یہہ راجہ بھی اوسکا چیلا ہوگیا - مگر راجہ کو اوسکے بیٹے اجات سترو
نے مار ڈالا - یہہ بیٹا اوسکا بدھہ کا دشمن جانی پیدا ہوا - یہان سے بدہ کوسل
کے دار السلطنت سترآوستی مین چلے گئے - یہانکا راجہ بھی اوسکا ششش ہوگیا -
ایک دفعہ بدھہ اپنے جنم بھوم کپل دستو مین بھی گئے - اونکے گھرانے کے سب
آدمی اونپر ایمان لائے - آخر کار اونکا دشمن جانی اجات سترو بھی آشتی پر آگیا

اب بدھ گیا مین پھر سے اسوقت پٹنہ ایک گانو تھا وہان سے ویشالی مین گئے
یہان کی رانی ایک ویش تھی - اوسکے باغ مین ٹھہرے - رانی رتھ مین سوار
ہوکر اونکے درشن کو آئی - دوسرے دن اوسکی دعوت کی - پھر یہان سے وہ پاوا
مین گئے - یہان چندو سنار نے سونے کی امواری مین اونکو اتارا - وہان سے
کوشی نار کو گئے - یہان چار سو ستتر برس پیشتر حضرت عیسی کے قریب اسی برس کے
عمر مین سال کے درخت کے نیچے بائین کروٹ لیٹے ہوئے اونکا نروان ہوگیا
کوشی نار مین تلی لوگ رہتے تھے اونھون نے کپڑے اور روئی مین لپیٹ
تیل سے بھرے دھات کے برتن مین رکھ کر چندن کی چتا مین لاکر جلا دیا
سات روز تک وہان لوگ اوسپر سگند جل چھڑکتے رہے - اور گاتے بجاتے
رہے - پھر ڈرن برہمن نے بدھ کی خاکستر کے آٹھ حصے کرکے - گیا اور ترہت
کے لوگونکو بانٹ دی - نوین حصہ مین چتا کے کوئلے دئے اور دسوین حصہ
مین وہ برتن دئے جنمے کہ راکھ اور ہڈیان بانٹ بانٹ کر دی تھین - ان
دسون حصونپر دس ستوپ بنے - سوا اسکے گندھار - اور کالنگ دیس کے
دنت پور مین بھی ایک ایک دانت پر ستوپ بنا ہی - پھر کچھ دنون بعد راجہ
اجات شترو نے نو حصے اکٹھے کرکے اونپر راج گرہ مین بڑا استوپ بنوا دیا -
لیکن جب اشوک راجہ ہوا اوسنے اونھین سارے ہندوستان مین بٹوا دیا -
(۵۸۴) بدھ مت رفتہ رفتہ بہت پھیل گیا - بدھ کے مرنے کے بعد جو اوسکے مذہب
کی عجیب بات ہی وہ تین سنگھ یعنی سماج ہین - بدھ نے خود اپنی زندگی مین کچھ
نہین لکھا - اونھین سنگھون مین ساری کتابین اونکے مذہب کی مرتب ہوگئین -

ایک سنگھہ یعنے سماج بدھہ کے تھوڑے دنون کے بعد ہوا۔ اوسمین پانچ سو آرہت
یعنے ایسے دیندار جنکا درجہ بدھہ کے بعد ہی ہے جمع ہوئے۔ غرض اس مجلس سے یہہ تھی کہ
مسائل دینی محفوظ ہو جائین۔ اوسمین اختلاف اور فساد نہ پیدا ہو۔ مگر یہہ کب ہو سکتا
تھا۔ وہ کونسا دنیا مین ایسا دین ہوا جسمین اختلاف ہو کر اوسکے بہت سے
فرقے نہ ہو گئے ہون۔ پھر بعد اوسکے ایک اور سنگھہ ہوا۔ سب سے بڑا سنگھہ راجہ
اشوک کے سنہ ۱۸ جلوسی مین ہوا (دفعہ ۲۹ دیکھو) انھین سنگھون مین کتب
مقدسہ بدھہ مذہب کی مرتب ہوئین اونکو ترپی ٹک یعنے تین پٹاریان کہتے
ہین۔ ایک تین اصل مواعظ بدھہ کے ہین۔ دوم مین بنئی ہے۔ تیسری
مین ابی دھرم ہے۔ اول اصل ہے باقی دو اوسے متفرع ہین۔

فصل نہم
دارَیوش اور سکندر کا حملہ

(۴۶) تاریخ کے صفات (۴۷) حملہ ایرانیونکا بسرکردگی دارَیوش (۴۸) حملہ یونانیونکا بسرکردگی اسکندر (۴۹) جہلم کی لڑائی (۵۰) ستلج تک سکندر کا بڑھنا (۵۱) سکندر کی مراجعت (۵۲) نیارکس کا سفر بحری۔

(۴۶) گو برہمنون کے مذہب کو غلو سکندر کے وقت تک بھی ہندوستان مین ہو گیا مگر ہم ایرانیون اور یونانیون کے حملہ کو اور اوسنے جو اور واقعات متعلق ہین بدھہ کے زمانہ کی تاریخ کا ایک جملہ معترضہ جانتے ہین۔ حملونکے حالات یونانی تواریخ سے معلوم ہوتے ہین اور اوسکے متعاقب جو واقعات متعلقہ اوسکے واقع ہوئے انکا حال سکون سے معلوم ہوتا ہے جنمین مختصر حال بادشاہونکا لکھا ہے

دفعہ ۵۵ دیکھو۔

(۴۷) گشتاسپ کا بیٹا دارا یوش بدھ کا ہمعصر تھا۔ اوسنے ۵۲۱ - ۴۸۵ برس پیشتر حضرت عیسی علیہ السلام کے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اس پادشاہ کے امیر البحر سیکائی لکس نے کشتیونکا بیڑا بنایا تھا۔ اوسپر پادشاہ کو بٹھاکر سندھ کے کنارہ پہونچا گیا۔ اور آپ بحر خار سندہ کو طی کرتا ہوا خلیج فارس کی راہ سے یا بحر احمر کے رستے اپنے وطن میں چلا گیا۔ اس حملہ کا مفصل حال تاریخ مین نہین ملتا۔ مگر اسمین شک نہین کہ ہندوستان کا کچھ حصہ جو دریا سندھ کے جوار مین تھا ایرانیون کے قبضہ مین آگیا تھا۔ بعض کہتے ہین کہ سندھ اور پنجاب سارا اس پادشاہ نے فتح کرلیا تھا۔ فارس کے اونیس ۱۹ صوبونمین دو کروڑ چھیانوے لاکھ چالیس ہزار روپیہ خزانۂ شاہی مین داخل ہوتا تھا۔ اور ہندوستان کے صرف ایک صوبہ سے ایک کروڑ اونتیس ۲۹ لاکھ روپیہ حاصل ہوتا تھا۔ اور صوبون سے محصول مین چاندی آتی تھی یہان سے سونا جاتا تھا۔ یہہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ اوس وقت مین سونا اس افراط سے پیدا یہان ہوتا تھا کہ ایران کے خزانون مین سارا سونا یہان کا تھا۔ لیکن اب وہ بہت کم ہندوستان مین پیدا ہوتا ہے۔ دارا یوش کے دربار مین ہندوستانی دو لونگ کے موجود رہتے۔ وہ گورون سے خود باتین کرلیتا تھا۔ مگر کالون کی بات سمجھنے کے واسطے ترجمان کی ضرورت پڑتی تھی۔ اس سے یہہ امر ثابت ہوتا ہے کہ سنسکرت اور فارسی ایسی زبانین اوس زمانہ مین ملی جلی تھین کہ اونکے بولنے والے آپسمین بات چیت کرلیتے تھے۔ ایرانیون کے سپاہ مین بھی ہندو بھرتی تھے۔

(۸۴) اسکندر مقدونیہ کے پادشاہ نے بہت سی فوج اہل مقدونیہ اور یونانیونکی
لیکر دادی وش بیٹے داراشاہ فارس کو تین سو اکتیس ۳۳۱ برس پیشتر حضرت عیسی علیہ السلام
سے شکست دی اور ایران کا ملک فتح کرلیا چار برس تک ایران کے مضافات
بلوچستان کابل ترکستان فتح کرتا رہا۔ ۳۲۷ سنہ پیشتر ع اوسنے ہندوستان کی
طرف رخ کیا۔ ملک باختر مین اپنا سکہ بٹھایا۔ باختر کو اب بلخ کہتے ہین کابل
یا افغانستان کے شمال مین جو ہندوکش کا سلسلہ ہے۔ اور افغانستان کو ترکستان
سے جدا بھی کرتا ہے۔ اس سلسلہ کے شمال مین ملک بلخ واقع ہے۔ باختر سے فارغ
ہوکر اوسنے کابل مین قدم رکھے۔ دریاے سندھ مین ہوتا ہوا اٹک پر جو پنجاب کے
غایت شمال مین ہے پہونچا۔ اس قلعہ اٹک کے قریب جسکو یونانی ٹکسلا کہتے ہین
کشتیونکا پل باندھکر سندھ سے اترآیا۔ کوئی راجہ اوسکے سامنے مقابل نہوا۔
سندھ کے مشرقی کنارہ پر ٹکسلا کا راجہ اوسکا مطیع ہوگیا۔ اوسکے راج مین سندھ
اور جہلم کے درمیان کا ملک تھا۔ جہلم کو یونانی مین ہائی ڈاس پیس کہتے ہین۔
جہلم کے راستہ مین قریب گجرات کے جہان سکھون کو آخری شکست سنہ ۱۸۴۹ع مین
ہوئی تھی (دفعہ ۱۷ دیکھو) پورو راجہ اوسکا سدراہ ہوا۔ سکندر ایک لاکھ بیس ہزار
سپاہ ہمراہ ہندوستان مین لایا تھا۔ سامنے دریا کے کیا دیکھتا ہے کہ ہزارون ہاتھیونکی
قطار اور سپاہ بے شمار کھڑی ہوئی ہے۔ اس صورت مین عبور دشوار تھا سکندر
نے مقام کیا۔ موقع کو دیکھتا رہا۔ ایک دن اندھیری کالی رات مین گیارہ ہزار
سپاہ کو اوتار کر لے گیا۔ تھوڑی دور چلا تھا کہ پورو کی فوج سے مقابلہ ہوا۔ گو ہندو
کی فوج یونانیون کی فوج سے تعداد مین کثیر تھی مگر قواعددان فوج کے آگے اونکی

کثرت کیا کام کرسکتی تھی - ہندو تین پہر تک خوب لڑتے رہے - مگر آخر کو پیر اکھڑ گئے - اور شکست کھا گئے - پورس کے دو لڑکے مارے گئے - مگر پورس اپنے ہاتھی پر چڑھا کھڑا رہا - مگر آخر کو اسیر ہوکر سکندر کے روبرو آیا - اوسنے پوچھا کہ اب آپکے ساتھہ کیا سلوک کرین - اوسنے جواب دیا کہ جو پادشاہ پادشاہ کے ساتھہ سلوک کیا کرتے ہین - پھر اوسنے پوچھا اور کیا چاہتے ہو - اوسنے کہا کہ میرے پہلے ہی جواب مین سب باتین آگئین - سکندر اوسکی شجاعت اور مردانگی کو دیکھہ کر اور یہہ عاقلانہ جواب اسکے سنکر ایسا خوش ہوا کہ اوسکا ملک اور قرب وجوار کا علاقہ جو فتح کیا تھا سب اوسکو عطا کیا -

(۵۰) یہان ایک یہہ مقام کرکے پنجاب کو تاراج کرتا ہوا اور راوی اور چناب سے اترکر ستلج کے کنارہ پہونچا - سکندر کا یہہ ارادہ تھا کہ پاٹلی پتر مین پہونچے - اوسوقت یہہ نگدہ کے خاندان کے راجاؤنکا پایۂ تخت تھا - اور بڑا عروج اوسکا تھا - مگر یورپ سے لشکر سپاہ کا ایسا جی چھوٹ گیا تھا کہ ہرچند سکندر نے کبھی منت وسماجت سپاہ کی - کبھی دہشت اور سیاست دکھائی - مگر فوج نے ایک نہ سنی - ناچار سکندر اولٹا پھرا پنجاب ہی اوسکی سلطنت کی سرحد رہی -

(۵۱) اوسنے اپنی فوج کے تین حصے کئے - ایک حصہ کو کشتیون مین بٹھایا اور آپ اوسکے ساتھہ ہوا - باقی دو حصونکو دریا کے کنارہ کنارہ خشکی مین چلنے کا حکم دیا - اوسکی نیت یہہ تھی کہ اسطرح ستلج مین ہوتا ہوا دریا سندہ مین پہونچے مگر اس راہ نوردی مین بہت تکالیف اور مصائب اوٹھائے - راستہ مین مالی قوم سے سخت معرکہ آپڑا - سکندر نے اونکے شہر پر حملہ کیا - سیڑھی لگاکر سب سے

پہلے آپ فصیل پر چڑھ گیا - چار افسر اور چڑہے تھے کہ سیڑھی ٹوٹ گئی - اب اوسکو سوار اسکے چارہ نہ رہا کہ جست کر کے اپنی فوج مین آئے - یا دشمن کی فوج مین جائے الٹا منہہ پھیرنا گوارا غیرت کا اقتضا ہوا - دشمنون کے شہر مین کود - دیوار سے لگا ہوا دیر تک لڑتا رہا - ایک تیر سینے مین آنکر لگا - غرض اتنی دیر مین شہر کے اندر اوسکی سپاہ داخل ہو گئی - اس لڑائی مین ایسا زخمی ہوا کہ جینے کی امید نہ رہی تھی - مگر تندرست ہو گیا - سندہ کے دہانہ پر پہونچا -

(۵۲) پٹالا کے قرب و جوار کے لوگ اوسنے باطاعت پیش آئے اور یہان اوسنے ایک شہر کی بنا رکھی - اور وہان یونانی فوج کی چھاونی ڈالدی - اپنے امیر البحر نیارکس کو حکم دیا کہ بحر ہند کی راہ سے دجلہ اور فرات پہونچ جائے - اب آپ بلوچستان کے ریگستانون کی خاک چھانتا ہوا اور طرح طرح کی مصیبتین جھیلتا ہوا کرمان مین پہونچا - غرض ایران کی حدو بنیر جو دیہا کیا - اور نیارکس نے دریا سندہ کے دہانہ سے تین سو چھبیس ۳۲۶ برس پیشتر حضرت عیسیٰ سے بیڑا اٹھایا - اور دریا فرات کے دہانہ پر پہونچایا - یہہ سفر یادگار روزگار ہے - اسپر سکندر کو بڑا فخر تھا - اور یہہ فخر اوسکا بجا بھی تھا - اوسکا عزم بالجزم یہہ تھا کہ سارا ہندوستان فتح کرے - اور سچ مچ شاہ جہانگیر کا مصداق بنے - مگر زندگی نے وفا نہ کی - بابل مین بخار مین مبتلا ہوا - اسے عارضہ مین تین سو تیئیس ۳۲۳ برس پیشتر حضرت عیسیٰ سے اس دنیا سے روانہ ہوا - ۳۳ برس کی عمر اوسکی تھی - اس جوان مرگی نے اوسکو امان ندی ورنہ وہ ضرور ایک دن کل ہندوستانکا بادشاہ ہوتا - اور بہت پہلی یونانیونکی شائستگی اور تہذیب کا اثر ہندوستان پر پھیلتا -

فصل دہم
باختر اور تاتاریونکے خاندان

(۵۳) سلیوکس کا حملہ (۵۴) باختر مین یونانیونکی سلطنت کا قائم ہونا۔
(۵۵) تاریخی تحقیقات کے رہ نا سکنے (۵۶) انٹیوکس اعظم کی لڑائی۔
(۵۷) سوتھر نکی ساہ کے خاندان (۵۸) تاتاریونکے خاندان۔

(۵۳) سکندر جب مرگیا تو اوسکی سلطنت حصے ہوکر اوسکے سپہ سالارون اور امیرون وزیرون مین بعد ایک جھگڑے کے تقسیم ہوئی۔ منجملہ اون حصونکی ایک حصہ سلطنت سیریا یعنے شام کا تھا۔ اوسمین ملک باختر شامل تھا۔ وہ سلیوکس کے حصہ مین آیا۔ سلیوکس مقدونیہ کے عمدہ سپہ سالارون مین تھا۔ سکندر کے ممالک مفتوحہ ہندوستان بھی اوسکے حصہ مین آئے۔ یونانیون کے بیان کے موافق اسوقت مین ہندوستان کے اندر پراشی کے اندر بڑا راجہ سندراکوٹس تھا اوسنے پہلے راجہ سی پالی پوتھرا کو چھین لیا تھا۔ (دفعہ ۵۰ دیکھو)۔ یونانیون نے راجہ چندرگپت کو راجہ سندراکوٹس ٹھیرایا۔ جسنے نند کے نس کو تیس ناس کیا تھا اور خود راجہ بن بیٹھا تھا۔ اوسکی دار السلطنت پاٹلی پوتر تھی۔ (دفعہ ۴۶ دیکھو) سلیوکس چندرگپت سے لڑنے کے واسطے گنگا تک آیا یہہ تحقیق نہین معلوم کہ کوئی لڑائی ہوئی یا نہین۔ مگر اونکے درمیان صلح ہوگئی سلیوکس نے اپنی لڑکی کی شادی چندرگپت سے کردی۔ میگاستھنیس کو اپنا ایلچی مقرر کیا۔ وہ راجہ مگدہ کے دربار مین رہنے لگا۔ اس سفیر نے سارا اسوقت کا حال ہندونکا لکھا ہے۔ (دفعہ ۵۹ دیکھو) اب عقل صائب اس امر مین

ہنین کرتی کہ سندر کوٹس اور چندر گپت ایک ہی راجہ کے نام تھے - پس طالب علمون کو یہہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس راجہ کے نامون کی تطبیق ہی سلسلہ بندی یونانیون اور ہندونکے حالات کی درمیان کرتی ہے - اور اوسی سے اس زمانہ کے واقعات ہند کے ساتھہ سن وسال لگا سکتے ہین -

(۵۴) سلیوکس کے مرنے کے بعد اوسکے بیٹے انٹیوکس سوٹیر نے سریا مین تاج شاہی سر پر رکھا - باختر کا صوبہ دار تھیوڈوٹس اس پادشاہ سے پھر گیا اور لڑائی کے واسطے کھڑا ہو گیا - چندر گپت اس احسان کے عوض مین کہ سندھ کے آس پاس کے ملک اوسکو عطا کئے تھے اوسکی اعانت اور امداد پر مستعد ہوا - مگر کچھہ بات باغی صوبہ دار کے ہاتھہ رہا - ملک باختر سلطنت سریا سے نکلکر خود مختار سلطنت ہو گئی اور وہ صوبہ دار اول پادشاہ اوسکا ہوا - ۲۵۰ برس پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہہ ماجرا گذرا - اس سلطنت مین وہ ملک داخل تھے جو یونانیون کے قبضہ مین ترکستان اور افغانستان اور بلوچستان مین تھے -

(۵۵) سلطنت باختر کا حال یونانی مورخونکا لکھا ہوا جتنا ہمارے ہاتھہ آیا ہے وہ تو ایسا خفیف اور کم ہے کہ اوس سے یہہ معلوم ہنین ہوتا کہ ہندوستان مین شاہی خاندان باختر کچھہ اپنی بڑی حکومت رکھتے تھے - مگر سکے جو افغانستان اور پنجاب مین شاہان باختر کے دستیاب ہوئے ہین اور اونکی تحقیقات نہایت محنت سے کیگئی ہے - البتہ اونسے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ باختر کے خاندان شاہی ہندوستان سے بڑا تعلق رکھتی تھی - بعض سکون پر جو سب سے زیادہ پرانے ہین سکندر کے بعد ہی جو جانشین ہوئے ہین اونکے سکون کی نشانیان اوپر ہین - اور جو عبارت اونپر

کندہ ہی وہ یونانی ہی - مگر جو پچھلے سکے ہین اونپر ایک طرف یونانی عبارت کندہ ہی - دوسری طرف بھونڈی وحشیانہ سنسکرت یا کسی اور مشرقی زبان مین عبارت کندہ ہی - اور اونمین کسی کے ایکطرف ہاتھی کی تصویر بنی ہوئی ہی - اور کسی مین کوہان دار گائی کی - یہہ دونو جانور ہندوستان کے ساتھ مخصوص ہین - اس سے ثابت ہوتا ہی کہ اہل باختر ہندوستان مین حکمران تھی غرض ان سکون کے نقشون اور عبارتون سے اور اونکی تقسیم سے اور بعض اور واقعات جو ان سکون کے متعلق تھی اونسے اون گمنام خاندانونکا حال جو سیکڑون برس تک یونانیون اور ہندونکے درمیان واسطہ تعلق رہی معلوم ہوتا ہے -

(۶۵) یھیوڈوٹس سلطنت باختر کا بنانیوالا جب مرگیا تو اوسکا ہم نام بیٹا تخت پر بیٹھا - اوسکو یوتھائی ڈیمس نے تخت سی اوتار دیا - اس عرصہ مین سلیوکس کے اولاد نے بھی اپنی جمعیت کو فراہم کر لیا تھا - اور انیٹی اوکس اعظم نے جو سلیوکس کی اولاد مین تھا ملک باختر پر حملہ کیا - اور ۲۱۲ قبل مسیح مین ملک کو فتح کر لیا اور پادشاہ کو فرمان بردار بنا لیا - اور عہد و پیمان لیکر اوسی کو آخر کار پادشاہ باختر کا بنا دیا - اب اس پادشاہ کا بیٹا ڈیمی ٹرئیس جو تھا پادشاہ باختر کا ہوا - اوسنے ایران کا بڑا حصہ فتح کر لیا - اور ہندوستان مین بھی فتوحات حاصل کین ملک سندہ ہی پر اوسکا قبضہ تصرف نتھا - بلکہ اس سے بھی کچھ آگے گجرات کے کنارہ تک اوسی کا ملک تھا - مگر یوکریٹائیڈس نے اول اوسکو باختر سے خارج کیا - پھر ہندوستان کے ممالک مفتوحہ لیکے اپنے قبضہ مین کر لئے

(۵۷) یوکرٹیاٹیدس کے عہد مین سلطنت باختر کا ستارہ اوج پر تھا۔ وہ سوٹیر خاندان کا پہلا بادشاہ تھا۔ سکون مین سوٹیر کا خطاب نقش کیا ہوا ملتا ہے۔ اور ان سکون کے اوپر ساری وہ نقش و نگار ہین جو یوکرٹیاٹیدس اول اور دوم کے سکون کے ساتھ مخصوص ہین۔ اس سبب سے ان بادشاہونکو خطاب سوٹیر کا دیا گیا ہے۔ عین اقبال مندی کے زمانہ مین یوکرٹیاٹیدس کو اوسکے بیٹے نے مار ڈالا۔ اور اب اس بادشاہ یوکرٹس کی سلطنت کا ایک حصہ پارتھیا والون نے چھین لیا۔ اور خاص باختر کا ملک ستھیا والون کی قوم شک نے دبا لیا۔ یہہ واقعہ ایکسو چھتیس ۱۳۶ برس حضرت عیسی علیہ السلام سے پیشتر کا ہے۔ اسوقت سے خاندان سوٹیر کی سلطنت صرف ہندوستان مین باقی رہی۔ اوسمین سندھ کا ملک اور کچھہ شمالی مغربی اضلاع اور پنجاب و افغانستان داخل تھے۔ اس خاندان مین سب تاجدارونکا سرتاج مینانڈر ہوا۔ اوسکو جو قدرت اور سطوت حاصل ہوئی وہ کسی اور بادشاہ کو اس خاندان مین نہین حاصل ہوئی۔

سوٹیر کے آخر زمانہ مین ایک اور خاندان نکلی یونانیونکا تھا جسکی حکومت اسی سلطنت کے بعض حصون مین قائم ہوئی۔

ایک تیسرا خاندان اوریساہ کا سیکڑون برسون تک گجرات مین حکومت کرتا رہا۔ اس خاندانکو کوئی یہہ کہتا ہے کہ وہ ہندو تھا۔ اور شاہان باختر کا ابتدا مین تابع تھا بعض اوسکو پارتھیا والون مین سے بتاتے ہین۔ مگر باختر کے توابعین مین سے ہے۔ اول غالباً وہ بدھہ مذہب رکھتے تھے۔ کیونکہ ایک عمارتکا مندر مبئی اور پونا کے درمیان ہے اوسکو ناہاپان اور راجہ دیوابھوتی نے بنایا تھا۔ (دفعہ ۲۷ دیکھو۔)

ناہایان ساہ خاندان کا بانی مبانی تھا۔ راجہ دیوابھوتی سنگا بنس مین تھا۔ پھر ان ساہ کے بنس کو گپتے کے بنس نے فتح کیا۔ اس پیچھے کے بنس کو گپت کا بہر بھی کہتے ہین۔ یہہ واقعہ سنہ ۳۱۹ع مین واقع ہوا (دفعہ ۸۳ دیکھو) بعض یہہ یقین کرتے ہین کہ ساہ کا بنس تھا جو یوچی کا بنس تھا جسکا ذکر لنگے دفعہ ۸۴ مین آئیگا۔

(۵۸) جسوقت گجرات مین ساہ بنس کا نیر اقبال اوج پر تھا۔ اوسوقت شک تاتاریون کا فروغ مغرب مین ہوتا تھا۔ اٹہتر برس پیشتر حضرت عیسی سے راجہ بکرمادت نے اس شک قوم کو نیست و نابود کردیا۔ اسی صدی کے آخر مین کہتے ہین کہ یوچی نے بکرمادت کو شکست دی۔ اس یوچی قوم نے باختر کی سلطنت کی بنا ہندوستان سے اکھیڑ کر پھینکدی ہی۔ یہہ کچھہ دنون پیشتر کا حضرت عیسی سے گذرا ہی شاید چھبیس برس پیشتر۔

فصل یازدہم
ہندوستانیونکا حال جو یونان نے لکھا ہی

(۵۹) پالی پوترا (۶۰) ہندوستان کی تقسیم (۶۱) ذاتونکا بیان (۶۲) فقیرون یعنے سادھہ سنتونکا بیان (۶۳) انتظام سلطنت (۶۴) علم و ہنر و فنون (۶۵) عام رائے۔

(۵۹) سکندر کے حملہ کے زمانہ مین اور سلیوکس کے عہد مین ۳۲۷ — ۳۱۲ برس پیشتر کے حضرت عیسی علیہ السلام کے جو حال ہندوستان کا اور اہل ہند کا یونانیونکو معلوم ہوا وہ یونانی مورخون نے ہمارے لئے لکھکر رکھہ چھوڑا ہی۔ ان حالات مین

جو مگا ستھنیس نے باتین لکھی ہین وہ نہایت بکارآمد اور سودمند ہین - اوسکے حالات لکھے ہوئے ایرئین کی تصنیفات مین جو دوسری صدی کا مصنف ہی موجود ہین مگاستھنیس سلیوکس کا ایلچی تھا - راجہ چندرگپت کے دربار مین رہتا تھا - (دفعہ ۵۵ دیکھو) وہ مگدہ کے دارالسلطنت پالی پوتھرا کو پالی پوتھرا اور مگدہ کے آدمیونکو پریسی کہتا تھا یعنے پردرو کا اولاد - پردرو اچندر بنسیونکا پہلا راجہ تھا - اور وہی اس نسل کا بانی تھا) ——— وہ لکھتا ہی کہ پالی پوتھرا دریا ارینوبٹاس اور گنگا کے سنگم پر واقع ہی وہ آٹھہ میل سی اوپر لمبا اور ڈیڑ میل سے اوپر چوڑا ہی - کاٹھہ کی شہر پناہ ہی - پانچ سو ستر برج اور چونسٹھہ دروازہ ہین - تیس ہاتھہ گہری خندق اوسکے گرد ہی - اب کوئی اس شہر کو کہتا ہی کہ وہان تھا جہان اب پٹنہ ہی - کوئی وہان بتاتا ہی جہان الہ آباد ہی -

(۶۰) چندرگپت کے راج کو بڑا وسیع بتاتا ہی مگر اوسکے ساتھہ یہہ بھی لکھتا ہی کہ ہندوستان کے مختلف اقطاع مین اکیس اٹھارہ خودمختار ریاستین اور بھی ہین -

(۶۱) یونانیون نے ہندون کے ذات کے انتظام کو بھی بیان کیا ہی - اور لکھا ہے کہ اونکے ہان دو مختلف ذات کے آدمیون مین شادی بیاہ نہین ہوسکتا - اور نہ ایک ذات کا آدمی دوسرے ذات کی پیشہ کو اختیار کر سکتا ہی - اور ذاتونکی تقسیم اسطرح لکھی ہی - اول صوفی یعنے برہمن دوم ملکی کام کرنے والے - سوم راجہ کے مشیر اور سرپنچ - چہارم سپاہی یعنے چھتری - پنجم کاشتکار یعنے ویش - ششم کاریگر اور تاجر - ہفتم گڈریے جو پہاڑون اور شکارگاہون مین رہتے ہین - یونانیون نے ذاتون کے تمیز کرنے مین بڑی بے تمیزی کی ہی - ذاتون کو

پشتون کے ساتھہ ایسا گڈ مڈ کر دیا ہی کہ پانچ ذاتون کی جگہہ سات ذاتین بنا دی ہین
اول تین ذاتون مین جو اونھون نے بیان کین غالبا برہمن ہونگے - اور چھٹی ذات
مین وہ قومین ہونگی جنکو منوفی دوغلا لکھا ہی - ساتوین ذات اصلی باشندے یہان کے
جو پہاڑون مین رہتے ہین - اور اونکا بیان دفعہ ۲۲ مین ہوا - شودر کا بیان ہی
کچھہ نہین ہی - اسسے ایک بڑی بات معلوم ہوتی ہی کہ اس زمانہ مین شودرون پر
پہلے زمانہ کا تشدد اور ظلم موقوف ہو گیا ہوگا - اور اونکے ساتھہ وہ برتاؤ نہ برتا جاتا ہوگا
جو غلامونکے ساتھہ برتا جاتا ہی - کیونکہ یونانی ہندوستانکی تعریف مین لکھتے ہین
کہ وہان کی قوم آزاد ہی اونکے ہان کوئی کسیکا غلام نہین - غرض غلامی کہین
نام کو نہین -

(۶۲) یہان کے فقیر جوگیون سادھہ سنتونکی ریاضت اور محنت شاقہ اور جفا کشی
کو دیکھہ کر یونانی ششدر وحیران رہگئے - یہہ لوگ جو اونھون نے لکھے برہمن ہونگے
جو اپنی زندگانی کے حصہ سوم کا کام تپسیا کا کرتے ہونگے - یا اور ہونگی سادھہ سنت
وغیرہ ہونگے - سکندر نے جوان جوگیونکو دیکھنے کے لئے بلایا - تو اونھون نے جواب
صاف دیا کہ ہم نہین آئینگے - اسپر سکندر نے اپنے ایک مصاحب کو دیکھنے کے لئے بھیجا
شہر سے دو میل کے فاصلہ پر پندرہ جوگی ننگے منگے دھوپ مین پڑے کھڑے بیٹھے
ہوئے دیکھے - جو جس طرح بیٹھا کھڑا پڑا تھا - اوسی حال مین صبح سے شام تک رہا
کوئی کروٹ اور رخ اوسنے نہ بدلا - کَلْیَانْ شَرْمَنْ چَاْرِیْ جسکو انگریز کلانس کہتے
ہین اور یونانی کلانس ہرمن چیا لکھتے ہین - سکندر کی خاطر سے اوسکے ساتھہ چلا
گیا - اوسپر اوسکے ساتھیون نے بڑی لعنت ملامت کی کہ خدا کے سوا اوسنے دوسرے

کی ہندگی قبول کی۔ یونانیون نے اوسکی تعظیم وتکریم کی۔ جب وہ ایران پہونچا تو اتفاق سے بیمار ہوا۔ ذات کے ڈر سے ایرانیون کے دوا کھانے سے مرنے کو اچھا سمجھا۔ سکندر سے اپنے جان کھونے کی درخواست کی۔ ہر چند اوسنے منع کیا۔ مگر جب نمانا تو مجبور ہوکر اجازت دی اور بہت سا دہن دولت اوسکے ساتھہ دیا۔ اس دولت کو اپنے مرنے سے پہلے اپنے دوستون کو دے دلاکر برابر کیا۔ مالا پھولونکی گلے مین ڈال چتا مین بیٹھا۔ اور اس استقلال سے جان دی کہ تیوری پر بل نہ پڑا۔ اس ضبط کو دیکھہ کر یونانی بھی متحیر ہو گئے۔

(۴۳) ہندوستان کے راجاؤن نے جو تحفہ تحائف سکندر کو پیشکش کئے۔ اوسسے ملک کا دولت مند اور مرفہ الحال ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ جن ملکون مین یونانیونکا گذر ہوا۔ اور اونکا حال لکھا ہے۔ اوسسے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک خوب آباد تھا۔ اور لوگ بڑے خوشحال اور دولت والے تھے۔ بہت سے شہر تجارت گاہ تھے۔ بندرگاہ موجود تھے وہان غیر ملکونکے ساتھہ باب تجارت وا تھا۔ پولس کا انتظام خوب تھا۔ جان کا خطرہ نتھا۔ اور مال اچھی طرح محفوظ تھا۔ خود راجہ اور اوسکے مشیر عدالت حق رسی مین سرگرم تھے۔ انتظام دیہات وہی تھا جو دفعہ ۳ مین بیان ہوا۔ یونانیون نے اس انتظام کا نام سلطنت جمہور رکھا تھا۔

(۴۴) ہندوستان کے علم اور عالمون کی یونانیون نے بڑی تعریف لکھی ہے۔ علم فلسفہ کو یہان کے کمال کہا ہے۔ عمارت کی فن مین اور علم موسیقی مین اونکو عمدا بتلایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس فن اور علم سے غافل ہین۔ مگر اسباب معاشرت کے بہم پہونچانے کے واسطے جن فنون صنعت کی ضرورت ہے وہ اوسوقت مین بھی

ہندون کو ایسی ہی آتے تھے جیسے کہ آجکل آتے ہین ۔ ہندوؤنکے تیوہارونکی دہوم
دہام کا بیان بڑی دہوم دہام سے لکہا ہی ۔ لباس کی سفیدی اور عمدگی کی تعریف
کی ہی ۔ مگر یہہ لباس فقط چادر اور دہوتی تھی ۔ جیسے آجکل بنگالی پہنتے ہین ۔
رنگتون کی شوخی اور آب وتاب اور اونکے مصنوعات اور غیر ملکونکی چیزونکی نقل
اوتارنے مین کمال رکھنا ان سب باتونکا بیان لکہا ہی ۔ کاشتکارونکے طریقون کو
جو اونہون نے بیان کیا ہی اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ جو آجکل اوسکا حال ہی وہی اوس
زمانہ مین تھا ۔ جس جس قسم کا غلہ دونو فصلون مین اوس زمانہ مین بویا اور کاٹا
جاتا تھا وہی اس زمانہ مین ہی ۔

(۶۵) جو یونانیون نے حالات لکھی ہین ۔ اونمین یہہ چند باتین عجیب تعجب خیز
ہین ۔ اول منونے جو ہندونکا حال لکہا ہی اوسسے یونانیون کا یہانکا حال لکہا
ہوا ملتا ہی اور مطابق ہوتا ہی ۔ دوم دو ہزار برس کے اندر ہندوون کے طور
طریق اور چال ڈھال مین کسی تغیر اور انقلاب کا نہونا ۔ جو یونانیون نے اوس
زمانہ کا حال ہندونکا لکہا ہی وہی آج کے زمانہ مین دیکھنے مین آتا ہی ۔ سوم
یونانیون کا ہندوئن کی خصلت اور عادت اور اوضاع اور اطوار کا اچھا سمجھنا ۔
وہ لکھتے ہین کہ ہندو سانولے اور بلند قد اور خوب صورت دبلے پتلے چست چالاک ہوتے
ہین ۔ وہ جوانمردی اور شجاعت مین ایشیا کی اور قومون سے برتر اور ممتاز ہین ۔
طبیعت اونکی سنجیدہ ہی ۔ مزاج مین سلامتی اور اعتدال ہی ۔ عادت اونکی شر
اور فساد سے خالی ہے ۔ سپاہی اچھے ہین ۔ اونکی بات مین صداقت اور کلام مین
استحکام مشہور ہی ۔ سادگی اور سیدھا پن اونمین پایا جاتا ہی ۔ حق پسند ایسے کہ در

عدالت تک نالش کی نوبت نہ پہونچاتین - امانت دار ایسے کہ کبھی مکانونکے مقفل کرنے کی ضرورت نہ پڑی - عہد و پیمان مین ایسے سچے کہ اونکی ایفا کے لیے دستاویز کی ضرورت نہین - کوئی ہندو نہ دیکھنے مین آیا نہ سننے مین جو جھوٹ بولتا ہو - افسوس ہے کہ آجکل ہندوئنکا حال اسکے بالکل برعکس ہے - عورتین پاکدامن صاحب عصمت و عفت - ستی ہونے کا رواج پہلے سے جاری تھا - مگر اوسکی کثرت نہ تھی - ارسٹو بیولس اوسکا ذکر اسطرح کرتا ہے کہ وہ رسم مختص المقام تھی - اوسکا چرچا مقام ٹکسلا مین فقط سنا گیا -

فصل دوازدہم

بدھ کے زمانہ کا حال پھر اور لکھا جاتا ہے اور موریا بنس مگدہ کا اور اونکے جانشینون کا ۷۷ ۴ پیشتر ع سے ۲۳۶ برس پیشتر ع تک

(۶۶) مگدہ کے پہلے راجا (۶۷) نند بنس (۶۸) موریا بنس کا بانی چندر گپت (۶۹) راجہ اشوک (۷۰) اشوک کے کتابے (۷۱) موریا بنس کے پچھلے راجا (۷۲) سنگ بنس (۷۳) کنوا بنس اور تنزل بدھ مت کا (۷۴) دار السلطنت متھرا - گور قنوج

(۶۶) مگدہ کے راجا سہدیو کا ذکر مہابھارت مین آیا ہے مختلف بنس کے راجہ اوسکے مسلسل جانشین لکھے ہین - خواہ وہ اصلی ہون یا خیالی - چونتیسوان[۳۴] راجہ بمبسار اور پینتیسوان[۳۵] راجہ اجات شترو ہمعصر بدھ کے ۵۶۰ پیشتر ع اور ۵۱۲ پیشتر ع کے درمیان ہوئے ہین -

(۶۷) اجات شترو کے بعد پانچ اور راجہ ہوئے - اور چھٹا راجہ نند ہوا یہہ راجہ شودر
کے پیٹ سے تھا - اب یہان سے شودری بنس کا راج چلا - اسی نام کے نو راجہ ہوے
جنکو نو نند کہتے ہین - کوئی انھین مین سے سکندر کے حملے کے وقت پالی پوتر
مین راج کرتا تھا - جسکو حشمت اور دولت کے سبب مہا نند کہتے تھے - اوسکی ثروت
اور جاہ و حشم پر سکندر کو بھی رشک آیا تھا - (دفعہ ۵۰ دیکھو)

(۶۸) جب اسکندر پنجاب سے چلا گیا - تو ملک مین بدنظمی پیدا ہوئی - ایک شخص
چندر گپت نامی نیچ ذات کا راجہ ہو گیا - بعض محقق اوسکو کہتے ہین کہ وہ نند کا
حرامی بیٹا ایک شودری نائن مورا کے پیٹ سے تھا - بہت جلد اوسنے چانک برہمن
یا کسی اور برہمن سے امداد پا کر ایک سازش کر کے شودر راجہ نند سے راج چھین کر مگدہ
مین خود راجہ ہو گیا - اور اوسنے موریا بنس کی بنا رکھی - تاریخ ہند مین اول
یہی موریا بنس گنا جاتا ہے - جو ساری ہندوستان کے اور سلطنتون پر سبقت لیگیا
جسطرح کی سنسکرت مگدہ مین بولی جاتی تھی اوسکو پالی کہتے تھے - اس پالی نے
وہ چندر گپت کے عہد سلطنت مین رونق پائی کہ بدھ مذہب کی تو ایک مقدس زبان
بن گئی - اور اسی زبان مین ساری کتابین اس مذہب کی لکھی گئین - سلیوکس
کے حملہ کی کیفیت اور مگاستھنیس کے ایلچی بنکر اوسکے دربار مین رہنے کی کیفیت
دفعات ۵۳ اور ۵۹ مین بیان ہو چکی ہے - جسوقت اس راجہ کے دربار مین یہہ
مگاستھنیس ایلچی تھا - اوسوقت ہندوستان مین جا بجا خود مختار ریاستین تھین
اور اونکے راجہ مطلق العنان اپنے ملک مین راج کرتے تھے - مگر اونمین سے اکثر
چندر گپت کے عہد سلطنت مین اور اوسکے جانشین بیٹے بندوسار کے زمانہ مین جسکو

مین فرمان بردار اور باج گزار ہوگئی - چندر گپت کا عہد سلطنت چوبیس برس سنہ ۳۱۵ پیشتر ع سے ۲۹۱ پیشتر ع تک تھا - اور اوسکے بیٹے کا راج اٹھائیس برس سنہ ۲۹۱ پیشتر ع سے سنہ ۲۶۳ پیشتر ع تک رہا -

(۷۹) بندوسار کا بیٹا اشوک سنہ ۲۶۳ پیشتر ع مین راج کی گدی پر بیٹھا اور چالیس برس راج کیا - سنہ ۲۲۲ پیشتر ع کے اس دنیا سے رخصت ہوا - اس راجہ کا لقب پریہ درشن یا پریہ درشنی تھا - اوسکے ہان ہر روز ساٹھ ہزار برہمنون کو بھوجن ملا کرتا تھا - کہین کہین لکھا ہی کہ آٹھ ہزار برہمن روز اوسکے ہان مال چٹ کیا کرتے تھے - ایک روز وہ اونکے کھانے کے جلسہ مین گیا وہان کیا دیکھتا ہی کہ سنڈ مسنڈ برہمن خوب چکھوتیان کر رہے ہین - اور بڑا غل مچاتے ہین دھینگا مشتی کر رہے ہین منہہ سے کھانا نکلا پڑتا ہی - مگر کھائے چلے جاتے ہین - غرض یہہ تماشا دیکھہ کر باہر سڑک پر آیا وہان دیکھا کہ ایک بدھہ مت کا فقیر چلا جاتا ہی - آنکھین نیچی ہین - غریبی اور مسکینی چہرہ سے ٹپکی پڑتی ہی - غرض اس جتی کو راجہ نے بلایا وہ آیا اور راجہ کے تخت پر بیٹھا مواعظ اور پند کی باتین کرنے لگا - راجہ اوسکی باتون پر عاشق ہوگیا - برہمنون کی سفیہانہ حرکتین دیکھکر اوسنے پہلے ہی برا ز بیٹھا تھا - اب اس جتی کی باتون نے وہ اثر کیا - اوسنے بھی بدھہ مذہب اختیار کر لیا - اس سبب سے یہہ مذہب مذہب شاہی ہوگیا - بس یہین سے اس مذہب کے ستارہ اقبال کا طلوع شروع ہوا اور پھر اوسکی روشنی دور دور تک پھیلنے لگی اور اوسکا سایہ کہین سے کہین پڑنے لگا - اوسنے اپنی ابائی ریاست کو باپ دادا سے بھی زیادہ بڑھایا - نہ اوسکے دادا چندر گپت کے وقت مین اتنا ملک تھا نہ اوسکے

باپ بندوسار کے عہد مین ملک کو بہہ رونق تھی - اوسکے عہد کے کندہ کرائی ہوئی سلین اور منارے جو ملتے ہین اونسے معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی سلطنت مغرب مین وادی پشاور اور دریاے کابل اور کشمیر سے لیکر سورت تک پھیلے ہوے تھے - اور مشرق مین بنگال اڑیسہ تلنگانہ تک تاریخ ہند مین اسکی سلطنت بڑی پایہ کی شمار ہوتی ہی - اوسکے عہد مین بدھ مذہب مذہب شاہی ہوا اوسکے اشاعت کے واسطے ارہنت دور دور بھیجے گئے او سلطنت کو بہہ وسعت ہوئی جسکا اوپر ذکر ہوا - اور سب سے بڑا کام جو اوسکے زمانہ مین ہوا وہ بہہ تھا کہ سترھوین سال جلوسی مین بڑا بھاری سنگھہ ہوا - ایک ہزار مہاتما ارہنت اوسمین جمع ہوے - نئے سر سے دھرم اور پتنی درست کیا گیا -

(۷۰) اشوک کے راج کی تاریخ اور سب پہلے راجاؤن سے زیادہ تر صحیح صحیح معلوم ہوسکتی ہی - بدھ والون کی ساری کتابین اس راجہ کے مفصل حال سے بھری ہوئی ہین سوا اوسکے جو پتھر کندہ کرکے اوسنے اپنی مملکت کے سرحدون اور بڑے بڑے شہرون مین نصب کرائے تھے - وہ اب ہندوستان کے اور مقامات مختلفہ مین موجود ہین اور اونکے صحیح اور درست ہونے مین کسی کو کلام نہین - اونسے بدھ مذہب کی تاریخ تو پتھر کی لکیر ہو گئی - بلکہ ہمکو جو سب سے پہلے بنیاد تاریخ ہند کے انتظام کے واسطے مصالح ملا ہی وہ یہی پتھر ہین - ان پتھرون پر جو کچھہ احکام کندہ ہین اونکا خلاصہ یہہ ہی کہ جیو کی رکھشا ہو - یعنے کوئی جانور کھانے اور بلدان کرنے کے واسطے مارا نجاے - کھانے پینے کی چیزون کے پیداوار کے واسطے کنوے کھودے جائین - سڑکون پر درخت لگائی جائین - غرض اناج ترکاری وغیرہ کی افراط ہو - پانچوین سال سب لوگ

اپنے گناہونکا کفارہ دیا کرین۔ ڈنکے کے ساتھہ دھرم کی سنادی ہو۔ دھرم مہاماتر
مقرر ہون۔ مخبرون اور عرضی گذراننے والونکا انتظام ہو۔ غیر مذہب والونکو تکلیف
نہ دیجائے۔ سیر شکار چھوڑ دی جائے۔ دھرم کے سوا اور شغل چھوڑ دئے جائین۔ دھرم
کے سکھانے کے سوا اور سب کام شہرت اور حوصلہ آزمائی کے ترک کر دئے جائین۔
دھرم دان کیا جائے۔ محبت اور ملائمت اور صلح اور آشتی کے لئے تاکید کیجائے۔ سخت
سزائین نہ دیجائین۔ غرض اشوک کے تمام انتظام کے اصول اون سے معلوم ہوتے
ہین۔ ان پتھرون مین جو بہت مشہور ہین وہ یہہ ہین۔ اول گرنار مین کاٹھیاواڑ
کے اندر۔ دوم پشاور کے پاس کپور دگری مین۔ سوم کٹک کے پاس دھولی
مین ملک اڑیسہ کے اندر۔ چہارم دہلی اور الہ آباد کی لاٹین ہین۔ یہہ سب عبارتین
پالی زبان مین کندہ ہین۔

(۷۱) اشوک کا بیٹا کونال تھا۔ تکشلا مین فساد دبانے کے لئے گیا تھا۔ رانی
تشیہ رکھشتا نے جسکو کونال نے قبول نہین کیا تھا اشوک کی مہر ایک پروانہ پر لگا کر
فوج بھیج دی کہ کونال کو اندھا کر ڈالو۔ کونال جب اندھا ہو کر اشوک کے سامنے
آیا۔ اور سب حال سنایا۔ اشوک نے رانی کو زندہ جلا دیا۔ کونال کی آنکھین پھر
اچھی ہو گئین۔ وہ تکشلا کو چلا گیا۔ اشوک کا پوتا سمپرتی راجا ہوا۔ غرض اشوک
کے بعد سنہ ۱۹۵ پیشتر ع تک سات راجہ موریا نبس کے ہوئے۔ ان کے عہد مین مگدھ
کی بڑی رونق بڑھ گئی۔ اور اوسکی شان اعلی درجہ پر پہونچ گئی۔ بڑی بڑی شاہی راہین
پاٹلی پوتر سے لیکر سندہ اور گجرات تک بن گئین۔

(۷۲) موریا نبس جب نیست و نابود ہوا تو اوسکا جانشین سنگا نبس ہوا۔

سنگا بنسی مین اول راجہ پسپا متر تھا۔ اوسنے سانچی مین ایک سو اٹھاسی برس
ایک بڑا استوپ بنوایا۔ اس خاندان کے بہت سی یادگارین اسی قسم کے موجود ہین
یہہ بنس راجہ دیوابھوتی پر ختم ہوا۔ یہی آخری راجہ اوسکا سنہ ۷۲ پیشتر مسیح کے ہوا ہے
(۷۳) غالباً اس بنس کے جانشین کن بنس کے راجہ ہوے اور سنہ ۲۷ پیشتر مسیح تک اونکا
راج بنا رہا۔ اس زمانہ کے بہت پہلے سے اونکے رقیب دشمنون کی سلطنتین اور قوتین
زور پکڑ گئین۔ غرض اب بدھہ مذہب والون کے تنزل کا زمانہ آپہونچا۔

(۷۴) اب ان بدھہ والونکے رقیب ہی راجا تھے جنکا خاندان مہابھارت اور رامائن
کے زمانہ سے چلا آتا ہے۔ طالب علمونکو یاد ہوگا کہ ایک راج وہی متھلا یا بنارس کا تھا
جسکے راجہ کی بیٹی سیتاجی سے راجہ رامچندر کی شادی ہوئی تھی۔ دوسرا راج
گوڑ کا بنگالہ مین تھا۔ اسکا حال ہم تمکو سنائینگے۔ سوم راج قنوج کا اودہ مین
پہلے قنوج کا نام پنچالا تھا۔ یہین کے راجہ تھے جو حال مین سیکڑون برسون تک
برہمنون کے ساتھی رہے اور کبھی اونکا دامن نہ چھوڑا۔ برہمن جہان جاتے واجب
القتل ٹھیرتے۔ مگر قنوج والے اونکا دم بھرتے۔

فصل سیزدہم

بدھہ مذہب والون کا زوال اور برہمنون کا بحال ہونا

(۷۵) بدھہ والونکا زوال (۷۶) جینی مذہب (۷۷) اس زمانہ کے تاریخ
کے اسباب (۷۸) پوران (۷۹) اگن کل (۸۰) اندربنس (۸۱) وکرمادتیا
(۸۲) یوچی بنس (۸۳) گپت بنس بلبھی لوہرکا۔ رہٹور۔ چوان۔ سولنکی (۸۴)
اندربنس کا حال اور راجہ بھوج (۸۵) پال اور سین بنس بنگال کے (۸۶) بدھہ

والونکا آخری نقش (۸۷) بدھ مذہب کے چینی جاتری (۸۸) فاہیئن (۸۹) ہوانت سنگ (۹۰) مسلمانونکے حملہ سے پہلے ہندوستان کی کیفیت ۔

(۷۵) گو ہندوستان کے اندر سب مذہبون مین بدھ مذہب غالب ہو گیا ۔ اور بہت سے راجاؤن نے اوسکو اختیار کر لیا ۔ مگر اوستی برہمنون کے مذہب کا استیصال کلی ہو سکا ۔ ہمین بھی شبہہ ہی کہ اوسکی اشاعت ہندوستان مین ایسی ہوئی ہوکہ نصف سے زیادہ لوگ بودھ ہو گئے ہون ۔ جب موریا نسل بیٹھنے لگا تو برہمنون مین پھر دوبارہ جان آنی شروع ہوئی ۔ سنہ ۲ پیشتر ع مین کچھ راجا بدھ کے پیرو تھے کچھ برہمنون کے مقلد ۔ ابتدا مین برہمنون کے مقلدین کی سلطنتین کم تھین مگر رفتہ رفتہ بڑھتی گئین اور زور پکڑتی گئین ۔

(۷۶) جین کا مت بدھ اور برہمنون کے مذہب کے بیچ مین ہی یعنی جین مت والے بدھ مذہب کی طرح خدا کے وجود سے انکار کرتے ہین اور مادہ کو قدیم مانتے ہین ۔ بعض شخصونکی خدا کی صفتین بڑھاتے ہین اور اونکی پرستش کرتے ہین ۔ جاندار کی جان کی حفاظت مین بہت احتیاط کرتے ہین ۔ موروثی پجاری نہین رکھتے ہین ۔ ویدون کی قدر و منزلت نہین کرتے ۔ بلکہ ان کو کچھ نہین سمجھتے آگ کی پوجا نہین کرتے ۔ پوران کو ردی جانتے ہین ۔ ان سب باتون مین تو بدھ والون کے ساتھ اتفاق رکھتے ہین ۔ ذات کی پابندی رکھتے ہین ۔ برہمنون کے دیوتاؤن کی پرستش کرتے ہین ۔ مگر اونکو اپنے دیوتاؤن سے کمتر جانتے ہین ۔ ان باتون مین برہمنون کے ساتھ اتحاد ہے ۔ دکھن اور مغربی ہندوستان مین ذات کی پابندی خوب رائج ہی ۔ اور ہندوون مین جیسی ذات کی سخت پابندی

ہی ویسی ہی اونمین ہی - اب سواران بدھ اور برہمن کے مذہبونکے وہ اپنی خیالات اور رائین دونون سے الگ بھی رکھتے ہین - مثلاً خاص اونکے معبود جدا ہین - وہ اونکو تی تھنکر کہتے ہین - سب سے پچھلے اور برتر اور اعلی درجہ کے تی تھنکر پارس ناتہہ اور مہابیر ہین - انھین کی سب جگہہ پرستش ہوتی ہی -

سنہ ء تک اس مذہب کا آغاز نہین ہوا - مگر سنہ ۱ مین اوسکا بڑا عروج اور فروغ تھا - سنہ ۱۲ع مین کمال سے زوال پر اتر آیا تھا - دکھن اور گجرات مین اس مذہب کی خوب اشاعت ہوئی تھی - اب بھی اونکی گجرات اور کنارا مین کثرت ہی - بڑے بڑے تاجر اور عالم اور فاضل اونمین موجود ہین - تامل زبان مین اونکی کتابین بکمال فصاحت و بلاغت موجود ہین - تامل زبان کی تہذیب و تدوین انھیں لوگونکا حصہ ہی - اور اور اطراف ہند مثلاً بنگال کے اندر مرشدآباد مین جو بڑے بڑے مہاجن صراف اور ساہوکار اور سیٹھ وغیرہ ہین - وہ اکثر جینی ہی ہین -

ہزاری باغ مین بنگالہ کے اندر پارس ناتہہ کا بڑا مندر پہاڑ پر ہی - یہین اونکے سب سے زیادہ مقدس اور متبرک تی تھنکر نے شربت فنا رابدی کا پیکر آرام فرمایا ہے

(۷۷) برہمنون کے بحال ہونے کا جو زمانہ ہی اوسکا تاریخی حال پردۂ ظلمت مین چھپا ہوا ہی - اوسمین کہین جھلک روشنی کی نہین - اگر کچھ پتا اوسکا ملتا ہی تو تین طرح سے ملتا ہی - اول پران ہند ہنکے مذہبی کتابین آخر زمانہ کی ہین - اونمین واقعات کا بھی ذکر ہی - مگر تصورات مصنوعی اور اختراعات خیالی کا اونمین وہ دخل ہی کہ مشکل سے کسی تاریخی واقعہ کو اوس سے حل کر سکتے ہین - زرخالص ایسا آلائشون مین مخلوط ہو گیا ہی کہ اوسکا علیحدہ کرنا دشوار ہی (دفعہ ۷۰ دیکھو) دوم

عبارتین کندہ کی ہوئی اور پتھر اوسکے جو ہندوستان کے مختلف مقامات مین *
دستیاب ہوے ہین اونسے کچھہ حال معلوم ہوتا ہی قدیم سکے اکثر بدھہ مذہب والونکی ہین
سوم ہندوستان کو تیرتھہ سمجھکے جاتری چین کے آئے ہین ۔ انھون نے اپنے سفرنامے
بنائے اور اونمین اس ملک کی سیاحی کا حال لکھا ہی ۔ اب اونکا ترجمہ یوروپ کی
زبانونمین ہوا اونسے کچھہ حال معلوم ہوتا ہی ۔ (دفعہ ۵ دیکھو) غرض یہہ تین
اسباب تاریخی تحقیقات کے ہین ۔

(۵۷) پران کی وجہ تسمیہ یہہ ہی کہ ہندؤنکے پرانے اعتقادات اونسے معلوم
ہوتے ہین ۔ اونکی تصنیف کا زمانہ محققین یوروپ کے نزدیک آٹھوین صدی کے
بعد کا ہے ۔ بعض حصے اونکے اتنے زمانۂ حال ہی کے معلوم ہوتے ہین ۔ جو ہندؤنکا
بالفعل مذہب ہی ۔ اوسمین یہہ کتابین بڑی مقدس شمار ہوتی ہین ۔ وہ اٹھارہ
ہین ۔ ان کتابون مین دیوتاؤن کے نسب نامے اور دنیا کی پیدایش کا حال اور
حکمت کی باتین اور مذہبی مسائل اور عام نسب نامے اور تاریخون کے ٹکڑے اور بیشمار
افسانے جو دیوتاؤن اور داناؤن اور بہادرون سے منسوب ہین مندرج اور مذکور
ہین وہ سب کے سب آپسمین ایک دوسرے سے جدا ہین ۔ اور باہم ایسی مناسبت نہین رکھتے
ہین کہ اونکو ایک مجموعہ خیال کرین ۔ بلکہ ایسے ایسے خیالات اوسمین پائے ہین جو باہم
مخالف ہین ۔ غرض بالفعل ہندؤنکی یہی بڑی سندی کتابین مذہب کی ہین
ہم آجکل یہہ دیکھتے ہین کہ جو ہندو معقول اور سمجھدار ہین وہ ایک وجود مطلق خدا کے قائل
ہین ۔ اور باقی سب باتونکو وہ ظاہری رسمیات اور رواج ملک کا جانتے ہین ۔ کچھہ
اونکا اعتقاد دیوتاؤن کی طرف مستحکم نہین پایا جاتا ۔ شاید اوسکا سبب یہہ ہوگا کہ وہ

پہلے مسلمانون کی صحبت سے فیض یاب ہوگئے۔ اب انگریزی علم کی روشنائی اونکے
پھیل رہی ہے۔ غرض کوئی معزز ہندو ایسا نہین جو دل سے صرف خدا کی وحدانیت کا
یقین نہ رکھتا ہو۔ اور یا تو انکو فضول نہ جانتا ہو۔ گو بت خانہ مین جاتا ہے مگر دل اوسکا
بتون سے لگتا نہین۔ اب سترہ ۱۷ بڑے دیوتا ہین۔ اونکے کام علیحدہ علیحدہ ہین۔
اونمین صفات الٰہی موجود ہین اسلئے وہ معبود ہین۔ اول برہما یعنے پیدا کرنیوالا
دوم شو یعنے فنا کرنے والا۔ تیسرے وشنو یعنی بچانیوالا۔ اب ان تینون کی تین
بیبیان ہین اونکو دیبی کہتے ہین۔ اونکے نام نیچے لکھے ہین وہ بھی بمنزلہ دیوتا کی
ہین اسلئے اونکو دیوتاؤن مین شمار کرتے ہین۔ چوتھی سرستی پانچوین لچھمی
چھٹی پاربتی جسکو دیبی بھوانی بھی کہتے ہین۔ ساتوین اندر یعنی آسمانون کے
دیوتا۔ آٹھوین ورن یعنے پانی کا دیوتا۔ نوین پون یعنے ہوا کا دیوتا۔ دسوین
اگنی یعنے آگ کا دیوتا۔ گیارہوان یم یعنی موت کا دیوتا۔ بارہوان کوبیر یعنے دولت
کا دیوتا۔ تیرہوان کارتکی یعنے لڑائی کا دیوتا۔ چودہوان کام دیو یعنی بخشش
کا دیوتا۔ پندرہوین سورج دیوتا۔ سولھوین سوم یعنے چاند کا دیوتا۔ سترہوین گنیش
یعنے مشکلونکا رفع کرنے والا دیوتا۔ اس دیوتا کی اس صفت کی سبب سے تمام مکانون
کے دروازون پر اونکی تصویر بنائی جاتی ہے۔ اور سب کام کے شروع مین تبرکاً انکا
نام لیا جاتا ہے۔ تین دیوتاؤن سے ہندونکی تثلیث بنتی ہے۔ برہم کی پوجا کا
رواج ایسا نہین ہے جیسا کہ اوسکی بی بی سرستی کی پرستش ہوتی ہے۔ وہ دیبی
فصاحت کی ہے۔ وشنو اور شو کی پرستش بہت ہوتی ہے۔ اور اونکے اوتار سب سے
زیادہ پوجے ہین۔ ان سترہ ۱۷ دیوتاؤن مین سے آٹھ اول دیوتاؤن کے مندر

بنے ہوئے ہین - اور باقی دیوتاؤنکے مندر نہین ہین - اونکی ایسی وقعت نہین ہی - کہ مندر اونکے نام کے بنے - غرض ان پرانون سے یہہ بات خوب معلوم ہوتی ہی کہ ہندو پستی مین گرکر جو اوپر چڑھے تو اونکے مذہب کا کیا حال ہوا - باقی اونکے قصص اور حکایات جو محض خیالات پر مبنی ہین بھری ہوئی ہین - شاعرانہ مبالغے ایسے ہین کہ نہ کسی راجہ کا اصلی حال معلوم ہوسکتا ہی - نہ اوس سے کوئی زمانہ دریافت ہوسکتا ہی - نہ اوسکا کوئی زمانہ تحقیق ہوسکتا ہی - عمرین بھی راجاؤنکی اتنی بڑھا دی ہین کہ اونسے کوئی زمانہ دریافت نہین ہوسکتا - مگر شاباش ہی اہل یورپ کے محققین کو کہ اونھون نے ان کتابون سے بھی وہ باتین دریافت کرلین جو پہلے عقل مین نہین آتی تھین -

سب اٹھارہ پرانون مین وید کو کلام ربانی مانا ہی - نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ نام اوسکا لیا گیا ہی - مگر جو مذہب پرانون کا ہی وہ ویدون سے نرالا ہی - ان دونون مذہب مین زمین آسمان کا فرق ہی - اگرچہ ہندو اس بات مین مشہور ہین کہ وہ اپنے اباؤ اجداد کی رسم و رواج اور مذہب مین تبدلات نہین کرتے - مگر وید سے تو اونھون نے ایسی اختلاف ورزی اختیار کی ہی کہ اگر کوئی ہندو وید کے موافق مذہب اختیار کرے تو وہ ہندو نہین کہلاتا - پران کا مذہب کچھہ درشن یعنے ہندوؤن کے حکمائے مذہب سے کچھہ مناسبت نہین رکھتا - اب برہمنون کا مذہب بنا یا ہوا جو اکثر ہندوون نے اختیار کیا ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ تین دیوتا برہما - وشنو - شو کو مانتے ہین جنکا بیان اوپر ہوا - جس برہم کا ذکر وید مین ہے - اوسکو ہندوون نے سلام کیا - اور اوتارون کی پوجا اختیار کی - رام اور کرشن وشنو کے اوتار بنائے گئے - اور ان گنت چھوٹے

چھوٹے دیوتا معبود ٹھہرائے گئے۔

(٧٩) برہمن اپنے ہردل عزیز ہونے کے واسطے حکمت اور عقل کو کام مین لائے۔ چھوٹے بڑے پاٹ سالے جاری کرکے علم سکھانا شروع کیا۔ اسسے نوعمر اور نوجوان بہت سے تابع ہوگئے۔ پاک منترون اور اونکی تفسیر کو اپنے پاس رکھا۔ خاص خاندانون کو مجاز اونکے پڑھنے اور کام مین لانے کا تجویز کیا۔ اسطرح لوگون کو عزیز بنایا۔ زیادہ تر اونھون نے اختیار اور اقتدار کتب مقدسہ مین الحاقات لگاکر حاصل کیا۔ خاص کر رامائن اور مہابھارت مین تو مضامین تراش تراش کر بہت ہی اپنی طرف سے لگائے۔ غرض ان حکمتون یا اور تدبیرون سے تو ہندوؤن کے دلونکو اپنے بس مین کرلیا اور جس عزت اور آبرو کو کھویا تھا۔ اوسکو پھر حاصل کیا۔ یہہ کام بتدریج ہوا ہوگا مگر پرانون مین یہہ سارا کام ایک ہی دفعہ مین معجزہ کے طور پر اسطرح بن گیا۔ اربدگر یعنے کوہ آبو پر رشی رہتے تھے اونھون نے برہما سے فریاد کی کہ وید بیرون کے نیچے روندے جاتے ہین اونکی تعظیم اور تکریم بالکل جاتی رہی ہے۔ اور ساری ہند پر راکشسون یعنے بودھ کی عملداری پھیلی ہوئی ہے۔ اوسپر برہما جی نے حکم دیا کہ چھتریون کو دوبارہ پیدا کرو۔ پہلے چھتری جو تھے اونکو پرسورام نے بالکل نیست و نابود کردیا تھا۔ اب ان چھتریون کے دوبارہ پیدا کرنے کے واسطے یہہ علاج کیا گیا کہ ایک اگن کنڈ بنا۔ وہ گنگا کے پانی سے پوتر کیا گیا۔ اور وہان آکر دیوتاؤن نے چار مورتین ڈال دین۔ ان مورتون سے چار اگن کل کے چھتری یعنے پرمر چوہان سولنکی پرہار پیدا ہوے اونھون نے سب راکشسونکو مار کر ملک سے نکال باہر کیا۔ اور ملک ان پاپیونکو سے پاک صاف ہوگیا۔ اب بہت سے راجپوت دعوے کرتے ہین کہ ہم اگنیز

اگن کل کے نسل سے ہین جنھون نے راکشسون کو نکالا اور برہمنون کو پھیلایا
اور اونکے مذہب کی عزت رکھہ لی۔

(۸۰) اندر کا بنس بڑا با اقبال اور نامور تھا جسکے راجہ پاٹلی پوترا ور راج گرہ مین توکلدہ
مین اوجین اور نخل مین مالوہ کے اندر اور دکھن او رمقامات مین راج کرتے تھے۔
(دفعہ ۱۰۰ دیکھو) اس زمانہ مین یہی بنس سب مین مقدم اور عالی رتبہ گنا جاتا تھا۔
سنہ ۸ پیشترع سے سنہ ۳۳۶ع تک اس خاندانکا نیر اقبال خوب فروغ پر رہا۔ مسلمانون
کے اول چڑہائی مین اکثر نامی اور بلند اقبال راجہ اس بنس مین ہوتے رہے۔ اہل
روم بھی اپنی کتابون مین ان راجاؤن کی عظمت کے معترف ہین۔ دکھن کے اندر
مسلمانون کے سامنے بھی اندر بنس کے راجا لڑنے بھڑنے کے واسطے کھڑے ہوے۔

(۸۱) اس اگن کل مین بہت سے تاجدار ہوے مگر سبکا سرتاج راجہ بکرمادت ہوا وہ اس
اگن کل کے پرمر بنس مین پیدا ہوا۔ مالوہ مین اجین اوسکی راجدھانی تھی۔ اگرچہ
اوسکے نسبت بے شمار افسانے اور داستانین گھڑی گئی ہین اور وہ پایۂ اعتبار سے ساقط
ہین۔ مگر اسمین شک نہین کہ وہ بڑا جلیل القدر راجہ تھا۔ علم کا بڑا قدرشناس تھا
ہند کے نو رتن اوسکے زمانہ کا مشہور ہے۔ برہمنون نے بڑی عزت اوسکے سبب سے
پائی۔ اور بدہ والون نے اوسکے ہاتھہ سے بڑی ذلت اور خواری اوٹھائی۔
جتنا ملک اس راجہ کے پاس تھا سب مہذب اور شایستہ اور آباد اور سرسبز اور شاداب
تھا۔ باوجود ان سب شان و شوکت کے مزاج مین اوسکے انکسار اور تواضع بقدر
تھی کہ چٹائی پر سوتا اور سپاہ گری سے خود تو نبا لیکر پانی بھر لاتا۔ اوسی کا سنبت
سارے ہندوستان مین جاری ہے۔ سنہ ۵۶ پیشترع سے شروع ہوتا ہے۔ اس

راجہ بہے کے عہد مین کچھ شک نہین کہ تاتاریون کے شک اوہُن جٹ نے خوب جڑ پا لیا
کین ۔ اور بکرماجیت نے مغربی ہند مین اونسے خوب لڑائیان جیتین ۔ دفعہ ۵ دیکھو
شک قوم کے شکست دینے سے اوسکا لقب شکاری تھا یعنی شک کا دشمن ۔

(۸۴) یہہ امر یقینی معلوم ہوتا ہی کہ بکرماجیت کو یا اوسکے کسی جانشین کو غرض کسی اجلۂ
کے راجہ کو یوچی قوم نے شکست دی تھی ۔ یہہ یوچی قوم بھائی بند تاتاری قوم
ہن کے معلوم ہوتے ہین ۔ اسی ہن قوم نے مغربی ہند مین ایک سلطنت جمائی
جو کئی سو برس تک قائم رہی اور وہ اندھین اور ہنبون کے سلطنت کے ساتھ پہلو
بہ پہلو رہی ۔ یوچی کا حال ہم کو کم معلوم ہی مگر اونکے سکے جو دستیاب ہوتی ہین اونسے
کچھ حال اونکا معلوم ہوتا ہی ۔ شک تاتاری قوم کے سکّے سلسلہ وار جمع کئے گئے ہین
اسی سلسلہ مین یوچی کے سکّے معلوم ہوتے ہین ۔ (دفعہ ۸۰ دیکھو) یہی خاندان
کنرنائن کے نام سے کابل مین مسلمانون کی چڑہائی سے کچھ پہلے فرمان روائی
کرتا تھا ۔

(۸۳) ایک بنس جو بدھ مذہبون کے مت کو مانتا تھا اور ہوا ہی اوسکا لقب گپت تھا
اوسکا راج قنوج مین تھا ۔ اوسکی ابتدا دوسری صدی عیسوی کے قریب معلوم
ہوتی ہے (دفعہ ۸۴ دیکھو) اس بنس کے راجاؤن مین سے کسی نے ۳۱۹ع مین
سوراشٹر اور گجرات کے بادشاہ ساہ پر فتح حاصل کی (دفعہ ۸۵ دیکھو) اور ایک
اوسلطنت بلبھی پور کاٹھیاواڑ مین قائم کی اسی لئے اس بنس کے لقب مین بلبھی
کا لفظ لگایا جاتا ہی ۔
۸۰۰ع مین قنوج کے اندر رجپوت راٹھورون کا عروج تھا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہی

کہ انکو راجپوتون کے کسی اور قوم نے گیارہوین صدی مین یہان سے نکال دیا۔ اور اپنا راج قائم کیا۔ ۱۱۹۳ء مین جو مسلمانون نے فتوحات حاصل کین اومین اس پچھلے بنس کا راج بگڑا ہی۔ راٹھور قنوج سے بھاگ راجپوتانہ مین مارواڑ کے اندر چلے گئے اور جودھ پور کا راج قائم کیا۔ جو اتبک موجود ہی۔

گجرات مین بلبھی بنس کے چھپے راجہ مہاراج دہراج کہلائی۔ اونکا راج دور دور تک پھیلا تھا۔ ہندوستان خاص اور دکھن کا بڑا حصہ اونکے قبضہ مین تھا۔ سندر گیت دوسرے ہی راجہ نے گجرات کو فتح کرکے لنکا کو بھی لے لیا۔ تران آخری راجہ اس بنس کا ۹۰ گجرات مین ہوا۔ مگر میواڑ مین آج کے دن تک وہ اودی پور کے نام سے قائم ہی (باب دوم کی دفعہ ۹۳ دیکھو) ایران کے ساسانی خاندان کے پادشاہ نے اوسکو گجرات سے خارج کیا۔ غالباً نوشیروان کی فوج نے گجرات کے دار السلطنت بلبھی پور کو بالکل غارت اور مسمار کیا۔ یہانتک کہ راجہ کے کنبے مین سے کسی کو زندہ اور سلامت نچھوڑا۔ صرف ایک رانی پشپا دتی زندہ بچکر کوہ ملیگر کے کسی غار مین جا کر چھپ رہی تھی۔ لیکن رانی حمل سے تھی۔ اوسکے وہان لڑکا پیدا ہوا۔ نام اوسکا گوہ رکھا گیا۔ یہہ لڑکا ایدر کو عمل مین لاکر وہانکا راجا ہوا اور کہتے ہین کہ نوشیروان کی پوتی اوسنے بیاہ کیا۔ نوشیروان کا عدل مشہور ہی۔ ۵۳۱ء سے ۵۷۹ء تک ایران مین پادشاہ رہا ہی۔ گوہ کے بعد ایدر کی گدی پر آٹھہ راجہ بیٹھے آٹھوین راجہ کا چھوٹا لڑکا جسکا نام باپا تھا۔ اپنے باپ کے قتل ہونے کے بعد بھاندیر کی طرف بھاگ گیا۔ اور وہین گڈریون مین پرورش پاکر اوسنے ہوش سنبھالا اور ۷۲۸ء کے قریب وہان چیتوڑ مین رہنے لگا۔

بلبھی بنس کے بعد چوہان رجپوت گجرات مین ۷۴۶ع سے ۱۳۰۹ع تک فرمان روائی کرتے رہے اونھون نے اپنا دارالخلافہ اَنَہَلْ واڑہ کو بنایا اب اوسکا نام پٹن ہی پھر کچھہ سلنکی رجپوتون سے یہان کے راجاؤنکا ایسا رشتہ ہوگیا کہ سلنکی راجہ ہونے لگے۔ اونمین سے ایک راجہ نے مالوہ کو فتح کرلیا (دفعہ ۸۴ دیکھو) پھر اس راج کا خاتمہ ۱۲۹۷ع علاؤالدین خلجی کے ہاتھہ سے ہوا۔

(۸۴) ساہ اور یوچی کے راجا جنکے بعد بلبھی گپت راجا قائم مقام ہوے مغربی ہندوستان مین سلطنت کر رہے تھے۔ اوسوقت گپت کے راجہ قنوج اور اور مقامات مین بادشاہت کر رہے تھے۔ مالوہ اور بگدہ مین اندربنس کا راج فروغ پر تھا۔ اسکا [illegible] ست کرن اول ۱۵۰ع مین ہوا ہی جسنے دکھن کو اپنے عمل مین کرلیا تھا ایک معتبر کتاب سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی ساہ بادشاہ نے اوسکو شکست دیکر دکھن چھین لیا۔

راجہ بھوج بڑا مشہور راجہ گیارہوین صدی مین ہوا ہی۔ بھوج پربندسار کے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی دارالسلطنت اجین مین تھی۔ عورت مرد سب لکھے پڑھے تھے۔ اوسنے اشاعت علم کی تدبیرین کین۔ خصوصًا تعلیم نسوان مین از حد سعی کی۔ اوسکے پڑپوتے گجرات سلنکی راجاؤن نے راج چھین لیا۔ مگر مالوہ پھر اپنی حالت پر آگیا۔ اور آزاد ہوگیا۔ آخرکار مسلمانون نے ۱۲۳۱ع مین اونکو فتح کرلیا۔

(۸۵) کہتے ہین کہ مہابھارت کے زمانہ سے لیکر اہل اسلام کے حملہ تک یعنی ۱۲۰۳ع تک چار بنس کے راجاؤن نے بنگال مین راج کیا۔ ان چارون مین سے آخری بنس کے راجاؤن کے نام برابر پال ہی پر چلے گئے ہین۔ ان راجاؤنکا سلسلہ مسلسل چلا

گیا ہی کہین ٹوٹا ہنین - اونھون نے نوین صدی سے لیکر آخر گیارہوین صدی تک راج کیا - لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ ان راجاؤنکا مذہب بدہ تھا - اس بنس مین راجہ دیوپال غالباً نوین صدی مین ہوا ہے - اوسکو کہتے ہین کہ سارے ہندوستان پر راج کیا - بلکہ تبت کو بھی فتح کر لیا تھا - غالباً اس راج کرنے کے معنے یہی ہونگے کہ وہ مہاراج دہراج کہلایا گیا - اس بنس کا دارالخلافہ گور تھا - پھر وہ بار مین منتقل ہوگیا -

پھر اس پال بنس کے بعد ایسے راجہ ہونے شروع ہوئے کہ اونکے نام سین پر آ کے جلے گئے - سنہ ۱۰۰۰ع کے قریب اس بنس کا ایک آدی شور تھا - اوسنے پانچ برہمن قنوج سے بنگال مین رہنے کے واسطے بلائے تھے - ان پانچ برہمنون کے ساتھ پانچ کایتھہ بھی تھے - سارے بنگال مین جو پانچ اونچی ذاتین برہمنون اور کایتھون کی ہین وہ انھین برہمنون اور اونکے ساتھیون کی ہین -

اس سین بنس کے راجاؤن مین سے بلال سین ایک راجہ تھا - اوسنے ان پانچون قنوجیہ برہمنون کو آباد کیا - آخری راجہ لچھمن سین تھا جسکو بختیار خان نے ندیا سے نکال دیا - (دفعہ ۱۲ باب سوم)

(۲۲) جس زمانہ کا اوپر ہم نے ذکر کیا اوسکے اندر گو بدھ مذہب کا زور گھٹتا جاتا تھا مگر پھر بھی اوسمین سکت باقی تھی - بڑے دشمن اوسکے سوامی شنکراچاری دکھن مین آٹھوین یا نوین صدی کے اندر پیدا ہوئے - اونکی سعی اور کوشش نے بدھ مذہب والونکو بالکل بے دم کر دیا - راجاؤن کے سبھا مین اونھون نے بدھ مذہب والون سے مباحثہ کیا - اپنی طلاقت لسانی اور فصاحت بیانی سے بدھ

والونکو ہرا دیا - راجہ نے سوامی جی کا مذہب اختیار کیا - پھر جب راجہ نے مذہب
بدلا تو رعایا الناس علی دین ملوکہم مین تھی - یہہ سوامی دین کے اصلاح دینے کی
بڑی عقل رکھتا تھا - وہ اس بات کو خوب سمجھ گیا تھا کہ جب اتنے دنون بدھ
مذہب کا رواج رہا ہو اوسوقت یہہ ویدمت کی باتین اور بلدان اور ہوم پہلے سے
نہین چل سکتے - اسلئے اونھون نے ایسی کتابین بنائین کہ اونکی باتین سب کو ر
بہائین - اوس زمانہ کے موافق تھین - افسوس اونکی جوان مرگی پر کہ بتیس برس کی عمر
مین سلسلہ حیات منقطع ہوا معلوم نہین کیا کیا وہ آرزوئین اپنے ساتھ لیگئے -

اب بدھ مت والونکی دو صورتین ہوئین - یا وہ ویدک یعنے وید کے ماننے والے
بنائے گئے - یا قتل کئے گئے - سارے بودھون کے ستوپ ڈھائے گئے یا جلائے گئے
اور اونکی جگہ شیو کے مندر بنائے گئے - شاید اس سے پہلے بدھ مت والونکو ستانا
کمارل نے شروع کیا تھا - مگر شمالی ہندوستان مین اونکے راجہ دسوین صدی
تک موجود تھے - بنارس مین گیارہوین صدی تک اور گجرات مین بارہوین
صدی تک بدھ مذہب کو غلبہ رہا -

کہتے ہین کہ بنگال مین پالی جن کے پہلے راجہ نوین صدی کے قریب تک بدھ مذہب
رکھتے تھے - (دفعہ ۵۰ دیکھو) - اور پہلے اس سے دو بودھ راجہ کنارد ہا
اور آدتیا بنس کے کشمیر مین راج کرتے تھے اونکا راج سن عیسوی سے کچھ پیشتر شروع ہوا
اور ۱۲۰۰ع تک برابر چلا آیا - بعض بعض راجہ اونمین جلیل القدر اور عظیم الشان ہوے
ہین - اونھون نے دور دور تک ملک ہندوستان مین فتح کئے - انھون نے اشوک کے مثل
ملک اڈیسہ مین اور اور جگہہ اوسکے بنائے ہوئے مندر آج تک موجود ہین جو اونکی

مذہبی حرارت اور قوت اور شوکت کے یاد دلاتے ہین -

(۸۷) ہم پہلے لکھ آئے ہین کہ چین مین بدھ مذہب شاہی ہوگیا تھا - ظاہر ہے کہ جب اونکے مذہب کا معبد ہندوستان ٹھیرا تو اوسکی زیارت کو اہل چین کیون نہ آتے چوتھی صدی سے لیکر دسوین صدی تک ہزارون جاتری چین سے ہندوستان کو تیرتھہ سمجھکر آئے - اونمین سے بعض نے سفرنامے اپنی سیاحی کے لکھے ہین - اونسے مذہب کی کیفیت ترقی اور تنزل کی خوب منکشف ہوتی ہے - اونسے یہہ صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ بدھ مذہب کہان تک پھیلا - اوسکا تنزل کب سے شروع ہوا - اور کہان کہان ہوا - چینیون نے ان حالات کو بکمال احتیاط حفاظت سے رکھا ہے - اب اوسکا ترجمہ فرانسیسی اور انگریزی زبانون مین ہوا ہے -

(۸۸) جو سفرنامہ سب سے زیادہ عمدہ ہے وہ فاہیان کا ہے - یہہ شخص بڑا سیاح ہے اوسنے سنہ ۳۹۹ع درمیان ممالک متوسطہ ایشیا اور ہندوستان کو دیکھ ڈالا - وہ ہندوستان مین تیرتھہ جاترا کے لئے آیا تھا - اسلئے اوسنے مذہب بدھ والون کے مندرون اور معبدونکا حال اپنے سفرنامہ مین بالتفصیل لکھا ہے - جو باتین بدھ مذہب سے تعلق رکھتی تھین اونکی چھان بین خوب اوسنے کی اور اچھی طرح سے حال لکھا ہے - وہ لکھتا ہے کہ مین نے پنجاب کا سفر ٹکسلا (دفعہ ۵۴) سے شروع کیا - اور وہان سے قنوج کی سیر کرتا ہوا مگدھ کی دارالسلطنت پاٹلی پوتر مین پہونچا - اور راج گرہ اور گیا - اور بنارس مین بھی گیا - پھر گنگا سے نیچے اترا - اور تامرلپتی بندرگاہ تک پہونچا - پھر اس ملک سے جہاز پر بیٹھ لنکا مین آیا - چین کو جاتے ہوئے جاوا مین بھی ہوتا گیا

جاوا مین وہ لکھتا ہی کہ برہمنون کا اعتقاد رکھتے تھے ۔ وہ بیان کرتا ہی کہ بدھ مذہب
بڑی ترقی پر تھا ۔ راجاؤن نے اور امیرون نے زمین مکان باغ گانو مویشی
پہاڑون کے آباد کرنے کے لئے دیدئے ہین ۔ اور اونکی دان پتر لوہے پر لکھے ہوے
ہین ۔ بدھ مذہب کے بھیک مانگنے والے دہرم شاستر خوب سیکھتے ہین ۔ اور ایسے عالم
اور فاضل ہوگئے ہین کہ ساری دنیا کے شہر مین اونسے پڑھنے کو آتے ہین ۔ دار الشفا جگہ
بنی ہوئی ہین اونمین غریبون کو دوا اور غذا دونو ملتے ہین ۔ شراب کی دوکان
کا نام نہین ۔ شراب پینی یہان کے لوگ بڑا گناہ جانتے ہین ۔ لہسن پیاز سوور اور
مرغ کا پتا نہین ۔ گوشت سے ایسا پرہیز ہے کہ صرف چنڈال اسکو بیچتے ہین ۔
اور وہ بستی سے دور رہتے ہین ۔ اور جب بستی مین آتے ہین تو ڈھنڈورے بجاتے ہین
تاکہ لوگ پرے ہٹ جائین کہین پرچھائین اونپر نہ پڑجاے ۔ راجہ گرہٹ اتار کر
شرمنون کو پرنام کرتا ہی ۔ اور اپنے ہاتھ سے اونکو کھانا کھلاتا ہی ۔ راجہ اونکے برابر قالین
پر بیٹھتا ہی ۔ کچھ اونچا نہین بیٹھتا کسی جرم کے عوض مین جان نہین لی جاتی ۔
جرمانہ ہوتا ہی ۔ کوئی ایسا بھاری جرم کرے تو مجرم کا دہنا ہاتھ کاٹا جاتا ہی ۔
کوڑیون کا چلن ہی ۔ شہر قصبے گانو بڑے بڑے ہین ۔ اونمین دولت مند رحم دل
آدمی رہتے ہین ۔ انصاف کو نہایت پسند کرتے ہین ۔ تصویر اور نقش و نگار بنانے
مین اپنا جواب نہین رکھتے ۔ اس سیاح نے پٹنہ کی رتھ جاترا دیکھی تھی ۔ وہ
ساکی منی بدھ کے جنم کے دن ہوئی تھی ۔ وہ لکھتا ہی کہ چار پہیون کی رتھ پر
بھالون کا ایک گدہ سا بنا ہوا ہوتا ۔ اور اوسپر دیوتاؤنکا چتر لٹکایا جاتا ۔ اور چار کونون
پر بودھ ستوون سے گھری ہوئی چار مورتین بدھ کی بیٹھی ہوئی ہوتین اور

اور ایک بڑا میلا دھوم دھام کا ہوتا ہے سب طرف خوشبودار چیزونکا ڈھیر ہوتا اور
رات کو بڑی روشنی ہوتی۔

(۹۹) فاہیان کے دو سو برس بعد سنہ ۶۲۵ء ایک بڑا مشہور جاتری ہیوانتسانگ
ہندوستان مین تیرتھ جاترا کو آیا اوسنے جو اپنے سفر کے حالات لکھے ہین وہ قابل
غور ہین بیس برس تک یہان رہا اور اس اثنا مین اکثر شہرون کی سیر کی اور
بہت سا وقت اپنا سنسکرت زبان کے علوم اور بدھ مذہب کی پستکون کے پڑھنے
مین صرف کیا۔ ہر ملک اور ریاست کا حال نہایت صحیح احتیاط کے ساتھ اوسنے
بیان کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ کشمیر کا راجہ برہمن تھا۔ اور بڑا رعب داب اور قوت
اور صولت رکھتا تھا۔ وہ کرتیا بنس مین تھا۔ اور یہ بنس گونرد ہا بنس کی جگہہ
قائم ہوا تھا ٹکسلا اوسکے راج کا ایک صوبہ تھا۔ قنوج کو لکھتا ہے کہ وہ ایک بڑا شہر سولہ
میل سے زیادہ لمبا تھا۔ اوسمین جلیل القدر راجہ سل دتیہ راج کرتا تھا۔ اور بدھ
مذہب والون پر بڑی دیا کرتا تھا۔ اوسنے سب اور ہندوستان کے راجاؤنکو شکست
دی۔ مگر مہاراشٹر کے راجہ نے اوسے شکست دی۔ پریاگ مین راجہ برہمن تھا۔
اور برہمنون ہی کو یہان غلبہ تھا۔ گیا ہ کا راج بہت بڑا تھا۔ اور اوسمین بدھ مذہب ہمیشہ
سرسبز ہو رہا تھا۔ مگر پٹلی پوترہ اجڑا پڑا تھا۔ یہان کا راجہ بھی بدھ مذہب رکھتا تھا۔
تم لوک کو لکھتا ہے کہ وہ بڑا بندرگاہ تھا۔ تجارت وہان خوب ہوتی تھی۔ اور دولت
برستی تھی۔ یہان سے ملک اڑیسہ کی سیر کو گیا۔ وہان ایک بڑا بندرگاہ چریترا دکھن
کی طرف دیکھا۔ پھر چولا اور دراوڑ مین پھرا۔ اور اونکے دارالخلافہ کانچی پورم یا کونجی
ورم کو پہونچا۔ مگر لنکا مین اس سبب سے کہ وہان ملکی لڑائی جھگڑے برپا ہو رہے تھے

سیر کرنے نہ گیا۔ مہاراشٹر اور مالوہ کا حال نہایت بسط کے ساتھ اوسنے لکھا ہی۔
قنوج کا راج سب سے زیادہ رونق پر تھا۔ اوس سے دوسرے نمبر پر مالوہ کا راج تھا۔ مالوہ مین بھی
رونق سلطنت پر تھی۔ اس سیاح کے آنے سے ساٹھ برس پہلے ایک راجہ نامی
سلادت گذرا ہی۔ وہ اپنی پچاس برس کی ساری سلطنت مین بدھ کے مذہب کی
پرورش کیا اور دیا کرتا رہا۔ بلبھی مین اوسکے راجہ ایک شان کے ساتھ راج کرتے تھے۔
اونکا مالوہ اور قنوج کے راجاؤن سے قریب کا رشتہ تھا۔ مگر اجین مین برہمن راجا
تھا۔ اکثر عمارتین اور مندر جو بنارس اور قنوج اور متھرا اور اجین مین بلکہ شمال سے
دکھن تک تمام ہندوستان مین جا بجا کھنڈر پڑے ہین اونکا حال اس سیاح کے
بیانون سے بخوبی عیان ہوتا ہی۔ وہ لکھتا ہی کہ سمرقند مین آتش پرستی ہوتی تھی
مگر بلخ اور کابل مین بدھ مذہب پھیلا ہوا تھا۔ شہر بلخ اور کابل مین سو سو بہار بنے
ہوئے تھے۔ سب سے زیادہ تعریف اون عمارتون کی لکھتا ہی جو راج گرہ کے پاس نلند
مین بنی ہوئی تھین۔ وہانکے سنگھہ یعنی اٹھارون شاکھا کے بودھ شہر مین اکٹھا ہوکر
پڑھتے تھے۔ ان سنگھہ ہلون کی عمارت بہت وضعدار اور نہایت عالیشان ہوتی
تھی۔ یعنے ایک بڑا وسیع احاطہ ہوتا تھا۔ چارونطرف پختہ دیوار سے گھرا ہوا۔ اوسکے
اندر آٹھ چوک بشکل مربع۔ ہر چوک کے پہلوؤن پر چو منزلے مکان طالب علمون کے رہنے
کے واسطے بنے ہوئے۔ اور اونکے اندر چمن پر فضا اور گلشن بنے ہوئے۔ ان مکانونکو
یہہ سیاح لکھتا ہی کہ ایسے بنے ہوئے تھے کہ گرمی سردی برسات ہر ایک موسم مین تکلیف
نہو سکتی تھی۔ ان مکانات کے کھنڈرات بھی راج گرہ کے قریب بڑگانو کے پاس
ایسے موجود ہین کہ سیاح اونکی ایسی تعریف کرتے ہین جیسے کہ اس چینی سیاح نے

کی ہے - تالاب کثرت سے اب بھی موجود ہین اور بڑے خوبصورت ہین - یہہ سیاح خود
بھی بعض مباحثون مین بدھہ کے شریک ہوا اور بڑی فصاحت و بلاغت کے ساتھہ
تقریرین کین - اوسنے اپنی سیاحی مین اشوک کی بنائے ہوئے ہزار اور پچاس سے
زیادہ ستوپ دیکھے - غزنی کابل اسی طرح ہندوستان مین انکی گنوائی ہین - مگر
انمین سے ضرور بہت سے راجا دوسرے راجہ کے مطیع ہونگے -

(۹۰) محمود غزنوی کی چڑھائی سے کئی صدیان پیشتر جو ہندوستان کی کیفیت اور
حالات تھے اونکو بالاجمال ایک نظر سے طالب علم دیکھ لے باقی اس زمانہ کی تاریخ
کے مطالعہ سے بس کرے - وہ ایسی ظلمت کے پردہ مین پڑی ہوئی ہے کہ اوسکے دیکھنے
مین آنکھونکو تکلیف ہوتی ہے ———— ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
اسوقت چھہ بڑی سلطنتین تھین - اور باقی چھوٹی ریاستین شمالی ہندوستان
مین انھین راجاون سے کسی نہ کسی کے تابع تھین - جب ان چھہ مین سے کوئی راجہ
ایسا طالع ور پیدا ہوتا کہ اپنی سلطنت کو وسعت اور رونق دیتا وہ مہاراج دھیراج کہلانے
لگتا - ان چھہ سلطنتون کی تفصیل یہہ ہے کہ اول سلطنت پنجاب مین برہمن
راجاؤن کی اول یہہ سلطنت کابل مین قائم ہوئی اور پھر لاہور مین منتقل ہوئی -
برہمنون کا بنس تہس نہس ہوا - ایک ترکونکا خاندان جسکو کٹران کہتے ہین اونکا
جانشین ہوا - مذہب اوسکا بدھہ کا تھا - آخر کے پچھلے راجاون نے محمود غزنوی
سے شکستین پائین ———— اور آخر کو بھیم پال کے مرنے پر پھر اس بنس
کا کوئی اور نام نشان نہ رہا - فقط سکون کے نقش ونگار اونکے یاد دلاتے ہین - اونکی
ایکطرف گھوڑی کی تصویر اور ایک طرف بیل کی تصویر ہے - اسلئے اس بنس کو اسپ

نگاؤ بنس کہنے لگتی ہین - دوم راجپوتونکی سلطنت دہلی کی - اسمین آخر کو اجمیر کی سلطنت بہی داخل ہوئی - اسطرح دو بنس تو اجمیر کے اور چوہان دہلی کے ایک ہو گئے ان چوہانون مین آخری راجہ پرتہی راج ہوا ہے - یہہ راجہ بڑا جوانمرد او شجاع تہا —— اس سلطنت کو بزرگی او عظمت اوس سارے ملک مین حاصل تہی جو گنگا او سندہ کے درمیان واقع ہے او اسمین تمام وہ ملک جو ہمالی پہاڑون سے اودلی پربت تک گنگا کی شاخونسے سیراب ہوتا ہے داخل ہے - سوم قنوج کی سلطنت راجپوتون کی اسمین راٹھورون اور ایک دو مجہول الاسم رجپوتونکی فرمانروائی تہی - (دفعہ ۸۳ دیکھو) انکی سلطنت ہمالی پہاڑون سے اودلی پربت تک تہی اور گنگا اونکی مغربی حد او بنارس مشرقی حد تہی چہارم میواڑ کے رجپوتونکی سلطنت اسمین گہلوت راجپوتونکا راج تہا - میواڑ مخفف مدہ وار کا ہے جسکے معنی ملک متوسط کی ہین - انکی حکمرانی شمال مین اودلی پربت تک اور جنوب مین سندہیاچل تک ہوتی تہی - ——

—— پنجم انہلواڑہ کی رجپوتونکی سلطنت جسکو پٹن کہتے ہین اسمین چاورا اور سلنکی راج کرتے تہے (دفعہ ۸۳ دیکھو) اونکی سلطنت سندہ کے ایک حصہ پر اور گجرات کے جنوبین سمندر سے لیکر شمال مین ریگستان عظیم تک او مغرب مین دریا سندہ سے لیکر مشرق مین میواڑ تک —— ششم بنگال کی سلطنت جسمین پال اور سین بنس راج کرتے تہے - (دفعہ ۸۵)

فصل چہار دہم
دکہن کی قدیمی تاریخ

(۹۱) اگستیا (۹۲) مدورا کا پانڈے بنس (۹۳) تنجور کا چولا بنس (۹۴) ملیبار

کاچیرا اور بلال ٹپس (۹۵) سالباہن (۹۶) کلیان کا چالوکیا بنس (۹۷) کالا
بھوریا بنس اور لنگیت فرقہ کی ترقی (۹۸) شنکراچاریہ (۹۹) دیوگدہ کا جادو بنس
(۱۰۰) وارنگل کا اندھر بنس (۱۰۱) ملک اڑیسہ کی قدیمی تاریخ۔

(۹۱) ہندؤنکی روایتوں سی معلوم ہوتا ہی کہ اتر سے دکھن مین علم و ہنر و حکمت و فلسفہ حکیم اگستیا کی بدولت پہونچا۔ قیاس سی معلوم ہوتا ہی اس حکیم کا زمانہ چھٹی ساتوین صدی پیشتر حضرت عیسی علیہ السلام سی ہوا ہی۔ کہتے ہین کہ تامل زبان کی صرف نحو اسی حکیم نے تصنیف کی اور علم طب کی تدوین اس زبان مین اوسی کا اول کام تھا مگر ملک ڈراوڑ والون کی تہذیب اور شایستگی کا زمانہ اس زمانہ سی بہت پیشتر معلوم ہوتا ہی۔ رامائن مین جو راون اور اونکی رعایا کی شائستگی اور بالستگی اور زینت اور تہذیب کے باب مین روایات لکھی ہین اگر ہم اونکو بالکل یقین ہی نکرین تو بھی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہانکے لوگ ایکہزار برس پیشتر حضرت عیسی علیہ السلام سی مہذب اور شائستہ ہو گئی تھے۔

(۹۲) دکھن کے نہایت جنوب مین دو سلطنتین با حشمت و اقبال اور نہایت شاد اور مالا مال ایک قدیم زمانہ سی چلی آتی ہین۔ ایک اونمین سی پانڈیہ کی سلطنت ہی۔ پانڈیہ ایک کاشتکار تھا۔ اجودھیا سے یہان چلا آیا۔ اوسی نے اس سلطنت کو بنایا۔ اوسی اوسکے نام پر اس سلطنت کا نام چلا۔ اس سلطنت کی بنا غالبا پانچ سو برس پیشتر حضرت عیسی علیہ السلام سے قائم ہوئی۔ اس سلطنت کے راجاؤنکی باب مین بہت سی روایات اور حکایات ہین۔ ان راجاؤن مین سی بعض کی تصنیفات تامل زبان مین ابھی تک کی موجود ہین۔ اونکا نام اعلی مرتبہ کے مصنفون مین لیا جاتا ہی۔ ان راجاؤن

میں ہی راجہ پنڈیون نے اپنا ایلچی شاہ روم آگسٹس قیصر کے دربار میں بھیجا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے راجاؤں کا لقب موروثی پنڈیون ہوتا تھا۔ آخر راجہ اس نسل کا کن تھا۔ جو گیارہوین صدی کے انجام تک زندہ تھا۔

(۹۳) دکہن میں دوسرا جاہ و اقبال سلطنت چولا کے تھے۔ اونکا دار الخلافہ کانچی پورم (کنجی ورم) میں تھا۔ اس سلطنت کا بنانے اور جانے والا تمنّ نال تھا۔ یہہ بھی ہندوستان خاص سے آیا تھا۔ چولا اور پانڈے کی نسبون میں ہمیشہ آپسمین جنگ و رزم کا ہنگامہ برپا رہتا۔ مگر ۱۰۵۳ء سے شروع اور ۱۱۱۲ء کے ان دونوں میں آپسمین ملاپ ہوگیا۔ مگر پھر علیحدگی ہوگئی۔ اور چولا کا راج خودمختار اور آزاد ہوگیا۔ اس راج کی دارالسلطنت اب منتقل ہو کر تنجور میں چلی گئی۔ یہان چودہوین صدی تک آباد اور شاد رہی۔ آخر زمانہ میں جا کر چولا کی سلطنت بیجانگر کے راجہ کی تابعدار ہوگئی۔ آخر مرہٹوں کی ریاست تنجور میں شامل ہوگئی بیجاپور کے مسلمان بادشاہ نے چولا کے آخر راجہ کی کمک کے واسطے ایک مرہٹہ سردار بھیجا تھا۔ اوسنے خود ہی اس سلطنت پر قبضہ کرلیا۔ یون مرہٹوں کے راج میں شامل ہوئی۔

(۹۴) سوا ان دو نسبون کے جنکا اوپر ذکر ہوا بعض اور ریاستیں بھی قابل بیان کے ہیں۔ اونکا حال کتابوں سے جو کندہ ہوکے ملتے ہیں دریافت ہوتا ہے۔ ان چھوٹی ریاستون میں سے بزرگ رتبہ کی ریاست چیر کی تھی۔ اوسمین ترا ونکور اور ایک حصہ ایبار اور میسور کا مغربی حصہ شامل تھا۔ نوین صدی میں جنوبی حصہ اس ریاست کا چھوٹی چھوٹی ریاستون میں تقسیم ہوگیا۔ منجملہ اونکے ایک ریاست کالی کٹ کی تھی۔ جسمین راموزین ۱۴۹۸ء میں حکمرانی کرتا تھا۔ اوسکے عہد میں

وکیشنوودھن گنگا نے کالی کٹ مین جہاز لگایا تھا۔ (دفعہ ۳ باب ششم دیکھو) ٹیپو سلطان کے حملہ تک وہان راموزین راج کرتے تھے۔ جنوبی حصہ کی یہہ کیفیت ہوئی اور شمالی حصہ مین جہان کا قایم مقام ایک بڑا زبردست خاندان رجپوتون کا بلال بنس ہوا۔ وہ اپنے تئین جادو بنسی بتلاتے تھے۔ اونکی دار الریاست دوار سمدر مغربی میسور مین تھی پہلے یہان کے راجہ جین مت رکھتے تھے۔ ۱۱۳۳ع مین رامانج نے یہان کے راجہ وشنو بردہن کو سمجھا سمجھو کر ویشنو بنالیا۔ یہہ برہمن بھی اپنے زمانہ مین بڑا علامہ گذرا ہے اوسکی شہرت بھی عالمگیر ہے۔ ۱۳۱۰ع کے قریب مسلمانون کے ہاتھہ سے یہہ بنس بھی تمام ہوا

(۹۵) دکھن مین اب بھی سمبت سالباہن کا جاری ہے۔ وہ ستتر برس پیشتر حضرت عیسے سے شروع ہوا ہے۔ کہتے ہین کہ سالباہن ایک کمہار کا لڑکا تھا۔ خدا کی قدرت سے وہ راجہ ہوگیا۔ پٹن مین گوداوری کے کنارہ پر سلطنت کرتا تھا۔ بودھون کے ہاتھون سے برہمنون کو بہت اوسنے بچایا اور کوئی صدمہ نہین پہونچنے دیا اسلئے اوسکو برہمنون کا شفیع کہنا چاہیے۔

(۹۶) مہابھارت کے پانڈون کی نسل سے ایک بڑی زبردست اور قوی پنجہ قوم راجپوتون کی چالوکیہ تھی۔ وہ مدت سے کلیان مین اپنا حکم چلا رہی تھی۔ کلیان مغرب مین اوس ملک کی ہے جسکو اب نظام کا ملک کہتے ہین۔ (دفعہ ۱۲ دیباچہ دیکھو) انکو کہتے ہین کہ وہ اودہ سے آئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے دکھن مین ۵۰۰ع مین اپنی سلطنت جمائی اور چوتھی پانچوین صدی مین اوسکی وسعت اور رونق زیادہ ہوگئی۔ جنوب مین پانڈے اور چولا کے ریاستون تک اور

اور مشرق مین اندھر تک پھیل گئی۔ (دفعہ ۰۰ ادیکھو) اس زمانہ مین پانچ چار راجہ اونمین مہاراج دہیراج بھی ہوئے۔

(۹۷) چلوکی بنس ۱۱۸۹ع مین ختم ہوا۔ کالا بھوریا بنس اوسکا جانشین ہوا۔ مگر تھوڑی ہی دنون مین وہ بھی مٹ گیا۔ اس تھوڑے عرصہ کا لحاظ اس بات مین مشہور ہی کہ اوسمین ایک فرقہ ہندوؤنکا ایسا پیدا ہوا کہ وہ شیو کے لنگ کی پوجا کرنے لگا۔ لنگ ایک نشانی بار آوری کی سمجھی گئی۔ یہہ پوجا ایک پنڈت بساپ یا بساپا نے ایجاد کی۔ اوسنے برہمنون اور جینیون دونوکو نفرت قلبی تھی۔ چلوکی بنس کو دہیر است مقبول خاطر تھا۔ ہرچند پنڈت بساپ پانے کالا بھوری بنس کے آخری راجہ وجل کی قوت کو کمزور کردیا تھا۔ مگر وہ اپنی قوت کو بھی بہت دنون نہ سنبہال سکا لنگ کی پوجا اتبک دکہن اور دکہن پچہم مین ہندوستان کے اندر روج ہی۔

(۹۸) دکہن مین شنکر اچارج کے آنے کا حال اور برہمنون کے مذہب پھیلنے کا حال بھی دفعہ ۶۹ مین بیان ہوا ہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بدھ اور جین مذہب کی اوسنے دکھن سے جڑا کھیڑ کر پھینک دی۔ اور لوگون کے دلونکو اوسکی طرف سے ایسا پھیر دیا کہ پھر اوسکی طرف نہ پھرا۔

(۹۹) تلنگانہ کے مشرقی حصہ مین نوین صدی کے آخر جادو بنسی راجپوت سلطنت کرتے رہی۔ اوسکا دار الخلافہ دیوگڈہ تھا۔ اب وہان دولت آباد آباد ہی۔ بارہوین صدی تک اونکے اقبال کا ستارہ اوج پر تھا۔ اور سلطنت ویسے کالا بھوریا بنس کو راجہ وجل کے مرنے پر بالکل فتح کرلیا۔ (دفعہ ۹۷ دیکھو)

(۱۰۰) دکہن کے مشرقی حصہ مین سب سے زیادہ قدیم اور باعزت و جلال بنس آندھر لینے

تلنگانہ کے راجاؤنکا تھا۔ اونکی دارالسلطنت حیدرآباد سے اسی میل کے فاصلہ پر ورنگل مین تھے۔ غالبًا اونکا رشتہ مگدھ کے اندھر بنس سے ہوگا۔ (دفعہ ۸۴ دیکھو) اوںھون نے یہان تک اپنے ملک مفتوحہ کا نام اپنے نام پر آندھر رکھا۔ یہہ وسط تلنگانہ کا ملک ہے۔ ۱۳۲۳ع مین ورنگل کو مسلمانون نے فتح کرلیا۔

• گرد ہیر مسلمانون کے عمل دخل سے نکل گیا۔ خود مختار ہوگیا۔ اور تلنگانہ کے راجاؤنکا دارالسلطنت بن گیا۔ بہمنی خاندان کے بادشاہون سے ہمیشہ اوسکا لڑائی جھگڑا رہتا تھا۔ آخر کو ۱۴۲۳ع اس خاندان کے بادشاہ احمد شاہ کے ہاتھ سے ورنگل بالکل مسمار ہوگیا۔

(۱۰۱) اڑیسہ کا ملک ہندوستان کی مشرقی حد اور دکھن کے درمیان واقع ہے۔ اوسمین ایک مدت دراز سے کیسری بنس کے راجہ ۱۱۳۱ تک راج کرتے رہے۔ پھر ۱۵۶۸ع تک گنجپتی بنس کے راجہ کٹک مین سلطنت کرتے رہے۔ اس بنس کا اندھر بنس سے رشتہ تھا۔ کہتے ہین کہ ایک بڑا قوی بنس گنگ بنس تم لوک یا میدنی پور یا میدنی پور کے قریب پیدا ہوا۔ اور تمام دکھن مین اوسنے جابجا فتوحات عظیم حاصل کین۔

فصل پانزدہم
سنسکرت کا علم ادب

(۱۰۲) تقسیم سنسکرت کی علم ادب کی۔ (۱۰۳) مذہبی علم ادب کا بیان۔ (۱۰۴) مذہبی علم ادب کا بیان بلحاظ تاریخ اور زمانہ کے (۱۰۵) وید (۱۰۶) دھرم شاستر (۱۰۷) فلسفی ادب (۱۰۸) متفرق علم ادب (۱۰۹) رزمیہ نظم (۱۱۰) بزمیہ رزمیہ اور ناٹک (۱۱۱) گیت (۱۱۲) حکایات اخلاق آمیز کا ذکر۔

(۱۰۲) سنسکرت کی اون کتابونکا ذکر جو تھوڑا بہت تعلق تاریخ سے رکھتی ہیں پہلے اس کتاب میں بیان ہو چکا - اب مبتدی طالب علم کے واسطے یہ امر بہتر معلوم ہوتا ہے - کہ جو عمدہ عمدہ کتابیں اس پاکیزہ صاف اور خوب صورت زبان میں تصنیف و تالیف ہوئی ہیں اوسکا حال سلسلہ وار بالاجمال اوسکو معلوم ہوجاے سنسکرت کے ادب کی تین حصے کئے ہیں - ایک حصہ میں مذہبی ادب ہے یعنی جسمیں مسائل مذہب کا بیان ہے - (دوم) وہ ادب جسمیں مضامین فلسفہ کا بیان ہے - سوم نظم و متفرق مضامین -

(۱۰۳) وہ ادب کی کتابیں جنمیں مسائل مذہبی کا ذکر ہوا اوسکے دو حصے ہندوؤں نے مقرر کئے ہیں - ایک سُرُوتی یعنے الہام ربانی دوم سمرتی یعنی احادیث اور روایات وید کے سنہتا اور برہمنی سروتی میں داخل ہیں - اور بہت سی کتابیں بطور ضمیمہ کے وید کے ساتھہ منسوب کئی گئی ہیں - اور اونکا نام دہرم شاستر ہی سمرتی میں داخل ہیں -

(۱۰۴) فضلا یورپ نے تقسیم ان کتب مذہبیہ کی بلحاظ اونکے تصنیف و تالیف کے زمانہ کے اسطرح کی ہے - کہ اول چھند کا دور سنہ ۱۲۰۰ پیشتر مسیح سے سنہ ... پیشتر مسیح تک اس دور میں غالباً رگ وید کے چند قدیمی سنہتا لکھے گئے - دوم منتروں کا دور سنہ ... پیشتر مسیح سے سنہ ... پیشتر مسیح تک اسمیں رگ وید کے اکثر سنہتا تصنیف ہوئے - سوم برہمنی کا دور سنہ ... پیشتر مسیح سے سنہ ... پیشتر مسیح تک اس دور میں برہمنی تصنیف ہوئی - چہارم سوتر کا دور سنہ ... پیشتر مسیح سے سنہ ۲۰۰ پیشتر مسیح تک اس دور میں ویدانگ اور گرہ سوتر وغیرہ تصنیف ہوئی ان پچھلے دوروں کے زمانہ ... ...

تصنیف ہوئی ہین۔

(۱۰۵) ویدونکا بیان پہلے کیا گیا ہی۔ برہمنی کے دوسرے پہلے صرف رگ وید کے سنھتا تعلق رکھتے ہین۔ یجر وید او سام وید کے سنھتا درحقیقت رگ وید کی خادم اور ملازم ہین۔ رگ وید جو دو حصے یعنی سنھتا اور برہمنی ہین اونکا فرق او تفاوت سب پہلے بیان ہوچکا ہی۔

(۱۰۶) دہرم شاستر کا بالعموم نام سمرتی رکھہ لیا ہی۔ مگر وہ برہمنی دوسرے اور کچھہ سوتر کے دوسرے متعلق ہی۔ اوسمین طرح طرح کے علم داخل ہین تفصیل اونکی ذیل مین مندرج ہے۔ اول ویدانت اوسکو بیاس جی یا جیمنی نے تصنیف کیا۔ اوسمین چھون شاستر جو علم حکمت مین ہین او جنکو چھہ درشن کہتے ہین داخل ہین چھون درشنونکا بیان دفعہ ۱۳ مین کیا گیا۔

دوم چار اپ وید مین او نمین سے اول کا نام آیوش ہی۔ اوسمین علم طب کا بیان ہی دوسرے کا نام گندہرب ہے۔ اوسمین علم موسیقی کا ذکر ہی۔ مصنف اوسکا بھرت ہی۔ تیسرے کا نام دہنش ہی اوسمین قواعد جنگ اور آلات حرب کا بیان ہی۔ جھنڈی جز ہتیار دنکو کام مین لاتے تھے۔ اونکے چلانے کی ترکیب اور قلعون کی بنانے اور مستحکم کرنے کی حکمتین لکھی ہین مصنف اوسکی رشی وشوامتر ہین۔ چہارم ستھاپتی اوسمین حرفون اور پیشونکا ذکر ہی۔ اور کاریگری اور صنعت کاری کی حکمتین لکھی ہین یہہ بھی رشی وشوامتر کے تصنیف سے ہی۔

سوم چھہ ویدانگ ہین اونکو ویدون کو ذیل مین سمجھنا چاہیے۔ اول سکشا ہی اوسمین علم قرأت کا بیان ہی کہ کیونکر الفاظ کو صحت کے ساتھہ پڑھنا چاہی دوم

چھند ہی۔ اوسمین علم عروض و قوافی کا ذکر ہی مصنف اس علم کا منی پنگل ہی سوم ویاکرن
یعنے صرف و نحو جسکا حال پانی نی کے کتاب صرف و نحو سے معلوم ہوتا ہی۔ پانی نی
دنیا کے مشہور بے نظیر صرفیون مین بدہ کے زمانہ سے بھی پہلے گذرا ہی (دفعہ ۴۴) وہ پنجاب
کے غایت شمال مین رہتا تھا۔ اوسنے جو قواعد صرف و نحو لکھی اونپر کاتیاین نے
کچھہ حرف گیری کرکے کچھہ اور بڑہایا۔ اوسکا شاگرد پتن جلی ہوا اوسنے اپنے استاد کی خردہ
گیری ایسی ہی کی ہی جیسے کہ اوسکے اوستاد پانی نی کی کی تھی۔ یہہ تینون رشی تھے
اونھون نے اس صرف و نحو کے علم کو اوس کمال تک پہونچایا۔ کہ جسکی تعریف مین آج یہہ کہا جاتا
ہی کہ ساری دنیا مین کلام انسانی کے جو اصول صرف و نحو قائم ہوئی۔ وہ اونسے کسی بات
مین زیادہ نہین۔ چہارم نرکتا یہہ تفسیر ویدون کی ہی۔ اونکے دقائق و اسرار اوس سے
منکشف ہوتی ہین۔ نہایت تفصیل او بسط کے ساتھہ الفاظ وید کی تحقیق لکھی ہی۔ یہہ
سمجھے ایک ہی کتاب ہین ہی۔ وہ ایسی بڑی ہی کہ ایک عمر اوسکے مطالعہ کے لئے چاہئے۔
نام اوسکا یاسک نرکت ہی۔ پنجم کلپ ویدانگ یہہ ویدانگون مین زیادہ تر کامل ہے
اسمین تمام سوبات کا ذکر پورا پورا کیا ہی۔ اوسمین مختلف ویدون کے رسمون کا ذکر ہے
وہ سمروتی مین داخل ہین۔ اور سوا اسکے اونکے سوتر بھی لکھے ہین وے سمرتی مین داخل
ہین۔ سوتر سوبات کے ادا کرنے مین بہ نسبت برہمنی کے زیادہ تر بکار آمد ہین۔ کیونکہ اونمین
جو کچھہ لکھا ہی وہ سوبات ہی سے تعلق رکھتا ہی اور سوا اسکے اوسمین کچھہ اور ذکر نہین۔
ششم جوتش یہہ سب سے آخر ہی اوسمین علم ہیئت او نجوم کا بیان ہی۔ متقدمین
منجمون کی تصنیفات مین سے صرف رشی پراسر کی ایک کتاب بچ رہی ہی۔ یہہ
رشی قدیم زمانہ کا اول ہیئت دان ہی۔ کوئی ٹھیک زمانہ اوسکا ابتک تحقیق

نہین ہوا۔ کوئی کہتا ہی کہ وہ ۱۹۱۳ برس قبل از حضرت عیسی علیہ السلام تھا۔ کوئی کہتا ہی کہ وہ ۵۷۶ برس پہلے گذرا ہی۔ بڑا ہیئت دان آریہ بھٹ سنہ ۴۷۶ع گذرا ہی وہ اس مسئلہ کا قائل تھا کہ زمین اپنے محور پر حرکت کرتی ہی۔ اوسنے بڑی تحقیقاتین کر کے بعض مسائل ایجاد کیئے جو اوس زمانہ مین معتنمات سی تھے۔ متاخرین ہیئت دانون مین سنہ ۱۱۱۴ع بھاسکر اچاریہ دکھن مین پیدا ہوا۔ یہہ بڑا عالی رتبہ محقق تھا اوسنے ایک مسئلہ ایسا ایجاد کیا جو بہت مماثلت علم حساب الجبریات سی رکھتا تھا۔ اس علم پر یوروپ کے مہندسین نے اس زمانہ مین بڑی توجہ کی ہی۔ سنہ ۱۵۳۰ع اور سنہ ۱۵۸۹ع کے درمیان ایک بڑا ہیئت دان وراہمی ہیر ہوا۔ مگر اسکے مسائل ایسے درست اور صحیح نہین تھے جیسے کہ آریہ بھٹ اور بھاسکر اچاریہ کے تھے۔

الحاصل ان چھہ بیدانگ مین اول دو اس کام کے تھے کہ وید صحیح پڑھے جائین اونکے پڑھنے مین کہین غلطی نہو۔ اور بیچ کے دو ویدانگ اس مطلب کے تھے کہ ویدون کے مطالب معانی صحیح سمجھہ مین آئین اور آخر کے دو ویدانگ اس مصرف کے تھے کہ اونکے وسیلہ سے ویدون کو یگیہ ونمین صحیح طور پر کام مین لائین۔

چہارم اپ انگ یہہ چوتھی قسم کا دہرم شاستر ہی۔ وہ گنتی مین چار تھے۔ اول پران اسکا بیان دفعہ ۸۰ مین ہو چکا دوم نیایہ یعنی منطق اسکا حال دفعہ ۳۸ مین بیان ہوا۔ سوم میمانسا یعنی فلسفہ اخلاق اسکا ذکر دفعہ ۹۳ مین ہو چکا۔ چہارم دہرم شاستر یعنی اصول قوانین یا فقہ۔ اس علم مین منو کے قوانین مشہور کتاب ہی۔ دفعہ ۶۳ مین اسکا بخوبی بیان کیا گیا۔

(۱۰۷) شاستر جو فلسفہ سے تعلق رکہتے ہین اونکا بیان اختصار کے ساتھہ ساتوین

فصل مین کیا گیا ہی۔ جو چھہ فرقے حکما کے گذرے ہین اونکے مسائل عظیم کو لکھہ دیا ہی
(۱۰۸) شاستر متفرقہ شاستر کی شاخین ہین۔ اول رزمیہ نظم دوم پران سوم ناٹک
چہارم گیت اور غزلون کی شاعری پنجم قصے اور حکایات اخلاق آمیز۔
(۱۰۹) رزمیہ نظم مین نہایت مشہور اور نہایت پرانے قصے مہابھارت اور رامائن ہین اونکا
حال جو کچھہ تھا وہ تیسری اور چوتھی پانچوین فصل مین بیان کیا گیا۔ پر اونکا ذکر دفعہ
۸۷ مین ہوچکا۔ بعض رزمیہ نظم کے لکھنے والے متاخرین شعرا مین سے ہوے ہین اونمین
ملک الشعرا کالی داس کو سمجھنا چاہیے۔ ناٹک مین تو اوسکو یون سمجھنا چاہیے کہ وہ ہندوستان
کے شیکسپیر تھے۔ اونھون نے ناٹک کی شاعری کو بڑی جلا دی۔ (دفعہ آئندہ
دیکھو) کالی داس کا رگھو ونش دیکھو کہ کیا شاعری اوسمین خرچ کی ہی۔ اور کیا کیا
خیالات نازک ہین۔ زبان کیسی بلیغ اور فصیح ہی۔ اس کتاب مین اونھون نے
رام کے بنس کا اتہاس لکھا ہی۔ اول دلیپ جو رام کا باپ تھا۔ اوسکا حال لکھا ہے
اور پھر اوسکے پوتے رام کا حال بیان کیا ہی۔ دوسری کتاب کمار سنبھو ہی اوسمین
بھی کلام کی نزاکت عجب بے نظیر اثر رکھتی ہی۔ اوسمین کارتکی یعنے لڑائی کے دیوتا
کا جنم لکھا ہی۔ اور اوسکے ساتھہ اور بھی نظم رزمیہ ہی۔ اور بڑی شاعر بھارو ی۔ سری ہرش
ماگھہ گذرے ہین۔ اونکے رزمیہ اشعار اور کالے داس کے اشعار ملکر سب مہاکبی کہلاتے
ہین۔ بھاروی کی تصنیفات سے کراتا رجونیا ہی اوسمین ارجن اور شو کی لڑائی کا بیان
ہے۔ شو جی کراتا یعنے جنگلی شکاری کی صورت مین ہوکر لڑے تھے۔ سری ہرش نے
ایک نہایت عمدہ کتاب نیشادھہ چرت لکھی ہے۔ اوسمین نیشادھہ کے راجہ نل
کی ساری مہمات کا بیان ہی۔ ماگھہ کی تصنیفات سے ششوپال بدھہ ہی۔

اسمین ششو پال کے مرنے کا حال بیان کیا ہی۔ سام دیوا ایک اور بڑا شاعر ہوا ہی اوسکی تصنیف سے برہت کتھا ہی۔

(۱۱۰) اب ہم ناٹک لکھنے والونکا بیان کرتے ہین۔ مذہبی ناٹک سب ناٹکونمین پرانے ہین۔ مگر دو ہزار برس پہلے کا لکھا ہوا کوئی ناٹک نہین ہے۔ راجہ بکرمادت کے وقت مین کالے داس نے اس قسم کی شاعری کو بڑی جلا دی۔ ناٹکون مین اکثر دیوتاؤن کے حالات ہین اور بالتخصیص تیوہارونکے ایام مین اونکا اور ناچ گانے کا بڑا چرچا ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ دیوتاؤن کے حالات گذر کر آدمیون وغیرہ کی حالات بھی درج ہونے لگے۔ ہندوؤن کے ہان ناٹکون کی تعداد قریب تیس کے ہی۔ غرض کالے داس جو بکرمادت کے دربار کے رتن مشہور ہین اونکے برابر کوئی ناٹک بنانے والا نہین ہوا۔ سکنتلا کو پڑھے اور دیکھے کہ کیا کمال کیا ہی۔ سکنتلا کی یہہ کیفیت ہے کہ اصل اوسکی مہابھارت مین موجود ہی۔ مگر کالے داس نے اوسکو ایسے پیرایہ مین بیان کیا ہی کہ وہ اصل سے اب زیادہ لطف خیز ہو گیا ہی۔ اس کتاب کا ترجمہ انگریزی فرانسیسی بنگالی ہندی زبان مین اور بہت سی زبانون مین ہوا ہے۔ غرض اس کتاب کی شاعری کی تعریف مدت سے لوگون مین ہوتی ہی۔ اور حق یہہ ہے کہ وہ اس تعریف کا مستحق بھی ہے۔ اس قصہ مین یہہ بیان کیا گیا ہی کہ ایک رشی وشوامتر تھے۔ تپسیا مین رات دن مشغول رہتے تھے اندر نے بہشت سے اونکے دل بہلانے کے واسطے مینکا استری بھیجدی اونسے ایک لڑکی سکنتلا پیدا ہوئی۔ رشی جی پھر اپنی تپسیا مین مشغول ہوے۔ اور مینکا پھر بہشت کو چلی گئی۔ سکنتلا کو رشی کنو نے بیٹی بنا لیا۔ اور اوسکی شادی گندہرب کے رواج اور رسم کے موافق راجہ دشینت سے کردی۔ مگر رشی درواسا نے اس بیچاری عورت

کو یہہ سراپ دیا کہ اوسکو شوہر بالکل بھول جاوے - مگر اس سراپ مین اتنی رعایت
رکھی تھی کہ اگر سکنتلا اپنے چڑھاوے کا چھلا راجہ کو دکھاوے تو پھر راجا کو وہ یاد آجاوے
مگر غضب یہہ ہوا کہ چھلا کسی تالاب مین پانی کے اندر کھو یا گیا - غرض مین عجیب طرح کی
مصیبت مین سکنتلا مبتلا تھی کہ وہ چھلا مچھلی کے پیٹ سے نکل آیا - پھر اوسنے اوسکو
خاوند کو دکھایا اور اپنے تئین یاد دلایا - باقی عمر عیش و نشاط سے اسکے ساتھ بسر کی
اور اونکے ہان بیٹا پیدا ہوا جسکا نام بھرت رکھا گیا - یہی بھرت کورون اور پانڈون
کا جد اعلی تھا - ساری اس ناٹک کا خلاصہ یہہ ہے جو اوپر بیان ہوا -

یہہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ اس ناٹک مین جہان اعلی درجہ کی ذاتونکی گفتگو ہے
وہ سنسکرت مین ہے - اور جو ادنے درجہ کے لوگون کی بات چیت لکھی وہ پراکرت یعنی
بگڑی ہوئی سنسکرت مین ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلی مین سنسکرت بولی جاتی تھی
اور ادنی مین پراکرت -

اجین کالیداس کی کتاب ایک اور ناٹک مین وکرم اروشی ہے - اسمین پرانے
راجہ وکرم اور اروسی کے عشق کا بیان ہے - اور وہ بیل کی صورت بن گئی تھی -
مرچھکٹک ایک اور مشہور کتاب ناٹک مین ہے - یہہ ناٹک اجین مین بکرم کے عہد مین بنا
گیا - اوسمین ایک بسنت سینا نام کے مکان کی بہت تعریف لکھی ہے - چارودت
برہمن اس بسوا کا یار تھا - یہہ برہمن نیکو سے بہرا ہوا بیان کیا گیا ہے سخاوت کے سبب
افلاس نے اوسے گھیر لیا تھا -

اب چند اور کتابین ناٹک مین مشہور سنسکرت کی اندین اونکا مختصر حال بیان کرتے ہین
اول مالتی مادہو - اسکو بھوبھوتی نے لکھا ہے - یہہ شاعر برار مین پیدا ہوا - ذات

اوسکی برہمن تھی ۔ وہ کالے داس کے پلہ کا شاعر ہی ۔ بلکہ اوسکے کلام مین سب خوبیان کالے داس کی شاعری کی موجود ہین اور سوا اوسکی متانت اور زور اوسکی شاعری مین اور زیادہ ہی ۔ اور اوسکی تصنیف سے دو اور ناٹک کی کتابین آتر رام چرتر ۔ اور مہابیر چرتر ہین پہلا ناٹک رامائن کے ساتوین کھنڈ سے اخذ کر کے لکھا ہی ۔ چوتھی کتاب مدرا راکھشس ناٹک مین ہی ۔ اسکا مصنف بسا کہا وت ہی ۔ اسمین یہہ بیان کیا گیا ہی ۔ کہ چندر گپت مگدہ مین نند کو مار کیونکر راج گدی پر بیٹھا ۔ پانچوین رتناولی ہی ۔ اسمین کشمیر کے راجہ ہرش کا ناٹک بنایا ہی اس راجہ نے سنہ ۱۱۱۳ سی سنہ ۱۱۲۵ تک اس ملک مین راج کیا تھا ۔ چھٹی پربودہ چندرا ودی ہے جسکا ترجمہ اردو مین مہتاب معرفت ہوا ہی ۔ اسمین معرفت اور حکمت کی باتین ہین ۔ غرض اس سی یہہ تھی کہ ویدکے مسائل کا رواج ہو ۔ کرشنا مصر اوسکے مصنف ہین ۔ غالبا بارہوین صدی مین وہ تصنیف ہوئی ہے ۔

(۱۱۱) سب سے زیادہ مشہور کتاب نظم رزمیہ مین میگہ دوت ہی ۔ اوسمین ایک روح آسمان سی خارج ہوئی ہے وہ بادل کو قاصد بنا کر اپنا پیام دوست کے پاس بھیجتی ہے اون ملکونکا حال بادل کے سامنے بیان کرتی ہی جنمین ہوکر اوسکو جانا پڑیگا ۔ رتو سنہار ایک اور کتاب اسی مصنف کی تصنیف سی ہی اوسمین موسمونکا بیان ہی ۔ ایک اور کتاب گیت گوبند ہی ۔ اوسمین آدھا حصہ ناٹک سے بھرا ہوا ہی اور آدھا گیتون اور غزلون سے ۔ کرشن اور گوپی رادھا کا بیان اوسمین ہی ۔ اس کتابکو جی دیو نے بارہوین صدی کے قریب لکھا ہی اس شاعر کی غزلین اور اشعار ایسے ہین کہ گائے خوب جاتے ہین ۔ اور اونکے گانے سی بڑا لطف حاصل ہوتا ہی ۔

(۱۱۴) اب ہم متفرقات علم ادب کا بیان کرتے ہین۔ یعنی نیت کتھا کا ذکر چھیڑتے
ہین۔ اونمین حکایات اخلاق آمیز لکھی جاتی ہین۔ اس قسم کی کتابون مین سب سے
زیادہ مشہور کتاب پنچ تنتر ہین یہہ عجب بے مثل اور نظیر کتاب ہے۔ وجہ تسمیہ اوسکی یہہ ہے
کہ اوسکی پانچ باب ہین اور ہر باب مین جدا جدا قسم کی کہانیان ہین۔ او حقیقت مین
وہ کہانیان نہین بلکہ مسائل علم اخلاق ہین۔ غرض اخلاق کی باتون کو قصہ کہانیون
کے پیرایہ مین بیان کیا ہی مصنف اس کتاب کا پنڈت وشنو سرما ہی۔ یہی کتاب
اصل ہی جسکی نقل بہت اپدیش مین اتاری گئی ہے۔ اور اوسی طرح کی حکایات کو جمع
کیا ہی۔ پنچ تنتر کا ترجمہ نوشیروان کے حکم سے سنہ ۵۹۹ع مین پہلوی کے اندر
ہوا۔ اوسکا نام حکایات بیدپائی ہوا۔ پھر اوسکے ترجمے تمام مہذب ملکون کی زبانون
مین ہوئے۔ عربی مین کلیلہ دمنہ اسی کتاب کا ترجمہ ہی۔ عربی مین یہہ کتاب بڑی
مشہور ہے اوس کے تصنیف ہونے کا ذکر بھی عجیب ہے کہ ایک راجہ کے تین بیٹے تھے
اور سب نالائق۔ نہ ذہن اونکا اچھا۔ نہ توجہ کی عادت۔ اس بات کا ذکر راجہ نے
اپنے مشیرون سے کیا کہ کوئی تدبیر اور صلاح اسکی بتلاؤ کہ یہہ لڑکے لائق ہون۔ اس
مجلس مین ایک پنڈت صاحب وشنو سرما بھی موجود تھے۔ اونھون نے راجہ سے فرمایا کہ آپ
اسکا کچھہ فکر نفرمائی۔ اور سوچ بچار نکیجئے۔ لڑکونکو میرے حوالہ کیجئے۔ غرض پنڈت صاحب
لڑکون کو اپنے گھر لیگئے۔ پھر اس کتاب کو بناکر اونکو پڑھایا۔ اور ایسی تعلیم کی کہ وہ
مجمع اوصاف اور جامع کمالات ہوگئے۔ اس کتاب مین اوسنے پانچ تنتر بنائی
پہلے مین متر بہید یعنے دوستونکے لڑائی جھگڑے کا بیان کیا۔ دوسرے مین
متر لابہ یعنے دوستون سے دوستی پیدا کرنی۔ تیسرے مین کاکولوکیم یعنے دشمنونکی صحبت

وِتمنی کا بیان - چہارم مین شبدنشٹ یعنی فائدون کے کھونے کا بیان - پنجم
اَسَم پرکشتی کرتم یعنے غفلت اور بے پروائی کا بیان -
اسی قبیل کی چار اور کتابین مشہور او معروف ہین - اول کتھا سرت ساگر یعنے محیط
محیط التاریخ یہہ کشمیر کے راجہ ہرش نے اوسکا اجتماع کیا - دوم بیتال پچیون ستی
جسکے ترجمہ کو بیتال پچیسی کہتے ہین - بیتال نے پچیس کہانیان کہی ہین -
سوم سنگھاسن دواترنشتی ۳۲ اسمین بتیس کہانیان ہین - راجہ بکرمادت کا تخت
جن مورتون کے سر پر رکھا ہوا تھا اونھون نے یہہ کہانیان کہی ہین - چہارم شوک
سپتتی - یہہ ستر کہانیان طوطے نے کہی ہین -
تین اور مشہور کتابین قابل ذکر کے ہین - اول کادمبری جسکو ان بہٹ نے
تصنیف کیا ہے - دوم باسودت - اسکو سوبندہو نے بنایا تھا - سوم دشکمار چرتر
———— اسکو ڈنڈی نے لکھا تھا - فقط

در مطبع مرتضوی واقع دہلی باہتمام حاجی عزیز الدین مطبوع گردید

غلطنامۂ تاریخ ہند حصہ اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۸	ہمالہ	ہالہ	۵۸	۱۵	اوسکا	اونکا
۵	۱۴	دریاکو	دریاکو حد	۶۱	۱۵	ہوتی ہین	ہوئے
۹	۱۷	ہندوستان	ہندوستان پر	۶۴	۷	وبد	وہ
۱۰	۱۷	پرہی	پڑھے	۷۱	۶	سوا	سزا
۱۱	۳	اوسکا	اونکا	۷۹	۱۵	پڑھہ	بدھہ
۱۱	۱۵	کاہی	کی ہے	۸۰	۱۹	دریافت	اور
۱۵	۱۸	۱۵۶۸ء	۱۵۸۶ء	۸۱	۱۴	آج کل	آج تک
۲۱	۱۷	اورجالندہر	جالندہر	۸۳	۴	محنت	محبت
۳۱	۱۴	علاقے	غلامی	۸۳	۶	نزدان	نروان
۳۳	۱۲	لیکن	کہین	۸۴	۱۵	شہراہ	شہزادہ
۳۴	۴	تحقیق	تحقیق پر	۹۷	۴	پلوچی	یوچی
۳۹	۹	ابا	آباد	۱۰۶	۱۳	فوج	فوج مین
۴۳	۱۰	زبانین	بانین	۱۰۹	۱۱	داکثر	وہ اکثر
۴۳	۱۶	سکس تلا	سکشن تلا	۱۲۷	۱۴	رباہس	ریاستین
۴۵	۳	تما	تمام	۱۴۰	۳ و ۴	محیط محیط التاریخ	محیط التاریخ
۴۸	۱۶	لڑتے	سوتے				
۵۳	۹	چڑکہلا	چڑہایا				
۵۵	۱۵	ہندوؤنکی	بندرونکی				
۵۸	۱۱	سبب	سب				